انصاراللہ جرمنی کا علمی و تربیتی مجلّہ

الناصر

جولائی، اگست 2013















ایڈیٹر : ڈاکٹر وسیم احمد طاہر

لندن۔13؍ستمبر2013ء

مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب
صدر مجلس انصاراللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط حضور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں موصول ہوا جس میں آپ نے مجلس انصاراللہ کے تحت ہونے والی پہلی چیریٹی واکس کی رپورٹ بھیجی ہے۔

بعد ملاحظہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ نے بیک وقت سات مجالس میں چیریٹی واکس کا کامیابی کے ساتھ انتظام کیا آپ اور آپ کے کارکن خاص مبارکباد کے مستحق ہیں۔اس کام سے جماعتوں کی مقبولیت بڑھانے میں مدد اور بلاشبہ ہماری تبلیغی کوششوں کو بہت تقویت ملے گی۔انشاء اللہ۔اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے تمام کارکنوں کی نیک خدمات کو قبول فرمائے اور روحانی ثمرات سے نوازے۔

والسلام

خاکسار

شمیم احمد خان

اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری (Honorary)

انصار سیکشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم



الناصر

مجلس انصاراللہ جرمنی

شمارہ نمبر 4

جولائی، اگست 2013

بمطابق وفا، ظہور 1392 ہجری شمسی

فہرست مضامین

قرآن وحدیث	2
اداریہ	3
ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام	5
نظم (درثمین)	5
خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 26/جولائی 2013	6
خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 16/اگست 2013	7
صحابہؓ کی شان اور مقام	8
نظم۔نصیب جس کو غلامی ہو شاہِ بطحیٰ کی	11
غریب	12
اختتامی خطاب	14
خلافتِ احمدیہ، اقوامِ عالم کے لئے راہنما	18
آنحضور ﷺ کی عائلی زندگی	22
آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج	26
اے مسیحا تیرا آنا زندگی آنے کا نام	30
پبلک کال آفس	32
دوسرا داعیان الی اللہ ریفریشر کورس	33
عشائیہ	34
دن، مہینے اور سال بننے کی داستان	36
آپ کی صحت	37
آپ کے خطوط	38
چیریٹی واکس 2013	39
پیغام صدر مجلس انصاراللہ جرمنی	40

چوہدری افتخار احمد صدر مجلس انصاراللہ جرمنی

نگران

ملک اختر محمود نائب صدر اوّل مجلس انصاراللہ جرمنی

نائب نگران

شاہد محمود نائب صدر دوئم مجلس انصاراللہ جرمنی

ایڈیٹر

ڈاکٹر وسیم احمد طاہر

پبلشر

ظہیر احمد طاہر قائد اشاعت مجلس انصاراللہ جرمنی

سرورق، ڈیزائننگ اور لے آؤٹ

شاہد محمود

کمپوزنگ

ظہیر احمد طاہر

مینجر

رانا خلیل احمد قائد عومی مجلس انصاراللہ جرمنی

معاونین

مبارک احمد شاہد، شیخ منیر احمد، ہدایت اللہ شاد، صادق محمد طاہر، داؤد احمد

فوٹو گرافی

شاہد عباسی، سلطان احمد

Majlis Ansarullah Deutschland
Genfer Str. 11
60437 Frankfurt am Main
Germany

Tel.: 069-259270-24271946
Fax: 069-24271317

القرآن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ O مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ O (التوبة:119-120)

’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اہل مدینہ کے لئے اور ان کے اردگرد بسنے والے بادیہ نشینوں کے لئے جائز نہ تھا کہ اللہ کے رسول کو چھوڑ کر پیچھے رہ جاتے، اور نہ ہی یہ مناسب تھا کہ اس کی ذات کے مقابل پر اپنے آپ کو پسند کر لیتے۔ (یہ نفوس کی قربانی لازم تھی) کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ انہیں اللہ کی راہ میں کوئی پیاس اور کوئی مشقت اور کوئی بھوک کی مصیبت نہیں پہنچتی اور نہ ہی وہ ایسے رستوں پر چلتے ہیں جن پر (ان کا) چلنا کفار کو غصہ دلاتا ہے اور نہ ہی وہ دشمن سے (دورانِ قتال) کچھ حاصل کرتے ہیں مگر ضرور اس کے بدلے ان کے حق میں ایک نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے۔ اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتا۔‘‘

الحدیث

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اُس سے خریدے گا۔ ورنہ کم از کم تو اُس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب مجالسة الصالحين)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُهُ وَزَادَ فِيْ عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ. وَذَكَّرَكُمْ بِالْاٰخِرَةِ عَمَلُهُ. (الترغيب والترهيب. الدّوغب فی مجالسة العلماء)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کس کے پاس بیٹھنا (دینی لحاظ سے) بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ایسے شخص کے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آئے۔ جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔

اداریہ

ایک نئی لیلۃ القدر تک

رمضان المبارک آیا اور اپنی برکتیں برساتا ہوا گزر گیا۔ ہم میں سے بہت سوں نے اس ماہ مبارک میں اپنی عبادات اور قربانیوں کے معیار بلند کرنے کی کوشش بھی کی اور اس قربانی اور کوشش کے ثمر کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ عید بھی منالی، لیکن یہ نیکیاں، یہ اچھائیاں، یہ عبادات کے اعلیٰ معیار، اللہ تعالیٰ اور اس کے احکامات کی طرف توجہ اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا یہ ایسا کام نہیں ہے کہ ایک مہینہ میں شروع بھی کرلیا جائے اور مکمل بھی کرلیا جائے۔ بلکہ یہ کام تو ایک مستقل اور مسلسل جدوجہد اور عزم صمیم کا تقاضہ کرتا ہے۔

وہ خوش نصیب جنہیں اس مہینہ میں لیلۃ القدر نصیب ہوئی یعنی ایسی پاک زندگی عطا کردی گئی کہ اب ان کے قدم نیکیوں کے علاوہ کسی اور منزل کی جانب اٹھتے ہی نہیں، اور وہ بھی جو ابھی اس معیار تک نہیں پہنچے، انہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں لامحدود ہیں۔ وہ خود بھی لامحدود ہے۔ اس سے تعلق کی کوئی بھی منزل آخری منزل نہیں ہے۔ اس لئے ہمیشہ قدم آگے سے آگے بڑھاتے چلے جانا چاہئے۔

رمضان المبارک کے اختتام پر آنحضرت ﷺ عید کے بعد ماہ شوال میں بھی 6 روزے رکھا کرتے تھے، جس میں یہ پیغام مضمر تھا کہ رمضان کے ختم ہونے کے بعد نیکیوں کے سلسلہ کو ختم نہیں کرنا بلکہ ایک نئی تازگی، عزم اور جذبہ کے ساتھ اس سلسلہ کو جاری رکھنا ہے اور اس وقت تک جاری رکھنا جب تک دوبارہ رمضان المبارک اپنی برکات کو لئے ہوئے طلوع نہ ہوجائے۔ یہ طریق ایسا مبارک اور پاکیزہ ہے کہ اگر انسان اسے اختیار کرلے تو ہر رمضان اس کے لئے نئی برکات کے پیغام لے کر آنے والا بن جائے گا، اور یہ لیلۃ القدر دائمی ہوجائیگی اور انسان اپنے خالق و مالک کے دربار میں ایک ایسی حالت میں حاضر ہوگا جو بہت قابل قدر ہوگی۔ اور یہ تو ہم سب جانتے ہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا قدردان ہے۔ اس کی قدردانی اور انعامات کے سامنے سب دنیاوی انعامات ہیچ اور بے وقعت ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اے عزیزو تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکی، سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کرسکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کرسکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اَور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے۔ خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اُس کی چھوڑ دو اور اُس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اُس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔‘‘ (کشتی نوح صفحہ 72-71) اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے
پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہیئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے

ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

اصلاحِ نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبۃ: 119) یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں اُن کے ساتھ رہو۔ اس سے پہلے فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ (التوبۃ: 119) یعنی ایمان والو۔ تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے کہ پہلے ایمان ہو پھر سنت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔ صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے جو اندر ہی اندر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا مَیں زنا کرتا ہوں؟ اس سے کہنا چاہیئے کہ ہاں تو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پیئے گا۔

پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہیئے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاحِ نفس کے لئے کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم دیا ہے۔ جو شخص نیک صحبت میں جاتا ہے خواہ وہ مخالفت ہی کے رنگ میں ہو لیکن وہ صحبت اپنا اثر کئے بغیر نہ رہے گی اور ایک نہ ایک دن وہ اس مخالفت سے باز آئے گا۔ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف اسی صحبت کے نہ ہونے کی وجہ سے محروم رہ گئے۔ اگر وہ ہمارے پاس آ کر رہتے۔ ہماری باتیں سنتے تو ایک وقت آ جاتا کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کی غلطیوں پر متنبہ کر دیتا اور وہ حق کو پا لیتے۔ لیکن اب چونکہ اس صحبت سے محروم ہیں اور انہوں نے ہماری باتیں سننے کا موقعہ کھو دیا ہے اس لیے کبھی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ دہریئے ہیں۔ شراب پیتے ہیں۔ زانی ہیں اور کبھی یہ اتہام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ صحبت نہیں اور یہ قہرِ الٰہی ہے کہ صحبت نہ ہو۔

لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صلح حدیبیہ کی ہے تو صلح حدیبیہ کے مبارک ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کو آپ کے پاس آنے کا موقعہ ملا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں تو اُن میں سے صدہا مسلمان ہو گئے۔ جب تک انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں نہ سنی تھیں اُن میں اور آنحضرت ﷺ کے درمیان ایک دیوار حائل تھی جو آپ کے حسن و جمال پر اُن کو اطلاع نہ پانے دیتی تھی اور جیسا دوسرے لوگ کذّاب کہتے تھے (معاذ اللہ) وہ بھی کہہ دیتے تھے اور اُن فیوض و برکات سے بے نصیب تھے جو آپ لے کر آئے تھے اس لیے کہ دُور تھے۔ لیکن جب حجاب اٹھ گیا اور پاس آ کر دیکھا اور سنا تو وہ محرومی نہ رہی اور سعیدوں کے گروہ میں داخل ہو گئے۔ اسی طرح پر بہتوں کی بدنصیبی کا اب بھی یہ باعث ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 505-506۔ ایڈیشن 2003ء)

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے — نہ یہ ہم سے کہ اِحسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صِدق و صفا ہے — کہ یہ حاصِل ہو جو شرطِ لِقا ہے
یہی آئینہ خالق نُما ہے — یہی اک جوہرِ سیفِ دُعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اِتقا ہے — ''اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے''
یہی اک فخر شانِ اَولیاء ہے — بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بِینا خدا ہے — اگر سوچو ، یہی دارُالجزاء ہے

مجھے تقویٰ سے اُس نے یہ جزا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ — مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصل اسلام تقویٰ — خدا کا عشق مَے اور جام تقویٰ
مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ — کہاں اِیماں اگر ہے خام تقویٰ

یہ دولت تونے مجھ کو اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں — لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اس دِلستاں میں — ہوئے بدنام ہم اُس سے جہاں میں
عدو جب بڑھ گیا شورو فغاں میں — نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

کروں کیونکر ادا مَیں شکر باری — فدا ہو اُس کی رہ میں عمر ساری
مرے سَر پر ہے مِنَّت اس کی بھاری — چلی اُس ہاتھ سے کشتی ہماری
مری بگڑی ہوئی اُس نے بنادی

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

رمضان اور قرآن کا ایک خاص تعلق ہے مگر اس کا فائدہ تبھی ہوگا جب ہم اس کے احکامات کو اپنے اعمال کا حصہ بنائیں گے

خدا تعالیٰ کی محبت جب غالب آ جاتی ہے تو انسان تمام شرکوں سے آزاد ہو جاتا ہے

والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرو اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور صحت سے غافل ہو کر قتل اولاد کے مرتکب نہ ہوں

(خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 26/جولائی 2013ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26/جولائی 2013ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الانعام کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں بیان ہوا تھا کہ رمضان اور قرآن کا ایک خاص تعلق ہے مگر اس تعلق کا فائدہ تبھی ہے جب ہم قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے احکامات پر بھی غور کریں اور ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ یقیناً اس سے انسان کے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوتی اور اعلیٰ قدریں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وحشیانہ حالت سے نکل کر ایسا شخص مہذب اور باخدا انسان بنتا ہے۔ ایسے شخص کی مثال شجر طیبہ سے دی گئی ہے۔ فرمایا کہ رمضان کے مہینے میں قرآن کریم کے نزول کا فائدہ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب ہم اس کے احکامات کو اپنے اعمال کا حصہ بنائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تلاوت کی گئی آیات میں بھی چند احکامات بیان ہوئے ہیں جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے، تقویٰ پر چلنے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف راہنمائی کرنے والے ہیں۔ وہ احکامات یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ والدین سے حسن سلوک کرو۔ رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یتیموں کے سن بلوغت تک پہنچنے پر ان کے مال انہیں لوٹا دو اور کوئی بہانے نہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ ماپ تول میں انصاف کرو، ہر حالت میں عدل سے کام لو، اپنے عہدوں کو پورا کرو اور پھر یہ کہ ہر حالت میں صراط مستقیم پر قائم رہنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ۔ فرمایا کہ یہ وہ خاص اور اہم باتیں ہیں جن پر چل کر انسان تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والا بن سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ شرک ایسا گناہ ہے کہ جس سے متعلق خدا فرماتا ہے کہ میں شرک کرنے والے کو نہیں بخشوں گا۔ حضور انور نے شرک کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانے میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے اور جب اسباب پر زیادہ انحصار ہو جائے تو پھر انسان اپنے مقصد پیدائش کو بھول جاتا ہے۔ حضور انور نے ہر قسم کے شرک سے بچنے کی تلقین فرما کر معبود حقیقی یعنی خدا تعالیٰ کی عبادت اور اسی کی ذات پر توکل کرنے پر زور دیا۔ فرمایا زندہ رہنے والی ذات صرف خدا تعالیٰ ہے، اسی سے دل لگاؤ اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلے میں ہیچ سمجھا جائے اور جب خدا تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر غالب آ جاتی ہے تو پھر تمام قسم کے شرکوں سے انسان آزاد ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ اس رمضان میں ہمیں خدا تعالیٰ کی حقیقی اور دائمی محبت نصیب ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان آیات میں اگلا حکم ہے کہ والدین سے حسن سلوک کرو۔ فرمایا کہ والدین کے ساتھ احسان یہ بھی ہے کہ ان کے لئے ہمیشہ رب ارحمھما ..... کی دعا کرتے رہو اور ان کے بڑھاپے کی وجہ سے ان کی کسی بات پر اُف تک نہ کہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایسا شخص بدقسمت اور قابل مذمت ہے جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔ فرمایا پس ہمیشہ والدین کے مقام کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پھر ان آیات میں اگلا حکم **ولا تقتلوا اولادکم** ..... ہے یعنی اپنی اولاد کو رزق کی کمی کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ فرمایا کہ یہاں قرآنی احکام کی ایک اور خوبصورتی بھی واضح ہوتی ہے کہ پہلے اولاد کو والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا اور پھر والدین کو حکم دیا کہ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرو، ان کی تعلیم و تربیت کا ایسا خیال رکھو کہ وہ روحانی اور اخلاقی لحاظ سے مردہ نہ ہو جائیں۔ حضور انور نے قتل اولاد کے بارے میں مزید تشریح فرمائی اور پھر تمام احمدی والدین کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت، انہیں جماعت کے ساتھ جوڑنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا کہ ماں باپ اپنی ترجیحات کی بجائے اپنے بچوں کو وقت دیں۔ ان کی بہترین پرورش اور تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بہرحال والدین پر ہے۔ فرمایا کہ شروع میں تلاوت کی گئی آیات میں بیان احکامات میں سے ابھی صرف تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔ باقی انشاء اللہ آئندہ بیان ہوں گی۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے ان بابرکت ایام میں ان باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دینے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ 30/جولائی 2013ء صفحہ اوّل)

عقائد جاننے، خطبات سننے، مالی قربانی اور قرآن کریم سکھانے کے لئے نظام جماعت اور ذیلی تنظیمیں پروگرام بنائیں

اگر ہر احمدی کا خلافت سے مضبوط تعلق ہوگا تو تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے

امراء، صدران، عہدیداران اور مربیان اپنی ذمہ داریوں کا تفصیلی عمل حاصل کریں اور تربیت کیلئے مستعد ہوں

(خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 16/اگست 2013ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16/اگست 2013ء کو مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے جائزے میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ بعض عہدیدار بھی اپنے فرائض اور دائرہ کار کے بارے میں تفصیل نہیں جانتے اور اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا نہیں کرتے۔ حضور انور نے جو باتیں بیان فرمائیں ان میں پہلی بات عقیدے اور اس بارے میں علم سے تعلق رکھتی ہے، پھر مالی قربانی کے بارے میں تفصیل اور پھر یہ کہ عہدیداران کی بعض انتظامی ذمہ داریاں ہیں، پہلی بات کے تعلق میں فرمایا کہ بعض پیدائشی احمدیوں میں تربیتی لحاظ سے کمزوریاں ہیں۔ تفصیل بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ نظام جماعت، خدام اور لجنہ کی تنظیموں کو اس طرف خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے پروگرام بنا کر اس پر کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ ایسے لوگوں کو جماعتی نظام کے قریب لانے کی کوشش کریں، ان کی اصلاح کی کوشش کریں بہرحال ہم نے حتی الوسع ہر احمدی کو ضائع ہونے سے بچانا ہے اور یہ ہر عہدیدار، ہر مربی اور ہر سطح پر ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کی ذمہ داری ہے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت اور آپ کو ماننے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت ﷺ کی عظمت کو دوبارہ قائم کروں اور قرآن کریم کی سچائیوں کو دنیا کو دکھلاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے۔ فرمایا کہ ہر احمدی کو چاہئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کو پڑھے اور لٹریچر کا مطالعہ کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ دوسری بات تربیت سے تعلق رکھتی ہے اور وہ افراد جماعت کا خلافت کے ساتھ تعلق ہے۔ اس کا بہترین ذریعہ آج ایم ٹی اے اور جماعت احمدیہ کی ویب سائیٹ ہے۔ پس ہر احمدی کو اس سے جوڑنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے ان چیزوں سے استفادہ نہ کرنے والے احمدیوں کی تربیت کی طرف عہدیداران کو یاددھانی اور نگرانی رکھنے کی تاکید فرمائی۔ فرمایا کہ اگر ہر احمدی کا خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق ہوگا تو تربیت کے بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پھر اگلی بات افراد جماعت پر چندوں کی اہمیت واضح کرنا ہے۔ لوگوں کو بتائیں کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں بلکہ ان کے فرائض میں شامل ہے جن کی ادائیگی کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں متعدد جگہ حکم فرمایا ہے۔ تمام نومبائعین اور بچوں کو وقف جدید اور تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کریں۔ پس ہر سطح پر سیکرٹریان مال کو فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ خرچ کے ضمن میں فرمایا کہ ایم ٹی اے کا ایک بہت بڑا خرچ ہے۔ اس وقت پوری دنیا کے لئے ہمارے پانچ سیٹلائیٹ کام کر رہے ہیں اس لئے اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے بعض انتظامی باتوں کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ عہدیداران احباب جماعت کو خلیفہ وقت کے خطبات سننے کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی خطبات سننے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ کریں۔ امیر جماعت کا کام ہے کہ اگر خطبات میں کوئی ہدایت دی گئی ہے یا اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً نوٹ کریں اور اسے احباب جماعت تک سرکلیٹ کریں اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اس پر عمل ہو رہا ہے۔ امیر جماعت سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ کریں اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیں اور جو صدران کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔ اسی طرح سیکرٹریان مال، تربیت اور دعوۃ الی اللہ کے ساتھ بھی سال میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور میٹنگ ہونی چاہئے اور کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان یا دوسرے شعبوں کے بہت سارے مسائل بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔ پس آج سے نیشنل امیر اپنے پروگرام بنائیں کہ ہر جماعت تک انہوں نے کس طرح پہنچ کر جماعتی نظام کو فعال کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک اور اہم بات یہ کہ افراد جماعت سے پیار اور نرمی کا سلوک کریں۔ یوکے کی شوریٰ سے جو میرا مختصر خطاب تھا وہ ہر عہدیدار تک پہنچنا چاہئے۔ فرمایا کہ مربیان بھی اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ جماعتوں میں قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔ اگر خود حلقہ کی جماعتوں کے دورہ پر ہوں تو ایسے استاد تیار کریں جو بچوں کو اور قرآن کریم ناظرہ نہ جاننے والوں کو قرآن کریم پڑھا سکیں اور یہ کلاسیں باقاعدگی سے ہونی چاہئیں اور اگر دورہ پر نہ ہوں تو جہاں ان کے سنٹرز ہیں وہاں پر کلاسیں لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی احمدی بننے اور اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 20/اگست 2013ء صفحہ اوّل)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں

وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہتے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں

صحابہؓ کی شان اور مقام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں

مکرم نذیر احمد خادم صاحب۔ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہؓ کی شان میں فرماتے ہیں:۔

۞۔ ’’پھر دوسرا معجزہ قرآن شریف کا جو ہمارے لئے حکم مشہود و محسوس کا رکھتا ہے وہ عجیب و غریب تبدیلیاں ہیں جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ببرکت پیروی قرآن شریف و اثر صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہور میں آئیں۔ جب ہم اس بات کو دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ مشرف باسلام ہونے سے پہلے کیسے اور کس طریق اور عادت کے آدمی تھے اور پھر بعد شرف صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واتباع قرآن شریف کس رنگ میں آ گئے اور کیسے اخلاق میں، عقائد میں، چلن میں، گفتار میں، رفتار میں، کردار میں اور اپنی جمیع عادات میں خبیث حالت سے منتقل ہو کر طیب اور پاک حالت میں داخل کئے گئے تو ہمیں اس تاثیر عظیم کو دیکھ کر جس نے ان کے زنگ خوردہ وجودوں کو ایک عجیب تازگی اور روشنی اور چمک بخش دی تھی اقرار کرنا پڑتا ہے کہ یہ تصرف ایک خارق عادت تصرف تھا جو خاص خدائے تعالیٰ کے ہاتھ نے کیا..... یہ تبدیلی ایک خارق عادت تبدیلی ہے جسے معجزہ کہنا چاہئے۔‘‘ (ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 447-448)

۞۔ ’’لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (نور: 38) یہ ایک ہی آیت صحابہؓ کے حق میں کافی ہے کہ انہوں نے بڑی بڑی تبدیلیاں کی تھیں اور انگریز بھی اس کے معترف ہیں کہ اُن کی کہیں نظیر ملنا مشکل ہے۔ بادیہ نشین لوگ اور اتنی بہادری اور جرأت، تعجب آتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 222۔ ایڈیشن 2003ء)

۞۔ ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو دیکھو کہ انہوں نے بکریوں کی طرح اپنا خون بہا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے کہ وہ اس کے لیے ہر ایک تکلیف اور مصیبت اُٹھانے کو ہر وقت تیار تھے۔ انہوں نے یہاں تک ترقی کی کہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (البیّنۃ: 9) کا سرٹیفکیٹ ان کو دیا گیا۔

پس صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا ان کی نسبت آیا ہے مِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ (الاحزاب: 24) یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے اور بعض منتظر ہیں کہ ہم بھی اس راہ میں مارے جاویں۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے۔ تو وہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے پس وہی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرامؓ کی قدر کرتا ہے جو صحابہ کرامؓ کی قدر نہیں کرتا۔ وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ اگر کہے کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہؓ سے دشمنی۔

جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بُرا سمجھتے ہیں اور ان سے دشمنی کرتے ہیں وہ فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتے ہیں کیونکہ وہ آپ کی نبوت کے روشن دلائل کو توڑتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 527۔ ایڈیشن 2003ء)

۞۔ ’’صحابہ کرامؓ کے حالات کو دیکھ کر سُن کر تعجب آتا ہے کہ انہوں نے نہ گرمی دیکھی نہ سردی نہ عزت اور نہ آبرو۔ سب دنیوی فخر و ناز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر خاک میں ملا دیا۔ ہر ایک ذلت آپ کی نافرمانبرداری میں اور ہر ایک عزت آپ کی اطاعت میں ہی دیکھی۔ بھیڑ و بکری کی طرح آپ کے لیے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ذبح ہو گئے۔ کوئی قوم کوئی مذہب دنیا میں ہے جو سچی قربانی کی مثال صحابہؓ سے بڑھ کر دکھا سکے؟ جان دیکر سچا اخلاص دکھانا اسی کو کہتے ہیں۔ اُن کے نفس بالکل کدورتِ دنیا سے پاک ہو چکے تھے جیسے

کوئی گھر سے نکل کر ڈیوڑھی پر کھڑا ہو کر سفر کے لئے تیار ہوتا ہے ویسے ہی وہ دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے واسطے تیار تھے۔‘‘ (حاشیہ ملفوظات جلد سوم صفحہ 336۔ایڈیشن 2003ء)

۞۔’’حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال ومتاع خدا تعالیٰ کی راہ میں دیدیا اور آپ کمبل پہن لیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں کیا دیا۔تمام عرب کا انہیں بادشاہ بنا دیا اور اسی کے ہاتھ سے اسلام کو نئے سرے زندہ کیا اور مرتد عرب کو پھر فتح کر کے دکھا دیا اور وہ کچھ دیا جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔غرض ان لوگوں کا صدق ووفا اور اخلاص ومروّت ہر مسلمان کے لیے قابل اُسوہ ہے۔ صحابہؓ کی زندگی ایک ایسی زندگی تھی کہ تمام نبیوں میں سے کسی نبی کی زندگی میں یہ مثال نہیں پائی جاتی۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 286۔ایڈیشن 2003ء)

۞۔’’دیکھو اللہ تعالیٰ نے بعض کا نام سابق مہاجر اور انصار رکھا ہے اور اُن کو رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ میں داخل کیا ہے۔یہ وہ لوگ تھے جو سب سے پہلے ایمان لائے اور جو بعد میں ایمان لائے ان کا نام صرف ناس رکھا ہے جیسے فرمایا:۔اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ .وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا (سورۃ النصر: 2-3) یہ لوگ جو اسلام میں داخل ہوئے اگرچہ وہ مسلمان تھے مگر اُن کو وہ مراتب نہیں ملے جو پہلے لوگوں کو دیئے گئے۔

اور پھر مہاجرین کی عزت سب سے زیادہ تھی کیونکہ وہ لوگ اس وقت ایمان لائے جب اُن کو کچھ معلوم نہ تھا کہ کامیابی ہوگی یا نہیں بلکہ ہر طرف سے مصائب اور مشکلات کا ایک طوفان آیا ہوا تھا اور کفر کا ایک دریا بہتا تھا۔خاص مکہ میں مخالفت کی آگ بھڑک رہی تھی اور مسلمان ہونے والوں کو سخت اذیتیں دی جاتی تھیں، مگر انہوں نے ایسے وقت میں قبول کیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی بڑی بڑی تعریفیں کیں اور بڑے بڑے انعامات اور فضلوں کا وارث اُن کو بنایا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 15۔ایڈیشن 2003ء)

۞۔’’صحابہ کرامؓ کو خدا تعالیٰ نے توحید پھیلانے کے لیے پیدا کیا اور انہوں نے توحید پھیلائی۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 330۔ایڈیشن 2003ء)

۞۔’’آنحضرت ﷺ کے پاس وہ کیا بات تھی کہ جس کے ہونے سے صحابہؓ نے اس قدر صدق دکھایا اور انہوں نے نہ صرف بُت پرستی اور مخلوق پرستی ہی سے منہ موڑا بلکہ درحقیقت اُن کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہوگئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا۔انہوں نے کامل اخلاص سے خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر کرنے کے لیے وہ کام کئے جس کی نظیر بعد اس کے کبھی پیدا نہیں ہوئی اور خوشی سے دین کی راہ میں ذبح ہونا قبول کیا بلکہ بعض صحابہؓ نے جو یک لخت شہادت نہ پائی تو اُن کو خیال گزرا کہ شاید ہمارے صدق میں کچھ کسر ہے جیسے کہ اس آیت میں اشارہ ہے مِنۡہُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَہٗ وَ مِنۡہُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ (الاحزاب: 24) یعنی بعض تو شہید ہو چکے تھے اور بعض منتظر تھے کہ کب شہادت نصیب ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 428۔ایڈیشن 2003ء)

۞۔’’صحابہ میں بعض ایسے تھے جنہوں نے بیس بائیس برس کی عمر پائی مگر چونکہ ان کو مرتے وقت کوئی حسرت اور نامرادی باقی نہ رہی بلکہ کامیاب ہو کر اُٹھے تھے اس لیے انہوں نے زندگی کا اصل منشاء حاصل کر لیا تھا۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 396۔ایڈیشن 2003ء)

۞۔’’حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت قومِ عرب کے تمدن اور اخلاق اور رُوحانیت کا کیا حال تھا۔گھر گھر میں جنگ اور شراب نوشی اور زنا اور لوٹ مار۔غرض ہر ایک بدی موجود تھی۔کوئی نسبت اور تعلق خدا کے ساتھ اور اخلاق فاضلہ کے ساتھ کسی کو حاصل نہ تھا۔ ہر ایک فرعون بنا پھرتا تھا، لیکن آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے آنے سے جب اسلام میں داخل ہوئے ایسی محبتِ الٰہی اور وحدت کی رُوح ان میں پیدا ہوگئی کہ ہر ایک خدا کی راہ میں مرنے کیلئے تیار ہو گیا۔انہوں نے بیعت کی حقیقت کو ظاہر کر دیا اور اپنے عمل سے اس کا نمونہ دکھا دیا۔اب تو بعض لوگ بیعت میں داخل ہوتے ہیں تو ذرا سے ابتلاء سے گھبرا جاتے ہیں۔مال اور جسمانی آرام سے بڑھ کر جان پیاری ہوتی ہے۔ صحابہؓ نے سب سے پہلے اپنی عزیز جان کو فدا کیا۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 334۔ایڈیشن 2003ء)

۞۔’’یہ خدا کا فضل ہے جس پر چاہے کرے۔اللہ تعالیٰ کی ذات میں ایک کشش اور جذب ہے وہ جذب خدا تعالیٰ اپنے کامل نبی میں رکھ دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے کس قدر وفاداری کا نمونہ دکھایا۔جس کی نظیر نہ پہلے تھی نہ آگے دکھائی دیتی ہے۔لیکن خدا چاہے تو وہ پھر بھی ویسا ہی کر سکتا ہے۔ان نمونوں سے دوسروں کے لیے فائدہ ہے۔اس جماعت میں خدا تعالیٰ ایسے نمونے پیدا کر سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کی تعریف میں کیا خوب فرمایا ہے مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيۡهِ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ (الاحزاب: 24) مومنوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے خدا کے ساتھ کیا تھا۔سو اُن میں سے بعض اپنی جانیں دے چکے اور بعض جانیں دینے کو تیار بیٹھے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 335۔ایڈیشن 2003ء)

۞۔’’آنحضرت ﷺ نے جو جماعت تیار کی تھی وہ ایسی صادق اور وفادار جماعت تھی کہ انہوں نے آپؐ کے لیے جانیں دے دیں، وطن چھوڑ دیئے، عزیزوں اور رشتہ داروں کو چھوڑ دیا۔غرض آپؐ کے لیے کسی چیز کی پروا نہ کی۔یہ کیسی زبردست تاثیر تھی۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 630۔ایڈیشن 2003ء)

۞۔’’صحابہؓ کی جو تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی وہ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اُن کی نسبت فرماتا ہے۔مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ الآیہ (الاحزاب: 24) اور پھر ان کی نسبت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ (البیّنۃ: 9) (ملفوظات جلد 4 صفحہ 671۔ایڈیشن 2003ء)

۞۔’’قرآن شریف صحابہؓ کی تعریف سے بھرا پڑا ہے اور ان کی ایسی تکمیل ہوئی

کہ دوسری کوئی قوم اس کی نظیر نہیں رکھتی۔ پھر اُن کیلئے اللہ تعالیٰ نے جزا بھی بڑی دی۔ یہانتک کہ اگر باہم کوئی رنجش بھی ہوگئی تو اس کے لیے فرمایا وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ الآیۃ(الحجر: 48) حضرت عیسیٰؑ نے بھی حواریوں کو تختوں کا وعدہ دیا تھا مگر وہ ٹوٹ گیا۔ کیونکہ بارہ تختوں کا وعدہ تھا مگر یہوداا سکریوطی کا ٹوٹ گیا۔ جب وہ قائم نہ رہا تو اَوروں کا کیا بھروسہ کریں۔ مگر صحابہ کے تخت قائم رہے۔ دُنیا میں بھی رہے اور آخرت میں بھی۔ غرض یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ (المائدۃ: 4) مسلمانوں کے لیے کیسے فخر کی بات ہے۔''

(ملفوظات جلد 4صفحہ672-ایڈیشن2003ء)

۞۔'' آنحضرت ﷺ کے زمانے میں جب خبیث اور منکر گروہ نے شرارتیں کرنی شروع کیں اور دُکھ اور ایذا رسانی کے منصوبے کیے۔ اس وقت معلوم ہوا کہ کیسی کیسی خبیث روحیں ہیں۔ ایک وہ لوگ تھے کہ انہوں نے آپؐ کی راہ میں سر کٹوا ڈالے۔ ان کے حالات اور واقعات کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ ان میں کیسا اخلاص اور ارادت تھی۔ فی الحقیقت اُن کا اُسوہ اُسوۂ حسنہ ہے یہاں تک کہ ان میں سے اگر کسی کا ایک ضَرب سے سَر نہیں کٹا تو اس کو شک ہوا کہ شہید نہیں ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں کیسے فدا تھے۔ لکھا ہے کہ ایک صحابی نے اپنے مخالف کو ایک تلوار ماری۔ اس کے نہ لگی مگر اپنے لگی۔ دوسرے نے کہا کہ شہید نہیں ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے پاس لے آئے اور پوچھا کہ کیا شہید نہیں ہوا؟ آپؐ نے فرمایا۔ دو اَجر ملیں گے ایک یہ کہ دشمن پر حملہ کیا اور دوسرا اس لیے کہ اپنے آپ کو محض خدا تعالیٰ کے لئے خطرہ میں ڈالا۔ اس قسم کا ایمان ان لوگوں کا تھا۔ پس جب تک اس قسم کا اخلاص اور استقامت اللہ تعالیٰ کے لیے حاصل نہ ہو کچھ نہیں بنتا۔ مَیں یہی نمونہ صحابہ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو وہ مقدم کرلیں اور کوئی امر ان کی راہ میں روک نہ ہو۔ وہ اپنے مال وجان کو ہیچ سمجھیں۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 422۔ایڈیشن2003ء)

۞۔''صحابہؓ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اُٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی تو وہ روتا اور چلاتا تھا۔ وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالیٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

قرآن شریف ان کی تعریف سے بھرا ہوا ہے۔ اسے کھول کر دیکھو۔ صحابہؓ کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عملی ثبوت تھا۔ صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اس طرح بیان فرمایا ہے مِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ (الاحزاب: 24) یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کرلیا۔ اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔ صحابہؓ دنیا کی طرف نہیں جھکے کہ عمریں لمبی ہوں اور اس قدر مال ودولت ملے اور یوں بے فکری اور عیش کے سامان ہوں۔ مَیں جب صحابہؓ کے اس نمونہ کو دیکھتا ہوں تو آنحضرت ﷺ کی قوتِ قدسی کمال فیضان کا بے اختیار اقرار کرنا پڑتا ہے کہ کس طرح پر آپؐ نے ان کی کایا پلٹ دی اور اُنہیں بالکل رُو بخدا کر دیا۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 422-423۔ایڈیشن2003ء)

۞۔'' سچا ایمان ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دے دیا۔ اور اس کی پروا بھی نہ کی۔ جان سے بڑھ کر اَور کوئی چیز نہیں ہوتی، مگر صحابہؓ نے اُسے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا۔ انہوں نے کبھی اس بات کی پروا بھی نہ کی کہ بیوی بیوہ ہو جائے گی یا بچے یتیم رہ جائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہتے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں۔

مجھے ہمیشہ خیال آتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی عظمت کا نقش دل پر ہو جاتا ہے اور کیسی بابرکت وہ قوم تھی اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ کا کیسا قوی اثر تھا کہ اس قوم کو اس مقام تک پہنچا دیا۔ غور کر کے دیکھو کہ آپؐ نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ ایک حالت اور وقت ان پر ایسا تھا کہ تمام محرمات ان کے لیے شیرِ مادر کی طرح تھیں۔ چوری، شراب خوری، زنا، فسق وفجور سب کچھ تھا۔ غرض کونسا گناہ تھا جو اُن میں نہ تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ صحبت اور تربیت سے اُن پر وہ اثر ہوا اور ان کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شہادت دی اور کہا اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ۔ گویا بشریت کا چولہ اُتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتوں کی سی ہو گئی تھی جو یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (التحریم: 7) کے مصداق ہیں۔ ٹھیک ایسی ہی حالت صحابہؓ کی ہو گئی تھی۔ ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات بالکل دُور ہو گئے تھے۔ ان کا اپنا کچھ رہا ہی نہیں۔ نہ کوئی خواہش تھی نہ آرزو۔ بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو۔ اور اس کے لیے وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے۔ قرآن شریف ان کی اس حالت کے متعلق فرماتا ہے۔ مِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا (الاحزاب: 24) یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جاوے۔ مگر صحابہؓ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا۔ جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دے دو۔ پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے۔''

(ملفوظات جلد 4صفحہ594-595- ایڈیشن2003ء)

۞۔''آنحضرت ﷺ نے جو جماعت تیار کی وہ صدق واخلاص میں ایسی وفادار تھی کہ اس نے بھیڑ بکری کی طرح سر کٹوا دیئے۔ اس سے بڑھ کر حیرت انگیز تبدیلی کیا ہوگی وہ جو ہر قسم کے عیبوں اور معاصی میں مصروف رہنے والی قوم تھی۔ جب آنحضرت ﷺ کے دامن کے نیچے آئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ مخلصانہ پیوند کیا کہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اللہ ہی سے محبت کرتے تھے۔''

(ملفوظات جلد 5صفحہ100- ایڈیشن2003ء)

نصیب جس کو غلامی ہو شاہِ بطحیٰ کی

(مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے اپنا یہ کلام بطور خاص الناصر میں اشاعت کے لئے بھجوایا ہے)

خُلوصِ دل سے جو خالی ہو دوستی کیا ہے
دلوں کو نور نہ بخشے وہ روشنی کیا ہے

ہجومِ یاس میں بس اک وہی سہارا ہے
اگر وہ تھام لے مجھ کو تو پھر کمی کیا ہے

سجی ہوئی ہے جو یہ کائنات جس کے طفیل
دلوں میں وہ نہیں بستا تو زندگی کیا ہے

نصیب جس کو غلامی ہو شاہِ بطحیٰ کی
نظر میں اُس کی بھلا تاج و سروری کیا ہے

خوشا نصیب جنہیں مل گیا وصالِ حبیب
وہی سکھاتے ہیں دنیا کو عاشقی کیا ہے

خدا کی راہ میں مر کر جو ہوگئے زندہ
انہیں کے دم سے کھُلا رازِ سرمدی کیا ہے

لہو کے قطروں سے بنتی ہے آبشارِ حیات
ہر اِک شہید بتاتا ہے بندگی کیا ہے

یہ حسنِ ذوق مرے دوستوں کا ہے راشد
''وگرنہ شعر مرا کیا ہے شاعری کیا ہے''

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب لندن

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام۔ علیک الصلوٰۃ ،علیک السلام

غریب

مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب

انسان آخر انسان ہے۔ اسے خطا کا پُتلا یوں ہی تو نہیں کہا جاتا۔ کبھی بھول جانے کے سبب، کبھی سمجھنے میں غلطی سے تو کبھی لاعلمی کی بنا پر وہ غلطی کرتا ہی رہتا ہے۔ لیکن ایک بڑی تعداد ہماری ان غلطیوں کی ہوتی ہے جو انسان جانتے بوجھتے کرتا ہے۔ اس کا سبب اکثر کوئی وقتی نفسانی جوش ہوتا ہے۔ کسی ساعت نا سعد میں انسان ایک بات کو غلط جانتے ہوئے بھی کر گزرتا ہے۔ آج اس سے ایسی ہی ایک غلطی ہوگئی تھی۔ اب کیا کروں؟ بار بار وہ اپنے آپ سے یہی سوال پوچھتا تھا۔ تیر کمان سے نکل چکا تھا اور وقت کا پہیہ واپس گھومنے والا نہ تھا۔ گناہ پر احساس شرم وندامت نے اسے ہر طرف سے آن گھیرا تھا۔ خدا تعالیٰ کا رعب دل میں خیمہ زن ہوا تو خوف و پریشانی کی کچھ ایسی حالت اس پر طاری ہوئی کہ اس نے جانا کہ وہ گویا آگ میں ڈال دیا گیا ہے۔ تب بلا اختیار اور دیوانہ وار وہ اپنے آقا کی طرف دوڑا۔

اس کا آقا ایسا ہی تھا۔ لوگ ہر ایک دینی و دنیاوی مصیبت اور پریشانی میں بھاگ بھاگ کر اس کے پاس جاتے اپنے غم اور مشکلات کا بوجھ اس کے سامنے ہلکا کرتے اور پھر مطمئن ہو جاتے۔ وہ جانتے تھے کہ اب ان سے زیادہ وہ ان کی فکر کرے گا۔ وہ عجیب آقا تھا۔ رات کی تنہائیوں میں وہ سب سے چھپ کر، کبھی اپنے حجرے کا در بند کر کے، کبھی کسی قبرستان کے سناٹے میں، کبھی کسی خاموش ویرانے میں وہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہوتا تھا۔ ہر رات محبت کی اس لازوال داستان کا ایک نیا باب رقم کیا جاتا۔ ایک نئے انداز میں وہ بندگی وفدائیت کا اظہار کرتا اور ایک نئے انداز میں اسے قبول کیا جاتا۔ محبت و وفا کے پاک چشمے اس کے دل سے پھوٹنے لگتے اور وہ قصہ دل کو دراز کرتا چلا جاتا۔ راز و نیاز کے ان مقدس لمحات میں، جب وہ آرام کر رہے ہوتے تھے، وہ ان کے لئے تڑپا کرتا۔ اپنے رب کے حضور اس کی وہ عاجزانہ درخواستیں اور سفارشیں، ان کی خاطر اس کی دردناک آہ و زاریاں، ان کے لئے اس کا یوں قطرہ قطرہ پگھلنا، قبول کیا جاتا اور ان کی دینی و دنیاوی مشکلات کے دور ہونے کا موجب ہوتا۔

اس پریشانی اور تکلیف کی حالت میں وہ اِس شہنشاہ دو عالم کے دربار میں حاضر ہوا جس کا نہ تاج تھا نہ کوئی تخت، نہ محل نہ ہی کوئی دربان۔ بلا تکلف اور بے دھڑک غلام اس کے حضور آتے اور قرار دل وسکون جاں پاتے۔ حضو ﷺ اس وقت مقدس صحابہ کے درمیان تشریف رکھتے تھے۔ نہ معلوم علم وحکمت کے کون سے موتی اس وقت بانٹے جا رہے تھے۔ اس کی پریشانی اور بے چینی اب حد سے سوا تھی۔ جاتے ہی دردِ دل و باصد افسوس عرض کیا حضور میں تو جل گیا۔ آپ ﷺ تو پرندوں اور جانوروں کی تکلیف پر بے چین ہو کر دادرسی فرمانے والے تھے وہ تو پھر ایک مخلص غلام تھا۔ فوراً توجہ فرمائی اور دریافت فرمایا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا کہ روزہ توڑ بیٹھا ہوں۔ فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ وہ غریب بھلا غلام کہاں سے آزاد کرتا؟ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کیا تم دو ماہ مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ کہنے لگا حضور پہلے روزہ ہی کا تقاضہ پورا نہ کر سکنے سے ہی تو یہ مصیبت مجھ پر آئی دو ماہ مسلسل روزے رکھنے کی طاقت نہیں پاتا۔ فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا نہیں اس کی بھی استطاعت نہیں۔ آپ ﷺ نے اب سکوت فرمایا۔ وہ ایک جانب بیٹھ کر اپنے معاملہ کے فیصلہ کا انتظار کرنے لگا۔ انتظار کی یہ گھڑیاں اس کے لئے کس قدر سخت تھیں، یہ تو وہ ہی جانتا تھا لیکن اس کی آواز میں موجود درد، اس کے چہرے کے تأثرات، صاف اس کے دل کی کتھا سنا رہے تھے۔ حضو ﷺ کی خاموشی بلا وجہ نہ تھی۔ دعا، جو تقدیروں کو بدل سکتی ہے، کا خاموش سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔

آنحضو ﷺ کی ہر حرکت وسکون میں ایک عجیب نورِ فراست پایا جاتا ہے۔ اسی لئے آپ کے فیصلے عام منصفوں اور قاضیوں سے یکسر مختلف واقع ہوئے ہیں۔

ان پر غور کرنے سے حکمت کے چشموں تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔شریعت کے آپ ﷺ ہی پاسبان تھے۔شرعی تقاضے کے مطابق ایک کے بعد ایک امر کے بارہ میں دریافت فرمایا۔دوسری طرف اس کی حالت آپ ﷺ خوب پہچانتے تھے،تب ہی تو سوالیہ انداز میں بار بار فرماتے جاتے کہ کیا اس بات کی استطاعت ہے؟اس بات کی استطاعت ہے؟ یوں نہیں کہ آپ ﷺ فرماتے اس غلطی کی یہ سزا ہے اور پھر وہ عرض کرتا کہ حضور اس کی استطاعت نہیں تو آپ ﷺ دوسری سزا بیان فرماتے۔شریعت اسلامی کی اصل غرض وغایت انسان کی اصلاح ہے نہ کہ ایذا دہی۔شرعی قوانین کی پابندی تو بہر حال لازم ہے لیکن شریعت کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے اور اصلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے جس حد تک نرمی کی گنجائش ہوتی،آپ ﷺ ہمیشہ اس کی جانب راغب ہوتے۔

غریب آدمی تو اب اطمینان سے خاموش بیٹھا تھا جبکہ آپ ﷺ اس کے لئے فکرمند تھے۔اور کیوں نہ ہوتے؟ یہی آپ ﷺ کی سرشت تھی۔لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ کی گواہی آپ ﷺ ہی کے لئے تو دی گئی تھی۔درحقیقت اگر قاضی مجرم کے لئے سچی اور دلی ہمدردی رکھتا ہو،جو اس کے لئے دعا میں بھی ڈھلے،تو یہ امر مجرم کی اصلاح کا ایک بڑا ذریعہ بن سکتا ہے وگرنہ سزا کئی دفعہ اصلاح کی بجائے غصہ اور بغاوت پر اُکسانے کا موجب ہو جاتی ہے۔شائد یہی وجہ ہے کہ چھوٹے بچے ماں کی ڈانٹ سن کر پھر اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں کیونکہ ان کی فطرت پہچانتی ہے کہ اِس کی ڈانٹ درحقیقت پیار کا ایک سمندر اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

قانونی تقاضے پورا کرنا لازم تھا اور یہ بھی ظاہر کہ اس غریب کو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہیں۔کچھ ہی دیر گزری تھی کہ دعائیں رنگ لائیں اور ایک شخص گدھے پر کھجوروں کے دو ٹوکرے لئے حاضر ہوا۔آپ ﷺ نے فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا حضور حاضر ہوں۔فرمایا جاؤ یہ کھجوریں مساکین کو کھلا دو۔اب اس کے ہوش ٹھکانے آئے۔خوف اور پریشانی کم ہوئی تو اسے اٹھکیلیاں کرنے کی سوجھی۔عرض کیا کہ کیا اپنے سے بھی زیادہ غریبوں کو کھلاؤں؟ بخدا اِن پہاڑوں کے بیچ میرے گھر سے زیادہ غریب گھر کوئی نہ ہوگا۔کہاں تو وہ حالتِ ندامت و پشیمانی کہ آگ میں جلا جا رہا تھا اور کہاں یہ بیباکیاں۔ آپ ﷺ خوب جانتے تھے کہ یہ ناز و پیار آپ ﷺ کے ساتھ ہی مخصوص ہیں۔مادر مہربان کی طرح اُس کی بات پر آپ ﷺ پیار سے مسکرانے لگے۔اِس قدر تبسم فرمایا کہ دندان مبارک ہویدا ہو گئے۔فرمایا اچھا جاؤ اپنے اہل وعیال کو ہی کھلاؤ۔آیا تو وہ اپنے گناہ کی سزا پانے تھا لیکن ساٹھ آدمیوں کا کھانا ساتھ لئے خوشی خوشی گھر سدھارا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّد.

اس واقعہ سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ گویا غرباء کو روزہ توڑنے کی چھوٹ مل گئی ہے۔اس غریب شخص نے درحقیقت اپنی غلطی سے توبہ کر لی تھی۔غلطی کا نتیجہ اس کے لئے اس طرح عیاں تھا کہ اُس نے عرض کیا تھا کہ حضور میں تو جل گیا۔یہ نہ کہا کہ مجھ سے غلطی یا گناہ سرزد ہو گیا ہے۔عذر،بہانے ترک کر کے وہ اپنے قصور کا اقراری تھا۔اس پر ندامت اور پریشانی اتنی کہ خود کو آگ میں دیکھتا تھا۔آپ ﷺ بھی اُس کی اس حالت کو جانتے تھے اسی لئے فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے؟ نہ یہ کہ روزہ توڑنے والا کہاں ہے؟ غربت کے باوجود ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی سزا شرعی قانون کے عین مطابق دی گئی۔البتہ آپ ﷺ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ اصلاح پذیر ہے اور امداد کا حق دار،اس سزا کے پورا کرنے میں اس کی مدد فرمائی۔

مآخذ:صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان، مطبوعہ دار ابن کثیر، دمشق، سوریا،2002ء-ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، کتاب الصوم، جلد5 صفحہ309،مطبوعہ دار الطیبۃ،ریاض، سعودیہ، 2005ء -صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان علیٰ الصائم، مطبوعہ دارالمغنی، ریاض، سعودیہ، 1998ء۔

عہد خلافت میں حضرت عمرؓ کو عظیم الشان خدمت اور کارناموں کی توفیق ملی۔اُن میں ایک اہم خدمت نظام خلافت کا استحکام ہے۔اس کے علاوہ نظام شوریٰ احتساب کے محکمہ کا باقاعدہ انتظام،بیت المال کا باقاعدہ انتظام،ملکی نظم وضبط،عدل وانصاف کا اہتمام،قاضیوں کی عدالتوں کا باقاعدہ نظام اور نظام فوج خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔حضرت عمرؓ اپنی فوج کے امراء کو تاکید فرماتے تھے کہ علم دین میں کمال پیدا کریں اور اسے رواج دیں کیونکہ باطل کو حق سمجھ کر اس کی پیروی کرنے والا یا حق کو باطل سمجھ کر اسے ترک کرنے والے کی بہر حال پرسش ہوگی اور جہالت کا عذر کام نہ آئے گا۔(کنز العمال جلد5 صفحہ 228)

ہم احمدی خوش نصیب ہیں کہ ہمیں ہمہ وقت خلیفہ وقت کی راہنمائی حاصل رہتی ہے

ھم نے نہ صرف مسلمانو ں کو بلکہ تمام دنیا کو ھدایت کی طرف لانا ھے

اپنے اہل وعیال کے ساتھ محبت اور حسنِ سلوک سے پیش آئیں

اختتامی خطاب

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، امیر جماعت احمدیہ جرمنی

الحمدللہ کہ انصاراللہ کا اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہونے کے بعد اب اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ مجھے ہر سال یہ موقعہ ملتا ہے کہ آپ کے ساتھ بات کرسکوں۔ ہر دفعہ مجھے احساس ہوتا ہے کہ ہم مل کر اپنی خوبیوں اور پروگراموں پر بات کرسکتے ہیں۔ پچھلی دفعہ حضور نے فرمایا تھا کہ وہ مسلمان نہیں ہے جو شکرگزار نہیں ہے۔ بہرحال ہم احمدیوں کے لئے یہ خاص موقعہ ہے کہ ہم شکرگزار ہوں۔ جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں ہوتا۔ ہم احمدی خوش نصیب ہیں کہ ہمیں براہ راست خلیفہ وقت سے ہمہ وقت اور ہر قسم کی راہنمائی حاصل رہتی ہے۔ الحمدللہ کہ پچھلے سالوں میں انصاراللہ نے بڑے متحد ہوکر، بڑے منظّم طریقے سے کام کیا ہے اور جماعت کی بہت ساری ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر اٹھالی ہیں۔ اس سے چند سال پہلے ہم اس طرف سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ انصاراللہ نے اس نہج پر کام کرکے ہمارے لئے آسانیاں پیدا کی ہیں۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ جس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انصاراللہ کی کمزوریاں نسلوں میں کمزوریاں پیدا کردیتی ہیں۔ اگر ہمارے اندر یہ احساس پیدا ہوجائے کہ میری کمزوری آئندہ آنے والی نسلوں میں کمزوریاں پیدا کردے گی، اس سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

مجھے بہت خوشی ہے کہ یہاں ایک صبر اور خاموشی کا ماحول نظر آرہا ہے۔ جس طرح آپ یہاں صبر وتحمل کے ساتھ بیٹھے ہیں، پروگراموں اور دیگر کام کاج میں حصہ لے رہے ہیں اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہم اس صبر وتحمل کی عادت کو اپنے گھروں میں بھی لے کر جائیں۔ اور بحیثیت ایک ذمہ دار کے، آپ پر یہ فرض ہے کہ اس صبر وتحمل کی عادت کو اپنی عورتوں اور بچوں میں منتقل کریں تاکہ صبر واستقلال کے جو لمحات ہمیں یہاں میسر آتے ہیں اور جن کا ہم لطف اٹھاتے ہیں انہیں ہم اپنے گھروں اور معاشرے میں بھی دیکھیں۔ خاندانوں میں بڑھتے ہوئے جھگڑے، لڑایاں ، بے اطمینانی، بے سکونی، حادثات اور مختلف قسم کے پریشان کن واقعات بہرحال ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہیں۔ اس لئے گھروں کے سربراہ کی حیثیت سے آپ اپنے فرض کو پہنچانیں اور میں یہ کہتا ہوں کہ ہم سب نے مل کر ان چیزوں کو ختم کرنا ہے اور یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے دعائیں بھی کریں۔

خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار کرتا چلا جارہا ہے لیکن اس کے ساتھ ہمیں اس طرف بھی توجہ کرنی ہے کہ ہماری تربیت کا کام پیچھے نہ رہ جائے۔ ہم نے اُن لوگوں کو بتانا ہے کہ جماعت کے اندر رہ کر، جماعت کے اندر کام کرکے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم ہوسکتا ہے لیکن اس کے لئے ہمیں ایک ایسے ماحول کی ضرورت ہے جس میں بھائی چارہ، محبت اور ایک دوسرے کی ہمدردی شامل ہو اور یہ چیز ہے جو مجھے بعض اوقات فکرمند کردیتی ہے۔

کہنے کو تو ہم کہہ سکتے ہیں ہم پینتیس ہزار افراد پر مشتمل ایک بڑی جماعت ہیں لیکن کیا اگر ہماری ایک بچی جو گھر سے نکل جاتی ہے یا ہمارا ایک بچہ جو کسی مشکل میں پھنس جاتا ہے اُس کے لئے ہمارے دل میں وہ درد اور غم پیدا ہوتا ہے کہ کس طرح ہم نے اسے جماعت میں واپس لانا ہے؟ بلکہ ایسا موقع ہی پیدا نہ ہونے دیں۔ ہماری طلاقوں کی بڑھتی ہوئی تعداد فکرمندی کی بات ہے اس میں محض نوجوان ہی نہیں ہیں بلکہ بڑے بھی شامل ہیں اور ایسی شادیاں بھی ہیں ایسے خاندان بھی ہیں جو کافی عرصہ سے اکٹھے رہ رہے تھے اور زندگی گذار رہے تھے۔ آخر یہ کیوں ہے؟ اگر آپ اپنے گھروں میں اپنے بچوں سے بات نہیں کر سکتے، اپنی بچیوں سے بات نہیں کر سکتے تو آپ کو فکر کرنی چاہئے۔ آپ کا فرض ہے کہ اپنی بلندیوں سے نیچے اتر کر اُن کے مقام پر آئیں اور ان سے پوچھیں، ان سے درخواست کریں، انہیں کہیں کہ میں کس طرح تمہاری مدد کر سکتا ہوں، کس جگہ تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے۔ اور یہ روایتی حکمرانی کا جو سلوک ہے اُسے ختم کر کے ہم نے محبت کے ساتھ اُن کے دل جیتنے ہیں۔

اکثر نوجوانوں کے بارے میں ہمارے ذہنوں میں بدظنی کی وجہ سے ایسے خطرناک تصورات قائم ہو چکے ہیں کہ ہم ان کے بارے میں پہلے ہی یہ فیصلہ کر بیٹھتے ہیں کہ یہ بالکل بدلنے والا نہیں۔ یہ بہت آگے جا چکا ہے، یہ ضائع ہو چکا ہے اور ہم انہیں کوئی موقع نہیں دیتے۔ یہ انتہائی خطرناک سوچ ہے اسے دور کریں اور انہیں موقع دیں، انہیں بار بار موقع دیں، ہوسکتا ہے کہ آپ دل برداشتہ ہوں، ہوسکتا ہے کہ آپ کو دکھ اٹھانے پڑیں لیکن اس کے باوجود آپ نے بار بار انہیں موقع دینا ہے انہیں یہ چانس دینا ہے کہ وہ واپس آسکیں۔ اس بات کو آپ اپنی انانیت کا مسئلہ نہ بنائیں اس کی وجہ سے آپ کے تاج کا کوئی کونہ ٹوٹ نہیں جائے گا۔ اگر آپ کے بچے کسی قائد سے، کسی امیر سے یا کسی مربی سے بات کر کے اپنے مسائل کا حل ڈھونڈتے ہیں، اُن سے گفت وشنید کرتے ہیں تو اکثر اس بات کو انانیت کا مسئلہ بنالیا جاتا ہے۔ خدا کے لئے ان باتوں کو چھوڑیں اور انہیں جہاں سے کوئی مدد حاصل ہوسکتی ہے وہ مدد لینے دیں۔ ورنہ ہم اس نسل کو گنوا بیٹھیں گے۔ ہم میں سے بعض آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں اور ان مسائل کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ یہ بھی ٹھیک نہیں ہے آنکھیں بند نہیں کرنی، آنکھیں بند کرنے سے یہ مسائل حل نہیں ہونگے۔ بلکہ ہم نے ان مسائل کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا ہے اور ان کا حل نکالنا ہے ان کا حل تلاش کرنا ہے۔ انشاء اللہ

میں یہ جانتا ہے کہ اس معاشرے میں بچوں کی تربیت کرنا ایک نہایت مشکل امر ہے۔ لیکن یہ صرف احمدیوں کے لئے مشکل امر نہیں ہے بلکہ دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی، عیسائیوں اور دیگر مذاہب والوں کے لئے بھی مشکل ہے۔ بچے جو ہیں اُن پر مختلف قسم کی بے حیائیوں کے حملے ہوتے ہیں اور انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کہاں جائیں۔ اس لئے اگر آپ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتے اور خدا تعالیٰ کی پناہ میں نہیں آتے اور حضرت رسول کریم ﷺ کی سنت کی پناہ میں نہیں آتے تو کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو انہیں بچا سکے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمیں خلافت کی راہنمائی حاصل ہے اور خلافت کی راہنمائی میں، حضور کے خطبات کی روشنی میں ہم ان مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔

وہ خاندان جن میں مسائل ہیں وہاں اکثر یہ بات دیکھنے میں آتی ہے کہ وہاں خدا تعالیٰ کے ساتھ جو تعلق ہے وہ کمزور ہے۔ ان کے ہاں باجماعت نمازیں ادا نہیں کی جاتیں حالانکہ یہ ہماری وہ روایات ہیں کہ جنہیں ہم نے قائم رکھنا ہے۔ ایک خاندان کے سربراہ کی حیثیت سے یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ نماز کے لئے صبح اٹھیں اور اپنے بچوں کو بھی اٹھائیں۔ اگرچہ یہ مشکل کام ہے لیکن یاد رکھیں کہ اس سے دل برداشتہ نہیں ہونا۔ پہلے آپ اپنا نیک نمونہ دکھائیں، صبح نماز کے لئے اٹھیں اگر مسجد قریب ہے تو وہاں جائیں اور اگر مسجد قریب نہیں ہے تو کم از کم اپنے گھروں میں باجماعت نماز ادا کریں۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی ہدایت اور اُس کی رہنمائی کے لئے تشریف لائے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ ہر طرف اندھیرا ہے اور اس وقت کا ملاّں ایک بدبخت مخلوق بن چکا ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نہ صرف مسلمانوں کو ہدایت کی طرف لانا ہے بلکہ تمام دنیا کو ہدایت کی طرف کھینچنا ہے۔

آپ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ پر یقین ہے اور آپ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ہم نے تمام دنیا کو اعلیٰ اخلاق سکھانے ہیں اور انہیں روحانیت میں آگے بڑھنے کے لئے اُن کا معلم بننا ہے۔ اس وقت ہم جرمنی میں رہ رہے ہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ اس وقت جرمنی میں جو سب سے زیادہ بحث ہو رہی ہے وہ اخلاقیات پر ہو رہی ہے، وہ امانت پر ہو رہی ہے۔ ٹیکس چوری جو ہے اس کی بات ہو رہی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ بہت اہم موقع ہے کیونکہ یہی تو وہ

بات ہے جس کی طرف ہم دنیا کو بلا رہے ہیں۔ ہم بھی دنیا کو امانت، سچائی اور اعلیٰ اخلاق کی طرف بلا رہے ہیں اور اس وقت یہی بحث جرمنی میں ہو رہی ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ امریکہ میں یا دوسرے ممالک میں یہ بحث ہو رہی ہے یا نہیں۔ لیکن ہمارے لئے یہ موقع ہے کہ ہم اس بحث میں شامل ہوں اور ان کی رہنمائی کریں لیکن اگر ہمارے اندر بیماریاں ہوں اور ہم خود ہی اس معیار پر پورا نہ اتر سکیں تو پھر کس طرح ہم دوسروں کو اس طرف بلا سکیں گے۔

اس معاشرے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اُن کے سامنے کوئی زندہ نمونہ نہیں۔ ہاں ہوسکتا ہے کہ کسی سپورٹس مین کے بارے میں انہوں نے یہ خیال کیا ہو کہ وہ بہت سچا اور ایماندار ہے لیکن جب انہیں اس کے اندرونی حالات کا علم ہوا تو وہ اس سے بھی دل برداشتہ ہو گئے۔ جب وہ اپنے چرچوں کی طرف جاتے ہیں تو وہ بدنام ہو چکے ہیں۔ اسی طرح جو مختلف اسلامی تنظیمیں ہیں جب وہ مساجد کے لئے چندہ اکٹھا کرتی ہیں تو اس میں بھی خورد برد کے مختلف واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس معاشرے کے لئے کوئی ایسا نیک نمونہ نہیں جس کی یہ اتباع کر سکیں جس کے پیچھے یہ چل سکیں۔ لیکن یہ ایک جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے پاس خلیفۂ وقت کی صورت میں ایک اعلیٰ نمونہ موجود ہے۔ اگرچہ فی الوقت جماعت جرمنی میں زیادہ جانی نہیں جاتی تاہم جماعت کے ذریعہ ایک درخت جو لگایا جاتا ہے اور ہر وہ چیریٹی واک جو کی جاتی ہے اور ہر وقار عمل جماعت کو زیادہ سے زیادہ منظر عام پر لا رہا ہے۔ دنیا ہمیں ایک نیک نمونے کی طور پر دیکھ رہی ہے۔ ہم بھی تو انہیں اسی طرف بلا رہے ہیں کہ ہدایت ہمارے پاس ہے اعلیٰ اخلاق ہمارے پاس ہیں لیکن ہم کس طرح ان کے لئے نیک نمونہ بن سکتے ہیں جب ایک طرف تو ہم ٹیکسی چلا رہے ہوں اور دوسری طرف سوشل ہیلپ لے کر شہر کو اور ملک کو دھوکہ دے رہے ہوں۔

ہم اپنے گھروں میں، اپنے خاندانوں میں اپنے بچوں کی اچھی تربیت کس طرح کر سکتے ہیں کہ جبکہ وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا باپ بے ایمانی کر رہا ہے اور ٹیکس چرا رہا ہے تو وہ کس طرح اپنے بچوں کو ایمانداری کی طرف بلائے گا۔ جب ایسے لوگوں سے بات کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ حضور کا خطبہ آ جائے گا تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے۔ جب ایسے معاملات کے بارہ میں بات کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ مشکل ہے وہ مشکل ہے۔ یہ مجبوری ہے وہ مجبوری ہے اس طرح سو مجبوریاں گنوا دی جاتی ہیں۔

سورۃ الطلاق آیت نمبر تین میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اور جو اللہ سے ڈرے اُس کے لئے وہ نجات کی کوئی راہ بنا دیتا ہے۔'' نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ: ''باریک سے باریک گناہ جو ہے اسے خدا تعالیٰ سے ڈر کر جو چھوڑے گا خدا تعالیٰ ہر ایک مشکل سے اسے نجات دے گا۔ یہ اس لئے کہا کہ اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم کیا کریں، ہم تو چھوڑنا چاہتے ہیں مگر ایسی مشکلات آ پڑتی ہیں کہ پھر کرنا پڑ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اُسے ہر مشکل سے بچا لے گا۔'' (البدر جلد 2 نمبر 12 مورخہ 10/ اپریل 1903ء صفحہ 92)

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار ہمیں اس طرف توجہ دلا رہے ہیں لیکن یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ابھی تک گرفت میں نہیں آ رہا۔ ہم نے کل نیشنل عاملہ میں بھی اس پر بات کی اور وہاں انگلینڈ میں بھی اس پر مختلف کوششیں کی گئیں لیکن یہ مسئلہ گرفت سے باہر ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف ہم لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور دوسری طرف تقویٰ کے مخالف کام ہم کر رہے ہوں۔ اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جرمنی میں اسے گرفت میں لائیں۔ ورنہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ہماری جگہ کوئی اور جماعت لے آئے گا۔ جس طرح کہ وہ بار بار فرماتا ہے۔ خدا تعالیٰ کامیابیاں صرف انہی لوگوں کو عطا فرماتا ہے جو واقعی متقی ہوں، جن کا اندر اور باہر ایک ہو۔

ابھی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو اقتباس پڑھا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور 2008ء کے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

''جو اقتباس مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پڑھا ہے اس حوالے سے اُن لوگوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جو اِن مغربی ملکوں میں سوشل ہیلپ (Social Help) لیتے ہیں۔ مختلف ملکوں میں اس مدد کے جو بھی نام ہیں، یہ حکومت کی طرف سے ملنے والی مدد ہے جو یا بیروزگاروں کو ملتی ہے یا کم آمدنی والوں کو تاکہ کم از کم اس معیار تک پہنچ جائیں جو حکومت کے نزدیک شریفانہ طور پر زندگی گزارنے کے لئے روزمرہ ضروریات پورا کرنے کا معیار ہے۔'' حضور انور مزید فرماتے ہیں: ''لیکن مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض لوگ جو چھوٹا موٹا کاروبار بھی کرتے ہیں یا ایسی ملازمت کرتے ہیں جو پوری طرح ظاہر نہیں ہوتی یا ٹیکسی وغیرہ کا کام کرتے ہیں

لیکن ساتھ ہی حکومت کو غلط معلومات دے کر اس سے مدد بھی لیتے ہیں۔'' آخر پر حضور فرماتے ہیں: ''پس اگر ہم میں سے ایسے چند ایک بھی ہوں تو وہ نہ صرف اپنے آپ کو اللہ سے دُور کر رہے ہوتے ہیں بلکہ جماعت کو بھی بدنام کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں اور جماعت کا جو وقار حکومتی اداروں اور لوگوں میں ہے اس کو کم کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔'' (الفضل انٹرنیشنل 04/جولائی 2008ء صفحہ 6)

ہم اس مسئلے کو زیادہ آگے نہیں دھکیل سکتے کیونکہ یہ مسئلہ ہمارے سامنے ہے اور یہ ذمہ داری صرف امیر کی یا صدران کی یا ذیلی تنظیموں کی ہی نہیں ہے بلکہ آپ سب کی اور پوری جماعت کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اس بحث میں حصہ لیں اور اس طرف آئیں کہ کس طرح ہم ایمان داری دکھا سکتے ہیں لیکن ایسی بحثوں میں نہ پڑیں اور دوسروں کو ایسے طور طریقے نہ سکھائیں کہ کس طرح شہر یا ملک کو زیادہ سے زیادہ دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔

بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے اور یہ بہانا بنایا جاتا ہے کہ حکومتی قوانین تو واضح نہیں ہیں۔ لیکن جماعت کی ہدایات اور قواعد تو بہت واضح ہیں ان میں کوئی ابہام نہیں ہوتا۔ حضور انور نے اس خطبہ میں بڑی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ:

''میں نے تو امیر صاحب کو کہہ دیا ہے کہ کسی بھی ایسے شخص کا اگر پتہ چلے تو اس سے چندہ لینا بند کر دیں۔ ایسے لوگوں سے چندہ نہ لینے سے اوّل تو جماعتی چندوں پر کوئی فرق نہیں پڑے گا انشاء اللہ اور اگر پڑے بھی تو اس کا پھر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کم از کم اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہوا مال تو پاک ہوگا۔

پس مَیں ایسے لوگوں سے جو چاہے چند ایک ہوں، یہی کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کو رزّاق نہیں سمجھنا تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی اپنے دین کے لئے آپ کے مال کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ کا معاملہ اللہ سے ہے، جس طرح بھی چاہے اللہ سلوک کرے۔'' (الفضل انٹرنیشنل 04/جولائی 2008ء صفحہ 6)

آج سے چند ہفتے پہلے گیزن (Gießen) سے چند پروفیسر جامعہ احمدیہ کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ جب انہوں نے جامعہ احمدیہ کو دیکھا تو وہ حیرت زدہ رہ گئے کیونکہ ان کی ذہن میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ جرمنی میں کوئی ایسی مسلمان تنظیم یا جماعت موجود ہے جو اتنے بلند معیار پر رہتے ہوئے بڑے منظّم طریق سے اپنے کام کر رہی ہے۔ یاد رکھیں کہ ان لوگوں کی امیدیں ہم سے وابستہ ہیں اور اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام ہی وہ دین ہے۔ یہی وہ مذہب ہے جو انسانوں کو سدھار سکتا ہے اور جو دنیا کے امیدوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ لیکن دوسری طرف ہم اسی اسلام کے ذریعہ اپنے گھروں میں مثبت تبدیلی نہ لاسکیں تو پھر ہم انہیں کیا جواب دیں گے۔ پھر ان کی امیدوں کا کیا بنے گا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ انصار میرے ساتھ شامل ہوں اور اس کشتی میں میرے ساتھ سوار ہوں اور ہم سب مل کر اس بے ایمانی اور دھوکہ بازی کے خلاف جہاد کریں۔

الحمدللہ اب جماعت احمدیہ کی وجہ سے اسلام کے بارہ میں بہت سی مثبت خبریں بھی آنا شروع ہوگئی ہیں۔ جب ہم شہروں میں درخت لگاتے ہیں، وقار عمل کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ ایک بہت اچھی بات ہے اور اس طرح لوگوں کو پتہ چل رہا ہے کہ اسلام سے بھی اچھی باتوں کی امید کی جاسکتی ہے اور یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے ذریعہ دنیا کو اسلام کے بارہ میں منفی خبروں کی بجائے مثبت خبریں سننے کو مل رہی ہیں۔ الحمدللہ یہ سب آپ کی محنتوں کا صلہ ہے۔ اور یہ بات اتنی آگے جا چکی ہے کہ ابھی پچھلے دنوں اسلام راٹ (Islamrat) کے پریس سیکرٹری نے مجھے کہا کہ احمدی جو کام کر رہے ہیں وہ کام اتنا زیادہ اور منظّم طریق پر ہو رہا ہے کہ ان کاموں کو کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔ اب انہیں بھی یہ سمجھ آنا شروع ہوگئی ہے کہ جماعت احمدیہ کا طریق ہی صحیح طریق ہے اور اسی ذریعہ سے اسلام کی نیک نامی ہوسکتی ہے۔

ہم نے ریلوے اسٹیشنز پر بڑے بڑے پوسٹر لگائے ہوئے ہیں کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہے۔ جب عربوں نے ان پوسٹرز کو پڑھا تو خوشی سے ان کے آنکھوں سے آنسو نکل آئے کہ انہیں اس معاشرے میں پہلی بار اسلام کے بارہ میں کوئی مثبت خبر پڑھنے کو ملی۔ ایک طرف تو اس طرح ہم دوسروں کے سامنے اسلام کا پرچار کریں لیکن دوسری طرف جب ہم اپنے گھروں میں آئیں تو اپنی بیویوں پر حکمرانی کرنا شروع کر دیں اور اگر وہ کوئی بات کرنا چاہے تو اُسے چُپ چُپ کہہ کر ڈانٹ دیں تو پھر یہ بالکل غلط ہوگا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے گھر والوں کے ساتھ بھی محبت کے ساتھ پیش آئیں اور ان سے حسن سلوک کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

گزشتہ سے پیوستہ

ہمیں ہر سطح پر نفرت کے شعلوں کو بجھانے کی کوشش کرنی چاہیے

تمام ممالک یا د رکھیں کہ ملک کے حکمران اس قوم کے خا دم ہیں

خلافتِ احمدیہ، اقوامِ عالم کے لئے راہنما

اگر قیامِ امن کیلئے فوری اقدامات نہ کئے گئے تو اس کے بدلہ میں تباہی ہی تباہی ہے

مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب۔ مبلغ انچارج جرمنی

اس وقت دنیا جن بڑے مسائل سے دوچار ہیں وہ ہے بدامنی، دہشت گردی اور اقتصادی بحران۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مسائل کے بارہ میں خلفاءِ احمدیت نے بھرپور رہنمائی کی ہے۔ کچھ عرصہ قبل انگلستان میں جماعت نے جو سمپوزیم منعقد کیا تھا اس کا موضوع ہی امن تھا۔ اس موقع پر ایک ہزار سے زائد افراد بشمول وزراء، سفراء، ہاؤس آف کامن اور ہاؤس آف لارڈز کے اراکین، میئر لنڈن اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد موجود تھے۔ اس موقع پر امام جماعت احمدیہ نے جو خطاب فرمایا وہ دنیا کے متعدد ممالک میں دہشت گردی اور انتہا پسندی کے امڈتے ہوئے خطرات اور ایٹمی جنگ کے بڑھتے ہوئے خطرات اور اسلام کی سچی تعلیمات کے مطابق دنیا بھر میں قیامِ امن کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں پر محیط تھا۔ اس خطاب میں حضور انور نے فرمایا کہ دولت اور اثر و رسوخ پر مبنی Unfair lobying Techniques ختم ہو جانی چاہئیں۔ اس کے بجائے ہر ملک کے نمائندے اور سفیر خلوص کے ساتھ آگے بڑھ کر جائز عوامل اور مساوات کے اصولوں کو فروغ دینے کی کوششوں کو یقینی بنائیں۔ ہم کو بہر طور جانبداری اور امتیاز کی تمام صورتیں ختم کرنی ہونگی اس لئے کہ امن کے قیام کے صرف یہ ہی ذرائع ہیں۔

اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خبردار کیا کہ اگر قیامِ امن کیلئے فوری اقدامات نہ کئے گئے تو اس کے بدلہ میں تباہی ہی تباہی ہے۔ اس لئے آپ نے اس خواہش اور امید کا اظہار بھی کیا کہ دنیا کے تمام بڑے ممالک کے لیڈر اس دہشت ناک حقیقت کو سمجھیں اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے جارحانہ پالیسز اور طاقت کے استعمال کی بجائے امن کے فروغ اور انصاف کے حصول کے لئے پالیسیوں پر عمل کریں۔ (The Nation۔ London Friday 30 March - Thursday 05 April 2012)

حال ہی میں انگلستان میں مساجد کے افتتاح کے مواقع پر خصوصی تقاریب میں حضورِ انور نے دُنیا میں امن کے قیام کی اہمیت اور اس سلسلے میں جماعت کی کوششوں کا ذکر فرمایا مثلاً 11 رفروری 2012 کو ایسی ہی ایک تقریب میں فرمایا ''آج دُنیا امن کی خواہاں ہے۔ جنگ کے شعلے دُنیا کے لئے پریشان کُن ہیں۔ اگر یہ مزید پھیلے تو تیسری عالمی جنگ کا خطرہ ہے اس لئے ہر سطح پر ہمیں نفرت کے شعلوں کو بجھانے کی کوشش کرنی چاہیے''

(الفضل انٹرنیشنل 23مارچ تا29مارچ2012ص12)

دنیا کو درپیش مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ غربت کا ہے۔ ماضی میں جب غرباء کی بہبود کے لئے مختلف تحریکات کا آغاز ہوا جن میں دنیوی تحریکات بھی تھیں اور مختلف مذاہب کی تدابیر بھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جلسہ سالانہ 1942ء کے موقعہ پر ان سب تحریکوں اور نظاموں کا ایک مختصر جائزہ اور تجزیہ پیش کرنے اور نقائص بیان کرنے کے بعد اسلام کی بینظیر تعلیم بیان کی اور اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق نئے نظام کا نقشہ ایسے دلکش اور مؤثر انداز میں پیش کیا کہ سننے والے عش عش کر اُٹھے۔ حضورؓ کی یہ تقریر نظام نو کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اس تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ نے اسلامی لیگ آف نیشنز اور اس کے بنیادی اصولوں کا ذکر بھی فرمایا۔

جب یہ آیت اِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا (حجرات آیت 10) نازل ہوئی اس وقت کوئی مسلمان گروہ ایسے نہ تھے جن میں لڑائی کا خطرہ ہوتا پس یہ آئندہ کے متعلق پیش گوئی تھی۔ چنانچہ یہ لیگ آف نیشنز اسلام کی طرف سے اس وقت پیش کی گئی جب اس قسم کا کسی کو خیال تک نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ پر یہ نکتہ کھولا جو ایسا عظیم الشان کام ہے جو صرف نبیوں یا خلفاء کا ہی ہو سکتا ہے۔ تاریخ عالم سے پتہ چلتا ہے کہ 1942ء کا سال دنیا کی سب اقوام کے لئے نہایت درجہ پریشانی کا سال تھا جس میں ایک خوفناک جنگ لڑی جا رہی تھی اور دوسری طرف سرمایہ داری اور اشتمالیت و اشتراکیت کے نظام ہائے زندگی آپس میں شدید طور پر متصادم ہو رہے تھے۔ اور دنیا کا معاشرہ بے شمار معاشی اور اقتصادی مصائب میں گھر چکا تھا اور ضرورت تھی کہ کوئی مرد خدا میدان میں اُترے اور دنیا کی راہ نمائی کرے۔ یہ تھے وہ حالات جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اقوام عالم کی راہنمائی کے

لئے آگے بڑھے اور آپ نے یہ معرکۃ الآراء خطاب فرمایا۔اس لیکچر میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سود کے نقصانات سے بھی دنیا کو آگاہ کیا اور بتایا کہ اس سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچا ہے۔اور یہ ایک لعنت ہے جو بنی نوع انسان کے سروں پر مسلط ہے اگر دنیا امن کا سانس لینا چاہتی ہے تو اس کا طریق یہی ہے کہ دنیا سے سود کو مٹا دیا جائے۔(نظام نو صفحہ 70)

حضرت مصلح موعودؓ نے ابتداء زمانہ میں غرباء کی ضرورتیں پوری کرنے کے طریق کا ذکر فرمایا۔پھر آنحضرت ﷺ کے خلفاء کے زمانہ میں منظم طور پر غرباء کی ضروریات کو پورا کرنے کی جدوجہد کو بیان کیا اور پھر فرمایا کہ موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کسی اور نظام کی ضرورت تھی اور اس نظام کے قیام کے لئے ضروری تھا کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعے 1905ء میں دنیا سے دکھ دور کرنے کے نئے نظام کی بنیاد رکھی۔آپ نے فرمایا نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں۔جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت اور جو نہ مشرقی ہوتے ہیں اور نہ مغربی۔وہ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہوتے ہیں اور وہ تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیت کے ذریعہ 1905ء میں رکھ دی گئی ہے۔

(نظام نو صفحہ101)

جہاں تک اقتصادی بحرانوں سے نپٹنے کا تعلق ہے تو الہام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے Economic اور Financial Policies اتاری ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر ہی ایک ملک کو ترقی کے راستوں پر چلایا جا سکتا ہے۔امریکہ میں دنیا کے مشہور Management ماہرین اور Financial Experts موجود ہیں۔Economics کے ماہر ہیں۔ IMF اور ورلڈ بینک امریکہ میں ہے۔یہ سارے ماہرین اور ادارے اپنے اقتصادی اور Financial علم اور تجربہ سے امریکہ کو اقتصادی بحران سے بچا نہ سکے اور امریکہ کا بحران عالمی اقتصادی بحران بن گیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کئی دہائیاں پہلے اسلام کا اقتصادی نظام دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اور دوسرے اقتصادی نظاموں میں جو غلطیاں تھیں انکی نشان دہی کی تھی مگر دنیا نے اس کی طرف توجہ نہ کی اور اب ایسے مسائل درپیش ہیں کہ حل ہونے میں نہیں آرہے۔

بیسویں صدی جب اپنے اختتام کو پہنچ رہی تھی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے دنیا کے اقتصادی نظاموں جن کی بنیاد سود پر ہوتی ہے کی خامیوں کی نشاندہی کی اور بتایا کہ دنیا کا کوئی بھی مالی نظام جو سود پر چلتا ہے تو ضرور مالی اقتصادی بحران ہی اس کا نتیجہ ہوگا۔ Capitalism کا نظام دنیا کو بار بار مالی بحران کی طرف لے جاتا ہے اور پھر یہ عالمی جنگ کا ذریعہ بنتا ہے۔قرآن مجید میں سورۃ البقرہ آیت 279 میں تو چودہ سو سال پہلے سے ہی یہ وعید موجود ہے کہ سود پر لین دین کے نتیجہ میں جنگ ہوتی ہے اگر سود پر قرضہ لینے کا رواج نہ ہوتا تو پہلی جنگِ عظیم اس قدر لمبی نہ چلتی اسی طرح دوسری جنگِ عظیم میں جو بے انداز سامانِ حرب استعمال ہوا اس کی بناء بھی زیادہ تر سودی قرضہ پر ہی تھی۔اگر یہ رواج نہ ہوتا تو مختلف اقوام کی جنگی تیاری بہت ہی ادنیٰ پیمانہ پر ہوتی جس سے نہ تو اس قدر مالی بوجھ قوموں پر پڑتا اور نہ اس قدر تباہی ہوتی۔سود کی لالچ کی وجہ سے بینک قرض دیتا ہے اور قرض لینے والے افراد اور ممالک بغیر سوچے سمجھے قرض لیتے ہیں۔اس طرح جن قوموں میں اپنی اقتصادی توفیق سے بڑھ کر عیاشی کے رجحان پیدا ہو جائیں وہ بھکاری بن جاتی ہیں ان کی سیاست بھی داغدار ہو جاتی ہے۔پھر ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور ایک وقت آتا ہے کہ ملکوں کے پاس قرض دینے کے لئے کچھ نہیں رہتا کیونکہ قرض لینے والے پیسے لوٹا نہیں رہے ہوتے۔ایسے وقت میں اقتصادیات ڈوب جاتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس کا حل یہ بتایا کہ افراد اور ممالک کو اپنی زندگی قرض پر نہیں بلکہ اپنی آمدنی پر چلانی ہوگی پھر اقتصادی نظام صحیح طور پر چل سکتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّد اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31/اکتوبر 2008ء کے کچھ اقتباسات پیش کرتا ہوں جس میں آپ نے سودی نظام کی وجہ سے انگلستان کی اقتصادیات کو جو خطرات لاحق ہیں اُن کا ذکر کرتے ہوئے ان اقتصادی بحرانوں سے نکلنے کے لئے رہنمائی فرمائی ہے۔فرمایا:

''یہ صورتِ حال صرف یہاں نہیں ہے۔امریکہ میں بھی ہے اور دنیا میں بھی ہے تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ قانون قدرت پھر اپنا کام کرتا ہے جب ایک حد کو پہنچ کر لوگوں کی قرض کی واپسی کی طاقت ختم ہوئی تو بنکوں کو ہوش آئی کہ ہمارا اپنا پیسہ تھا جو ضائع ہو گیا اور پھر انہوں نے مزید قرضے دینے بند کر دئے۔۔۔اس کا پھر یہی نتیجہ نکلا کہ پوری معیشت متاثر ہوگئی اور کیونکہ ملکوں کی معیشتوں کا ایک دوسرے پر انحصار ہے اس لئے پوری دُنیا اس لپیٹ میں آ گئی۔۔۔اپنی شخصی زندگی میں بھی اور ممالک کو بھی اپنی اپنی آمدنی کے اندر رہنا چاہئے۔قناعت پیدا کی جائے۔قرض کی دلدل سے بالکل بچ کر رہیں۔امیر ممالک غریب ممالک کی Natural Resources کو قبضہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔غریبوں کی ضرورت کا پورا خیال رکھیں۔'' (ہفت روزہ بدر قادیان 27.10.2011)

گذشتہ سال براعظم افریقہ کے بعض ممالک کی آزادی کی گولڈن جوبلی کی تقریبات منعقد ہوئیں۔اُن میں احمدیہ پین افریقین ایسوسی ایشن نے بھی حصہ لیا۔ایک تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی شامل ہوئے۔اس موقع پر حضور انور نے جہاں اہل افریقہ کی خدمت کے لیے جماعت احمدیہ کے نمایاں کردار کا ذکر کیا۔وہاں اُنہیں ترقی کے لیے اور ایک عالمی طاقت بننے کے لیے راہنمائی بھی فرمائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کے ایک ارشاد کے حوالہ سے فرما

یا: ’’تمام ممالک یاد رکھیں کہ ملک کے حکمران اس قوم کے خادم ہیں۔ جو بھی قوانین ہوں وہ غریبوں اور امیروں پر یکساں لاگو ہونے چاہئیں۔ اگر یہ اصول لاگو رہے تو ہمیشہ ملک ترقی کی راہ پر گامزن رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ ورنہ عالمی بڑی طاقتیں آپ کے قدرتی وسائل کو دھوکے اور فریب کے ذریعہ مختلف بہانوں سے اپنے قبضہ میں لے لیں گی۔ لیکن اگر غریب اقوام کے حکمران اپنے لوگوں کے حقوق ادا کریں اور عوام بھی اپنے ملک کے مفاد کے لئے کوشش کریں تو ملک ترقی کریں گے۔ اور اگر افریقہ کے تمام ممالک اس طرح کریں تو بلاشبہ افریقہ بہت تیزی سے ترقی کرے گا۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے کامل یقین ہے کہ اگر افریقہ کے تمام ممالک اور ان کے عوام متحدہ ہو جائیں اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کریں تو ایک دن افریقہ حقیقی معنوں میں عالمی طاقت کے طور پر ابھرے گا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 27 جنوری تا 2 فروری 2012)

خلفاء مسیح موعودؑ نے عالم اسلام کی بھلائی اور رہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً جو تحریکات کیں اور انہیں غربت، افلاس اور جہالت سے نکالنے کے لئے جو منصوبے بنائے اور جس طرح قدم قدم پر ان کی مدد کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا ان کا تفصیلی ذکر کرنا یہاں مقصود نہیں۔

1990 میں عراق کے کویت پر قبضہ سے خلیج فارس میں عالم عرب کے لئے جو مسائل پیدا ہوئے ان کا دائرہ نہ صرف عالم اسلام تک وسیع ہوا بلکہ اس میں امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس سمیت 28 ملکوں کے اتحادیوں نے جس تیزی اور جلد بازی کے ساتھ عراق کے خلاف خلیج میں ایک خطرناک اور مُسلم کش جنگ کی ابتدا کی وہ تاریخ کا ایک عظیم المیہ ہے۔ اس خوفناک جنگ کا سب سے تاریک اور افسوسناک پہلو سعودی عرب اور دیگر اسلامی حکومتوں کا کردار ہے جو اُس وقت مسلمانوں کی ایک ترقی پذیر طاقت کو ملیا میٹ کر دینے کے لئے مغربی اقوام کی سازش کا آلہ کار بن گئے تھے۔ چنانچہ اُس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے عراق، سعودی عرب اور دیگر اسلامی مملکتوں کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اپنے خطباتِ جمعہ میں صحیح مشورے دیئے اور اُن کی برقت راہنمائی فرمائی اور مسلمان سربراہوں کو ان ہدایات کا خلاصہ بھی بھجوایا گیا اور انہیں جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے جو اصول قرآن نے بیان فرمائے ہیں اُن کی طرف توجہ دلائی۔ حضورؒ کے یہ خطبات ہمیشہ سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔ کاش عالمِ اسلام اس سے فائدہ اٹھا کر اب بھی عقل و خرد سے کام لے۔

حضورؒ کے 24 اگست 1990 کے خطبے کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں فرمایا:

’’پس جن لوگوں کو یعنی جن قوموں کو آج عراق میں ایک خطرہ دکھائی دے رہا ہے میں اُن کو ہزار خطرے سارے عالم میں پھیلے ہوئے دکھا سکتا ہوں۔ اگر وہ واقعی امنِ عالم کے خواہاں ہیں تو جیسا کہ میں نے ان کو مشورہ دیا ہے وہ انصاف پر قائم ہو کر، اسلامی انصاف پر قائم ہو کر جو نہ مشرق جانتا ہے نہ مغرب، نہ شمال اور جنوب کی تقسیم سے واقف ہے بلکہ محض اللہ کو پیش نظر رکھ کر ایک نظریۂ انصاف پیش کرتا ہے اُس اسلامی انصاف پر قائم رہ کر اگر یہ اپنے تنازعات کو حل کرنے یا دُنیا کے تنازعات اور جھگڑوں کو حل کرنے کی کوشش کریں گے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ دُنیا کو امن نصیب ہو سکتا ہے لیکن محمد ﷺ کے دستِ شفقت سے یہ امن نصیب ہو سکتا ہے کیونکہ ایک ہی نبی ہے جس کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا ہے۔ پس جسے خدا نے سب دُنیا کی قوموں اور سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اس کے سامنے جب تک تم دستِ سوال نہیں بڑھاتے، جب تک اس سے فیض نہیں پاتے تم دُنیا کو امن نہیں عطا کر سکتے۔‘‘ (مسئلہ خلیج کا حل۔ حضرت امام جماعتِ احمدیہ کی نظر میں ص 77 شائع کردہ نظارت اشاعت قادیان)

انیسویں صدی کا آخر اور بیسویں صدی کا آغاز سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کے لئے طرح طرح کے مصائب لے کر آیا لیکن اس دور کا سب سے بڑا المیہ یہ تھا کہ عالم اسلام کی صحیح راہنمائی کرنے والا کوئی نہ تھا گویا ایک طرف دنیا پر احمدیت کا چاند طلوع ہوتے ہوئے ہدایت اور نور کی کرنیں بکھیر رہا تھا مگر دوسری طرف کروڑہا مسلمانوں کا ایک انبوہ کثیر تھا جو اس ہدایت اور نور کو ضلالت اور تاریکی قرار دے کر اس سے منہ پھیر رہا تھا۔ راہبر سے بے خبر تھا لیکن تلاش منزل کے لیے سرگرداں نظر آتا تھا۔ جذبات محبت و عقیدت بھی تھے۔ ملت اسلامیہ کا درد بھی موجود تھا۔ یہ وہ دور ہے جب خلافت ترکیہ اپنے آخری سانس لے رہی تھی اور خلافت کی اعلیٰ اقدار کا ذکر ہی کیا دنیوی معیار کے لحاظ سے بھی ہر پہلو سے روبہ انحطاط تھی۔ جنگِ عظیم اوّل کے بعد جو ترکی خلافت کا حشر ہوا اس کے بچاؤ کے لئے تمام مسلمانوں نے اور خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں نے بڑی جدوجہد کی اور ہنگامہ خیز کارروائیاں کیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے بھی اس سلسلہ میں مشورہ طلب کیا گیا۔ اس موقع پر آپؓ نے جو رہنمائی کی وہ اکثر قائدین کے خیالات کے برعکس ہونے کی وجہ سے قبول نہیں کی گئی۔

یہ قائدین جو تحریکِ خلافت چلا رہے تھے وہ ترکی کے سلطان کو عالم اسلام کے خلیفہ کی صورت میں پیش کر رہے تھے لیکن آپ نے جو رائے ظاہر کی تھی وہ یہ تھی کہ۔ ’’اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام عالمِ اسلام ترکوں کے مستقبل کی طرف افسوس اور شک کی نگاہوں سے دیکھ رہا ہے اور یہ درست ہے کہ ان کی حکومت کا مٹا دینا ان کے اختیارات کو محدود کر دینا ان کے دلوں کو سخت صدمہ پہنچائے گا لیکن اس کی یہ وجہ بیان کرنا کہ سلطان ترکی خلیفۃ المسلمین ہیں درست نہیں کیونکہ بہت سے لوگ ان کو خلیفۃ المسلمین نہیں مانتے مگر پھر بھی ان سے ہمدردی رکھتے ہیں‘‘

(بحوالہ مضمون ڈاکٹر مرزا سلطان احمد از الفضل انٹرنیشنل 22 تا 28 جنوری 2010 ص ۱۱، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 371 تا 381)

یہ وہ رائے تھی جو حقیقی خلیفۃ المسلمین کی رائے اور ایک حقیقی مصلح کی رائے تھی لیکن اکثریت نے اس کو قبول نہیں کیا۔ اور اس کی وجہ سے صحیح طرزِ عمل کو بروئے کار نہیں لایا جا سکا۔ بلکہ اس تحریک کی سمتیں ہی بدلنے لگیں اور بالآخر نتیجہ الٹ

نکلا۔نہ صرف یہ کہ ترکی نے اپنی سلطنت میں شامل تمام ممالک میں اپنا عمل دخل کھو دیا بلکہ عثمانی خلافت کا بھی خاتمہ ہو گیا۔جس سلطان وحیدالدین کو خلیفۃ المسلمین مانا جا رہا تھا اس کو معزول کیا گیا اس نے اپنی زندگی کے آخری ایام اٹلی میں اس حال میں گزارے کہ ان سے ملنے تک کوئی نہیں گیا اور ان کو بے یارو مددگار چھوڑ دیا گیا۔(ہفت روزہ بدر قادیان 9 فروری 2012)

خلافت وقت اور زمانہ کی اہم ضرورت ہے۔اس سے انکار ممکن نہیں۔آپ نے متعدّد بار خلافت کانفرنسوں کے بارہ میں پڑھا اور سنا ہوگا۔کئی خلیفہ بننے کے خواب دیکھتے دیکھتے گزر گئے۔لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا ان کی کوششوں کے نتیجہ میں کوئی خلیفہ بنا؟نہیں اور بنتا بھی کیسے! کیونکہ آیت استخلاف میں خدا تعالےٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔یہ کسی انسان یا حکومت کا کام نہیں ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے علماء کی متعدد کوششوں، بے حد زور لگانے اور منصوبہ بندیوں کے باوجود ان سے خلیفہ نہ بن سکا۔دوسری طرف خدا تعالیٰ نے چودہ سو سال پہلے ایمان لانے والوں اور اعمالِ صالحہ بجالانے والوں کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا جس کی حضور ﷺ نے بھی خلافت علیٰ منہاج النبوت کے الفاظ میں خوشخبری دی تھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پوری ہوئی۔

اے زمین کے کناروں تک پھیلے ہوئے احمدیو! ہم پر اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافت جیسی عظیم نعمت سے نوازا جو نہ صرف ہماری بلکہ ساری دنیا کی راہنمائی کے لئے ہمہ وقت مصروف ہے۔۔اس لئے خلافت کی قدر کرنا اور اس کی مضبوطی کے لئے کوشاں رہنا ہماری اوّلین ذمہ داری ہے۔

پہلے مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کی قائم کردہ خلافت کی ناقدری کی اس لئے وہ خلافت کی برکات سے محروم ہو گئے۔اب یہ ہمارا اور ہماری نسلوں کا کام ہے کہ وہ اس غفلت اور کوتاہی کا ازالہ کریں اور خلافتِ احمدیہ کو ایسی مضبوطی سے قائم رکھیں کہ قیامت تک کوئی دشمن اس میں رخنہ اندازی کی جرأت نہ کر سکے اور یہ اسی طرح ممکن ہے کہ ہم ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں اور اُس کے مطیع اور فرمانبردار بنے رہیں اور ہمارا ہر عمل خلیفہ وقت کی راہنمائی کے تحت ہو۔

اِس وقت دنیا طرح طرح کی مشکلات اور مصائب میں گھری ہوئی ہے اور یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ دنیا کے مسائل خواہ وہ اقتصادی ہوں یا سیاسی، ان کے حل کے لئے خدا سے راہنمائی حاصل کرنے والی خلافت یعنی خلافتِ احمدیہ کی آواز پر اہلِ دنیا کو کان دھرنا ہوں گے۔تب ہی وہ ان تمام بلاؤں سے محفوظ رہ سکیں گے۔اللہ کرے کہ خلافت احمدیہ ہمیشہ قائم و دائم رہے۔اور نہ صرف ہم بلکہ ساری دنیا خلافت احمدیہ سے مستفیض ہوتی رہے۔آمین

پیارے آقا کے نام

پنکھ ہوں گر مرے اُڑ کے پہنچوں وہاں
جس نگر جا کے ٹھہرا مِرا یار ہو

بلبلوں کی طرح نغمے گاتا ہوا
جا میں پہنچوں جہاں گُل کی مہکار ہو

ہے مِری جان اب تو تمنا یہی
میرے جیون میں ہر سو ترا پیار ہو

تیری خوشبو سے مہکے مِری زندگی
تیرے ابر کرم کی ہی بھر مار ہو

تیرے در سے ہمیشہ خزانے ملیں
یوں ہی لطف وکرم تیرا ہر بار ہو

دھوپ غم کی مجھے گر ستانے لگے
مجھ پہ سایہ فگن تیری دیوار ہو

اُس کے فضلوں کی بارش ہی ہوتی رہے
یوں ہی صبح و مسا تیرا دیدار ہو

فخر سے ماروں ٹھوکر زمانے کو میں
کوچہ تیرا اگر میرا گھر بار ہو

رقص کیوں نہ کریں پھر بہاریں وہاں
میرے آقا جہاں تیرا دربار ہو

تیرے پہلو میں اسحٰق بیٹھا رہے
حُسن تیرا ہو اور یہ پرستار ہو

(محمد اسحٰق Mannheim)

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اہل وعیال کے لئے بہتر ہے

بیوی سے ظلم کا سلوک، بہت بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی

جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو

تقریر مکرم مولانا محمد اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ۔ برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ جرمنی 2013ء

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:22)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نبی کریم ﷺ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری عطا فرمائی کہ تین سو سال نہیں گزریں گے کہ یہ جماعت ساری دنیا پر غالب آ جائے گی۔ انشاء اللہ۔ 10 مئی 2013ء کو آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سُنا ہوگا۔ جس میں حضور اقدس نے فرمایا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو تمام دنیا تک پہنچانا خدا تعالیٰ نے آج حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ مقدر فرمایا ہے اور ہماری ذمہ داریاں وہی ہیں جو قرآن نے ہمیں بتائی ہیں کہ تقویٰ پر قدم مارو۔ اپنے نفسوں کے جائزے لو اور اصلاح کرو۔ اس مشن کو جو حضرت مسیح موعودؑ کے سپرد کیا گیا ہے پورا کرو۔ اس مشن کو پورا کرنے کے لئے حضور انور نے فرمایا جن باتوں کی ضرورت ہے ان میں تبلیغ کرنا، اپنے اخلاق کو اعلیٰ سطح پر لے جانا اور دعاؤں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے مدد چاہنا ہے۔ فرمایا تبلیغ کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر احمدی اپنے اعمال کی طرف نگاہ رکھے۔ نیک اعمال بجالائے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری میں اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ نرمی سے کام لو اور اس سلسلے کی سچائی کو اپنی پاک باطنی اور نیک چلنی سے ثابت کرو۔ حضور انور نے فرمایا کہ سلسلے کی سچائی اس وقت ثابت ہوگی جب ہمارے اندر و باہر ایک ہو جائیں گے۔ فرمایا اللہ یہ معیار حاصل کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے تا کہ احمدیت کے غلبے کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں۔

آج جس موضوع پر بات کرنا چاہتا ہوں وہ بھی ایک نمونہ بننے والی بات ہے۔ اگر ہمارے گھروں میں امن نہیں تو ہم دنیا کے سامنے نمونہ پیش نہیں کر سکتے۔ آج جماعت احمدیہ دنیا کو امن کی طرف بلا رہی ہے۔ اگر ہمارے گھر میں امن نہیں اگر ہماری بیوی اور بچے امن میں نہیں ہیں تو ہم کس طرح دوسروں کو ان کی طرف بلا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہمارے لئے نمونہ بنایا ہے۔ زندگی کیسے گزارنی ہے۔ گھروں میں امن کیسے لانا ہے۔ بیوی بچوں کے ساتھ کیسے رہنا ہے یہ سب کچھ ہمیں رسول کریم ﷺ کی زندگی میں آپؐ کے نمونہ سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے۔ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (الحج:79) نبی کریم ﷺ نے مسلمان کی تعریف یہ فرمائی کہ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ (بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون) کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

حضرت عائشہؓ آپؐ کی زوجہ محترمہ سے کسی نے پوچھا رسول کریم ﷺ گھر میں کیسے تھے۔ کیسے رہا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا آپؐ آدمیوں میں سے ایک آدمی تھے۔ اپنے کپڑوں کی دیکھ بھال خود کر لیتے تھے۔ بکری کا دودھ خود دوہتے تھے۔ اپنی ضرورتیں خود پوری فرما لیتے تھے۔

(شمائل ترمذی۔ فتح الباری جلد 10 صفحہ 461)

جب گھر میں آتے تھے سب سے زیادہ نرم خو ہوتے تھے۔ سب سے زیادہ مسکرانے والے تھے۔

(مسلم ۔ المواہب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 293)

بعض لوگ گھر سے باہر بڑے مسکرانے والے، محفلیں سجانے والے اور ہر دلعزیز ہوتے ہیں لیکن جب گھر آتے ہیں تو سختی سے پیش آتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبیؐ کا نمونہ دیکھیں۔ فرمایا۔ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ (ترمذی۔ ابواب المناقب)

کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو گھر والوں کے لئے بہتر ہے۔ باہر بھی مسکراہٹیں بکھیرو لیکن گھروں میں بھی امن قائم کرو۔ اپنی بیوی اور بچوں سے بھی محبت اور نرمی سے پیش آؤ۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا۔ عاشروھن بالمعروف کہ اپنی بیویوں سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔

(النساء: 20)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا مرد اپنے اہل کا راعی ہے۔ نگران ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (صحیح بخاری کتاب النکاح)

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔ (ترمذی کتاب النکاح)

حضرت عائشہؓ کی گھریلو زندگی میں شہادت یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے اور سب سے زیادہ کریم، عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے۔ آپؐ نے کبھی تیوری نہیں چڑھائی ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت ﷺ نے کبھی اپنی کسی بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا نہ کبھی کسی خادم کو مارا۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ)

گھر کے علاوہ جب کبھی سفر پر جاتے تو جو بیوی بھی ہمراہ ہوتی رسول کریم ﷺ اس کے آرام اور دلداری کا خیال رکھتے۔ روایات میں حضرت عائشہؓ کا ہار ایک سے زیادہ مرتبہ گم ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ ایک ایسے موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے کمال شفقت سے حضرت عائشہؓ کے ہار کی تلاش میں کچھ لوگ بھجوائے۔

اسلامی لشکر کو اس جگہ پڑاؤ کرنا پڑا جہاں پینے کے لئے پانی میسر تھا نہ وضو کے لئے۔ ایسی صورت میں حضرت عائشہؓ کے والد حضرت ابوبکرؓ ان سے ناراض ہوئے اور سختی سے فرمانے لگے عائشہؓ تم ہر سفر میں ہی مصیبت اور تکلیف کے سامان پیدا کرتی ہو۔ (سیرۃ الحلبیۃ جلد 2 صفحہ 307) مگر آنحضرت ﷺ نے کبھی ایسے موقع پر حضرت عائشہؓ کو جھڑکا تک نہیں۔

یہ ہے وہ نمونہ جو ہمیں اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آنحضرت ﷺ کی یہ محبتیں تھیں کہ جس کے نتیجہ میں آپؐ کی تمام بیویاں آپؐ پر جان چھڑکتی تھیں۔ وفات سے قبل رسول کریم ﷺ نے اپنی بیویوں سے فرمایا: تم میں سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی سب سے پہلے دوسرے جہان میں مجھے ملے گی۔ تو بیویوں کی محبت کا یہ عالم تھا کہ باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے کہ وہ کون خوش نصیب بیوی ہے جو اس دار فانی سے کوچ کر کے اس دائمی گھر میں اپنے آقا کے قدموں میں سب سے پہلے پہنچتی ہے۔ بیویوں کی آپؐ سے اس درجہ محبت اور عشق آپؐ کے حسن و احسان پر دلیل ہے۔

بعض اوقات کاموں کی سلسلہ میں انسان اتنا مصروف ہوتا ہے کہ اپنے بیوی بچوں کے لئے وقت ہی نہیں ملتا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: آدم کے بیٹے کی ملکیت میں اگر دولت و مال سے بھرے ہوئے دو میدان ہوں تو وہ تیسرے کی حرص کرے گا۔ اس کے حرص کے منہ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے۔

(مسند احمد جلد 6 صفحہ 55)

دولت بھی کمائیں لیکن اپنی بیوی اور بچوں کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھ ایک دفعہ آپؐ نے دوڑ کا مقابلہ کیا۔ حضرت عائشہ) ان دنوں دبلی تھیں اس لئے دوڑ میں آگے نکل گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد رسول کریم ﷺ نے دوبارہ آپؓ سے دوڑ کا مقابلہ کیا اور اس مرتبہ آپؐ دوڑ میں آگے نکل گئے اور فرمایا عائشہؓ۔ یہ اس کا بدلہ ہے جب آپؓ مجھ سے آگے نکل گئی تھیں۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد)

رسول کریم ﷺ نے ہمیشہ عورتوں سے حسن سلوک کرنے کی وصیت فرمائی اور ان کے ساتھ احسان اور مروت سے پیش آنے کی تلقین فرمائی۔

یہ جو باتیں رسول کریم ﷺ نے پیش فرمائیں یہی باتیں ہمارے پیارے خلفاء ہم سے چاہتے ہیں کہ ایسی زندگی ہمارے گھروں میں ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سید فضیلت علی شاہ صاحبؓ کے نام ایک خط تحریر فرمایا: جس میں آپ نے انہیں عورت سے حسن معاشرت کی تلقین فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں:

''اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں سے تم ایسے معاشرت کرو جس میں کوئی خلاف معروفہ کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو۔ بلکہ اُن کو اس مسافر خانہ میں اپنا دلی رفیق سمجھو اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو بیوی سے نیکی سے پیش آئے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید کی ہے کہ میں اس خط میں نہیں لکھ سکتا۔

عزیز من! انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اُس کے حوالہ کر دیا۔ اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہئے اور ہر ایک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمان داری بجالاتا ہوں۔ اور مَیں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے۔ مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے۔

خونخوار انسان نہیں بننا چاہئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہئے اور اُن کو دین سکھانا چاہئے۔ درحقیقت میرا یہ عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔ میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرّہ درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے۔ شاید معصیت ہوگی کہ مجھ سے ایسا ہوا۔ تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ امر خلافِ مرضی حق تعالیٰ ہے تو مجھے معاف فرمادیں اور میں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ سو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی ایسا ہی کریں گے۔ سید و مولا رسول اللہ صلعم (ﷺ) کس قدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے۔ زیادہ کیا لکھوں۔''
(الحکم جلد 13 مورخہ 17/اپریل 1905ء صفحہ 4۔ بحوالہ مطہر عائلی زندگی۔ ناشر لجنہ اماء اللہ لاہور صفحہ 198)

حضرت اقدس مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کے بارے میں فرماتے ہیں۔'' فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں اور فرمایا: ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے اور درحقیقت یہ ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔

فرمایا: درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔..... سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ اُن کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بدخدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔''

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 75 حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ فرماتے ہیں: ایک لڑکے کی نسبت میں نے سنا کہ وہ اپنی بیوی سے بداخلاقی سے پیش آتا ہے۔ میرے سسرال کا گھر ہمارے شہر میں ہمارے گھر سے دور تھا۔ بیوی تو میرے گھر ہی ہوتی تھی مگر میں اکثر اپنے سسرال میں جایا کرتا تھا۔ راستہ میں وہ لڑکا مجھے مل گیا۔ میں نے اسے کہا میں نے ایک نسخہ لکھا ہے۔ وہ میں تم کو بتانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (النساء:20) اس کے دل پر ہماری اس نصیحت کا بجلی کی طرح سے اثر ہوا۔ میں تاڑ گیا کہ اس پر خوب اثر ہوا ہے۔ مجھے کہنے لگا مجھے ایک کام ہے۔ اجازت دیجئے۔ وہاں سے سیدھا بی بی کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ دیکھ! تجھے معلوم ہے کہ میں تیرا کیسا دشمن ہوں۔ اس نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے۔ اس لڑکے نے کہا کہ میں آج نورالدین کی نصیحت کو آزمانے کے لئے تیرے ساتھ سچی محبت کرتا ہوں۔ (خطبات نور صفحہ 531)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں یہ ارشاد فرمایا کہ اگر احباب جماعت اپنی عورتوں سے حسن سلوک کریں تو یہ میرے لئے حقیقی خوشی کا پیغام ہوگا۔ آپ نے احباب جماعت کو ناصحانہ انداز میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

'' آج ایک اور نصیحت کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنی بیویوں سے حسن سلوک کیا کرو۔ ایسی بیویاں جو خاوندوں کے ظلموں تلے زندگی بسر کرتی ہیں وہ بے بس اور بے اختیار ہوتی ہیں اور ان کی زندگیاں بڑی کرب کی حالت میں بسر ہوتی ہیں۔ خاوند بدخلق ہو، چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا تو درکنار بدزبانی سے کام لے۔ تنگیاں دے، طعنے دے اور اس غریب کے ماں باپ کو بھی تکلیف دے۔ آزار دے، پُرآزار باتیں کر کے اس کے دل کو چھلنی کر دے۔ ایسا خاوند اپنی بیوی کے لئے مسلسل عذاب کا موجب بنا رہتا ہے اور وہ مجبور و بے اختیار کچھ نہیں کر سکتی۔

اگر کوئی سچا احمدی ہے، میری بات سن رہا ہے اور میری بات کا اس کے دل پر اثر ہو سکتا ہے تو اس عید کے وقت میں اسے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی زندگی میں ایک انقلاب برپا کرے۔ پھر اسے سچی عید نصیب ہوگی۔ ایک مظلوم لڑکی جو کسی کی بیٹی ہے۔ کسی کے ناز کی پالی ہوئی بیٹی ہے۔ کسی اور کے گھر میں جا کر اس کے رحم و کرم پر آجائے۔ اور اسے ظلم کا نشانہ بنایا جائے۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ کوئی معمولی گناہ نہیں ہے۔ ایسا شخص اگر باز نہیں آئے گا تو اسے عذاب الیم کی خوشخبری دیتا ہوں.....

مجھے جماعت کی طرف سے یہ تسکین ملے یہ خوشی کی خبر نصیب ہو کہ ہمارے مرد ہمارے عورتوں کے لئے نرم گوشے اختیار کر چکے ہیں۔ اپنے گھروں کو جنت بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہوں۔ ان کی غلطیوں سے عفو اور درگذر کرنے والے ہیں۔ ان کو سچے شکر کی پیار اور محبت سے تلقین کرنے والے ہیں۔''

(خطبہ فرمودہ 15/اپریل 1992ء۔ بحوالہ مصباح مارچ 1993ء)

آپ نے ایک موقع پر فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ بیوی سے ظلم کا سلوک، بہت بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے۔ عام گناہ کبیرہ جتنے بھی ہیں اُن کا اکثر اثر انسان کی ذات پر پڑتا ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا گناہ ہے جو معاشرہ کو تباہ کر دیتا ہے۔ (مطہر عائلی زندگی۔ ناشر لجنہ اماء اللہ لاہور صفحہ 197)

اسی طرح ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا: مجھے جماعت کی طرف سے یہ تسکین

ملے، یہ خوشی کی خبر نصیب ہو کہ ہمارے مرد، ہماری عورتوں کے لئے نرم گوشے اختیار کر چکے ہیں۔ اپنے گھروں کو جنت بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ ان کی غلطیوں سے عفوودرگذر کرنے والے ہیں اُن کو سچے شکر کی محبت سے تلقین کرنے والے ہیں۔ (خطبہ جمعہ 15/اپریل 1992ء)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: پس ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے، اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم قرآنی تعلیم سے ہٹے ہوئے تو نہیں ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے لاشعوری طور پر دور تو نہیں چلے گئے؟ اپنی اَناؤں کے جال میں تو نہیں پھنسے ہوئے؟ اس بات کا جائزہ لڑکے کو بھی لینا ہوگا اور لڑکی کو بھی لینا ہوگا، مرد کو بھی لینا ہوگا، عورت کو بھی لینا ہوگا۔ دونوں کے سسرال والوں کو بھی لینا ہوگا کیونکہ شکایت کبھی لڑکے کی طرف سے آتی ہے، کبھی لڑکی کی طرف سے آتی ہے، کبھی لڑکے والے زیادتی کر رہے ہوتے ہیں، کبھی لڑکی والے زیادتی کر رہے ہوتے ہیں اکثر زیادتی لڑکے والوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ فرمایا: ہمارے مقاصد کتنے عظیم ہیں اور ہم ذاتی اناؤں کو مسائل کا پہاڑ سمجھ کر کن چھوٹے چھوٹے لغو مسائل میں الجھ کر اپنے گھر کی چھوٹی سی جنت کو جہنم بنا کر جماعتی ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے کی بجائے منفی کردار ادا کر رہے ہیں۔ (خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 564)

اپنے گھروں کو جنت بنانے کے لئے ہمیں کثرت سے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تا کہ میاں بیوی کا وہ رشتہ جو خدا تعالیٰ نے سکون کا باعث بنایا ہے باہمی رنجشوں کی وجہ سے خراب نہ ہو اور میاں بیوی میں ایسا حسن سلوک دیکھنے میں ملے کہ ہمارا معاشرہ بھی جنت نظیر بن جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔ اول: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت اور جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔ دوم: پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔ سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 309)

خدا تعالیٰ نے ہمیں بہت پیاری دعا سکھلائی ہے۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا O (الفرقان:75) ''اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔'' اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ دعا کثرت سے پڑھنے اور اس کے لئے عملی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اچھا نہیں لگتا

طبیعت کو خوشامد کا ہُنر اچھا نہیں لگتا
منافع بخش سودا ہے مگر اچھا نہیں لگتا

جو ہجرت کی تو اپنا دِل پرانے گھر میں چھوڑ آئے
سو اب اچھے سے اچھا بھی ہو گھر اچھا نہیں لگتا

مجھے اپنی نگاہوں ، زور بازو پر بھروسہ ہے
مگر پھر بھی اندھیروں کا سفر اچھا نہیں لگتا

پَھلوں پُھولوں کی خوشبو سے اگرچہ ہو لدا ، لیکن
پرندوں سے جو ہو خالی شجر اچھا نہیں لگتا

ہمیں تو صبر کی تعلیم ہے ، تلقین ہے ، ورنہ
یقیں جانو ہمیں خوف و خطر اچھا نہیں لگتا

یہ بہتر ہے کہ اپنے آشیانے میں رہوں بیٹھا
اُڑوں میں مانگ کر اوروں کے پر اچھا نہیں لگتا

فسادوں کے لیے مُلّاں کو سر درکار ہیں لیکن
اُسے وقت شہادت اپنا سر اچھا نہیں لگتا

مرا مُرشد ہی جس کا منزل و محور نہ ہو قدسی
مجھے ایسے خیالوں کا سفر اچھا نہیں لگتا

(عبدالکریم قدسی)

گزشتہ سے پیوستہ

دن بدن ان ممالک میں ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے قدرتی طور پر ایک جوش پیدا ہو رہا ہے

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

اب خدا تعالیٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب۔ قائد اشاعت مجلس انصاراللہ جرمنی

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلّل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں اُن لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کے شکار ہو جائیں گے۔

درحقیقت آج تک مغربی ملکوں کی مناسبت دینی سچائیوں کے ساتھ بہت کم رہی ہے گویا خدائے تعالیٰ نے دین کی عقل تمام ایشیا کو دے دی اور دنیا کی عقل تمام یورپ اور امریکہ کو۔ نبیوں کا سلسلہ بھی اوّل سے آخر تک ایشیا کے ہی حصہ میں رہا اور ولایت کے کمالات بھی انہیں لوگوں کو ملے۔ اب خدا تعالیٰ ان لوگوں پر نظر رحمت ڈالنا چاہتا ہے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 377)

اللہ تعالیٰ کی ذات ہی اس لائق ہے کہ وہ انسان کو اُس کے مناسب حال رہنمائی مہیا کرے اور اُس کی تمام تر ضروریات کی متکفل ہو۔ وہی بہتر جانتا ہے کہ انسان کے لئے کیا بہتر اور مناسب ہے۔ وہ غنی ہے اور اس بات سے مستغنی کہ اس کے ارادہ اور منشاء کے آگے بند باندھا جائے اور اُس کے جاری فیصلوں میں مداخلت کر کے انہیں تبدیل کیا جا سکے۔ وہ جب جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جب کچھ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اُسے روک نہیں سکتی۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ (البقرۃ: 21) ''یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔'' اُسی قادر و توانا اور علیم و خبیر خدا نے اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ:

''میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں تمہیں ایک بڑا گروہ اسلام کا دوں گا۔ ایک گروہ تو اُن میں سے پہلے مسلمانوں میں سے ہوگا اور دوسرا گروہ اُن لوگوں میں سے ہوگا جو دوسری قوموں میں سے ہوں گے یعنی ہندوؤں میں سے یا یورپ کے عیسائیوں میں سے یا امریکہ کے عیسائیوں میں سے یا کسی اور قوم میں سے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 105)

قرآن شریف نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب مغربی ممالک روحانی طور پر نہایت تاریکی میں ہونگے اور اُن کی علمی و عملی حالت نہایت خراب ہوگی اور وہ روحانی پانی اور روحانی روشنی سے محروم ہونگے تب مسیح موعود اُن کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے گا اور انہیں تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے گا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سورۃ الکہف میں بیان اس پیشگوئی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

فَاَتۡبَعَ سَبَبًا. حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغۡرِبَ الشَّمۡسِ وَجَدَهَا تَغۡرُبُ فِیۡ عَیۡنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنۡدَهَا قَوۡمًا قُلۡنَا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ اِمَّاۤ اَنۡ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنۡ تَتَّخِذَ فِیۡهِمۡ حُسۡنًا. قَالَ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ فَسَوۡفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّکۡرًا. وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ نِ الۡحُسۡنٰی وَسَنَقُوۡلُ لَهٗ مِنۡ اَمۡرِنَا یُسۡرًا (الکھف: 86-89)

یعنی جب ذوالقرنین کو جو مسیح موعود ہے ہر ایک طرح کے سامان دیئے جائیں گے۔ پس وہ ایک سامان کے پیچھے پڑے گا۔ یعنی وہ مغربی ممالک کی اصلاح کے

لئے کمر باندھے گا اور وہ دیکھے گا کہ آفتاب صداقت اور حقانیت ایک کیچڑ کے چشمہ میں غروب ہوگیا اور اس غلیظ چشمہ اور تاریکی کے پاس ایک قوم کو پائے گا جو مغربی قوم کہلائے گی یعنی مغربی ممالک میں عیسائیت کے مذہب والوں کو نہایت تاریکی میں مشاہدہ کرے گا۔ نہ اُن کے مقابل پر آفتاب ہوگا جس سے وہ روشنی پاسکیں اور نہ اُن کے پاس پانی صاف ہوگا جس کو وہ پیویں یعنی ان کی علمی وعملی حالت نہایت خراب ہوگی اور وہ روحانی روشنی اور روحانی پانی سے بے نصیب ہوں گے۔ تب ہم ذوالقرنین یعنی مسیح موعود کو کہیں گے کہ تیرے اختیار میں ہے چاہے تو اِن کو عذاب دے یعنی عذاب نازل ہونے کے لئے بددُعا کرے (جیسا کہ احادیث صحیحہ میں مروی ہے) یا اُن کے ساتھ حسن سلوک کا شیوہ اختیار کرے تب ذوالقرنین یعنی مسیح موعود جواب دے گا کہ ہم اُسی کو سزا دلانا چاہتے ہیں جو ظالم ہو۔ وہ دنیا میں بھی ہماری بددعا سے سزایاب ہوگا اور پھر آخرت میں سخت عذاب دیکھے گا۔ لیکن جو شخص سچائی سے منہ نہیں پھیرے گا اور نیک عمل کرے گا اس کو نیک بدلہ دیا جائے گا اور اس کو انہیں کاموں کی بجا آوری کا حکم ہوگا جو سہل ہیں اور آسانی سے ہوسکتے ہیں۔ غرض یہ مسیح موعود کے حق میں پیشگوئی ہے کہ وہ ایسے وقت میں آئے گا جبکہ مغربی ممالک کے لوگ نہایت تاریکی میں پڑے ہوں گے اور آفتابِ صداقت اُن کے سامنے سے بالکل ڈوب جائے گا اور ایک گندے اور بدبودار چشمہ میں ڈوبے گا یعنی بجائے سچائی کے بدبودار عقائد اور اعمال اُن میں پھیلے ہوئے ہوں گے۔ اور وہی ان کا پانی ہوگا جس کو وہ پیتے ہوں گے۔ اور روشنی کا نام ونشان نہیں ہوگا تاریکی میں پڑے ہوں گے اور ظاہر ہے کہ یہی حالت عیسائی مذہب کی آج ہے۔"

(براہین احمد یہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 120-121)

اللہ تعالیٰ کے بھی عجائب کام ہیں اُس کے ہر کام کے پیچھے بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں جن کی حقیقت کو جاننا ایک عام آدمی کے بس کی بات نہیں۔ جب وہ اپنے مامورین کو انسانوں کے اصلاح کے بھیجتا ہے تو تائیدات الٰہی کی ایسی ہوائیں اُن کے لئے چلا دیتا ہے جو اُن کے پیغام کو منشائے الٰہی کے عین مطابق دور ونزدیک پھیلا دیتی ہیں۔ دلوں کے معاملے چونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اس لئے مخالفین کی رکاوٹیں اور ان کی مخالفتیں کچھ اثر نہیں دکھاتیں اور الٰہی سلسلوں میں بڑی سرعت کے ساتھ تعجب انگیز تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دن بدن ان ممالک میں ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لئے قدرتی طور پر ایک جوش پیدا ہو رہا ہے اور تعجب ہے کہ وہ خود بخود ہمارے سلسلہ سے مطلع ہوتے جاتے ہیں اور خدائے کریم ورحیم وحکیم ان کے دلوں میں ایک اُنس اور محبت اور حسن ظن پیدا کرتا جاتا ہے اور صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے طیاری کر رہے ہیں اور وہ اس سلسلہ کو بڑی عظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جیسا کہ ایک سخت پیاسا یا سخت بھوکا جو شدت بھوک اور پیاس سے مرنے پر ہو اور یکدفعہ اُس کو پانی اور کھانا مل جائے۔ اسی طرح وہ اس سلسلہ کے ظہور سے خوشی ظاہر کرتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 107)

خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ وہ جسے چاہتا ہے نمایاں اور ممتاز کر کے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ (الحج: 15) "یقیناً اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔" اور جس کو چاہتا ہے ذلیل وخوار کر دیتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (الحج: 19) "یقیناً اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔"

جس کو چاہے تختِ شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرادے کرکے خوار

دلوں کا حال اور نیتوں کو جاننے والی صرف ایک ہی ہستی ہے وہی بہتر جانتا ہے کہ کون عزت کے لائق اور اس قابل ہے کہ اُسے مقربین میں شمار کیا جائے۔ چنانچہ جب خدا تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ نے چاہا اُس نے ایک ایسے شخص کو اپنے دین کے احیاء اور خدمت واشاعت کے لئے چن لیا جو دنیا کی نظروں سے اوجھل ایک ایسی بستی کا باسی تھا جسے کوئی نہ جانتا تھا۔ خدا تعالیٰ جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دل کا رازدان تھا اُس نے آپ کو اپنے دین کی آبیاری اور اپنے نام کی سرفرازی کے لئے منتخب کرلیا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر اس عاجز کی فریادیں ربّ العرش تک پہنچ گئی ہیں تو وہ زمانہ کچھ دور نہیں جو نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اس زمانہ کے اندھوں پر ظاہر ہو اور الٰہی طاقتیں اپنے عجائبات دکھلاویں۔" (مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ 5۔ مکتوب نمبر 5)

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا دل عطا کیا تھا جو اسلام کی ناگفتہ بہ حالت کو دیکھ کر تڑپتا اور بیقرار ہوتا تھا چنانچہ آپ نے خدا تعالیٰ کے بھروسے اور اُسی کی تائید ونصرت کے سہارے دینِ احمد کے احیائے نو کے لئے اپنے تن من دھن کی بازی لگا کر اُس کی آبیاری کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور دین اسلام کی ترویج واشاعت کے لئے عاشقانہ روح کے ساتھ دن رات ایک کر دیا۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’میں جانتا ہوں کہ اگرچہ میں اکیلا ہوں مگر پھر بھی میں اکیلا نہیں۔ وہ مولیٰ کریم میرے ساتھ ہے اور کوئی اس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں۔ اسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ روح ملی ہے کہ دکھ اٹھا کر بھی اس کے دین کے لئے خدمت بجالاؤں اور اسلامی مہمات کو بشوق وصدق تمام تر انجام دوں..... چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اسی خدمت میں صرف ہو اور درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5صفحہ 35)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں جس انقلاب عظیم کی بنیاد قادیان کی مقدس سرزمین رکھی گئی ہے اُس کی شاخیں چار دانگ عالم میں پھیل چکی ہیں اپنے تو اپنے غیر بھی برملا اعتراف حق کرنے پر مجبور ہیں کہ قادیان سے برپا ہونے والا انقلاب ہی دنیا کے امن کی ضمانت ہے۔ ایک زمانہ پہلے مسٹر فریڈرک، ایک جرمن سیاح نے قادیان کی سیاحت کی، انہوں نے قادیان کے پاک ماحول کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور اس بات کا برملا اظہار کیا کہ جن مقامات کو وہ دوبارہ دیکھنا چاہتے ہیں اُن میں قادیان کا پہلا نمبر ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

’’قادیان، دہلی اور آگرہ کی طرح شاندار عمارات کا مجموعہ نہیں۔ لیکن ایک ایسی جگہ ہے جس کے روحانی خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یہاں پر جو دن گزارا جائے انسان کی روحانیت میں اضافہ کرتا ہے..... مَیں نے ایشیا میں ایک لمبا سفر کیا ہے اور بہت مقامات دیکھے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں دوبارہ دیکھنے کو دل چاہتا ہے اور ایسے مقامات میں قادیان کا نمبر سب سے اوّل ہے۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز مئی1932ء بحوالہ سلسلہ احمدیہ صفحہ 340)

یورپ جو صدیوں سے روحانی انحطاط کا شکار تھا اب دور آخر میں مسیح محمدی کے خلفائے برحق کی توجہ خاص سے اُس کی روحانی پیاس بجھانے کا کام بڑی تیزی اور سرعت سے جاری ہے۔ یورپ کی تقدیر کو بدلنے کی ابتداء اُس وقت ہوئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پہلے مبلغ اسلام حضرت چوہدری فتح محمد سیال رضی اللہ عنہ 25/جولائی 1913ء کو عازم لندن ہوئے۔

امریکہ میں پہلے مبلغ اسلام حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ 15/فروری 1920ء کو فلاڈلفیا کی بندرگاہ پر اترے تو حکام کی جانب سے آپ کو ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی اور فیصلہ کیا کہ آپ جس جہاز میں آئے ہیں اسی میں واپس چلے جائیں۔ حضرت مفتی صاحب نے اس فیصلہ کے خلاف محکمہ آبادکاری (واشنگٹن) میں اپیل کی۔ اپیل کے فیصلہ تک آپ کو سمندر کے کنارے ایک مکان میں بند کر دیا گیا۔ جس سے باہر نکلنے کی ممانعت تھی مگر چھت پر ٹہل سکتے تھے۔ اس کا دروازہ دن میں صرف دو مرتبہ کھلتا تھا جب کھانا کھلایا جاتا تھا۔

اس مکان میں کچھ یورپین بھی نظر بند تھے جو عموماً نوجوان تھے اور پاسپورٹ نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت تک کے لئے یہاں نظر بند کر دیئے گئے تھے جب تک حکام کی طرف سے ان کے متعلق کوئی فیصلہ ہو۔ یہ لوگ حضرت مفتی صاحب کا بڑا ادب کرتے تھے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ ان کے لئے نماز پڑھنے کی جگہ بھی انہوں نے بنادی تھی اور برابر خدمت کرتے رہتے تھے۔ حضرت مفتی صاحبؓ نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر ان نوجوانوں ہی کو تبلیغ کرنا شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دو ماہ کے اندر پندرہ آدمی اسی مکان میں مسلمان ہوئے۔

ادھر آپ کی شہرت کا غیبی سامان یہ ہوا کہ امریکن پریس نے آپ کی آمد اور ملک میں داخلے کی ممانعت کا بہت چرچا کیا اور بعض مشہور ملکی اخبارات مثلاً ’’فلاڈلفیا ریکارڈ۔ پبلک ریکارڈ۔ نارتھ امریکن بلیٹن۔ ایوننگ بلیٹن۔ پبلک لیجر اور دی پریس‘‘ نے نہ صرف آپ کی آمد کے بارے میں خبر دی بلکہ جماعت احمدیہ کے حالات بھی شائع کئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مفتی صاحب کو قید کئے جانے کا علم ہوا تو آپ نے امریکی حکومت کے اس رویہ پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

’’امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے ہم امریکہ کے اردگرد علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔‘‘

آخر شروع مئی 1920ء میں امریکی حکومت کی طرف سے حضرت مفتی صاحبؓ سے پابندی اٹھالی گئی۔ حضرت مفتی صاحبؓ نے نیویارک میں داخل ہو کر ایک مکان کا حصہ لیکچروں اور دفتر کے لئے کرایہ پر لے کر تبلیغ اسلام کا کام

شروع کر دیا اور سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہونے لگیں۔

(ملخص از تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ250-251-ایڈیشن2007ء)

یورپ کا دوسرا خوش نصیب ملک جرمنی تھا جسے مبلغ اسلام کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ 1920ء میں پہلے مبلغ اسلام محترم مولوی مبارک علی صاحب لندن سے برلن تشریف لائے اور 26/نومبر 1923ء کو دوسرے مبلغ اسلام محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے قادیان سے روانہ ہوکر 18/دسمبر 1923ء کو برلن پہنچے۔

جرمنی میں سب سے پہلے پروفیسر فرنیزی ایل ایل۔ڈی اور ڈاکٹر اوسکا جیسے قابل مصنفوں کو احمدیت کی طرف توجہ ہوئی اور ان کے دیکھا دیکھی برلن کے کالجوں کے پروفیسر اور طلباء میں بھی تحقیق سلسلہ کی جستجو پیدا ہوگئی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارادہ یہاں شاندار اسلامی مرکز قائم کرنے کا تھا اور اسی لئے مسجد برلن کی تحریک بھی آپ نے فرمائی مگر جرمنی کے حالات یکا یک بدل گئے۔

کاغذی روپیہ عملی طور پر منسوخ کر دیا گیا اور سونے کا سکہ جاری کیا گیا۔ جس کی وجہ سے قیمتوں میں دو تین سو گنا اضافہ ہوگیا۔مسجد برلن کی تعمیر کے لئے جس کا پہلے تیس ہزار روپیہ کا اندازہ کیا گیا تھا پندرہ لاکھ روپے کے اخراجات بتائے جانے لگے۔ان حالات کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعمیر مسجد کا کام ملتوی کرادیا۔بالآخر ربع صدی کے بعد 1949ء میں چوہدری عبداللطیف صاحب بی۔اے کے ذریعہ اس کا احیاء ہوا۔

(ملخص از تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ411-412-ایڈیشن2007ء)

اُسی زمانہ میں ممالک بیرون میں جماعت کی شاندار کامیابیوں کی خبر پڑھ کر ایک مخالف سلسلہ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ:

''بے اختیار زبان سے الحمدللہ نکلا۔افریقہ میں عیسائیت کے مقابلہ میں مرزائیت کی فتح یقیناً ہر مسلمان کو اچھی معلوم ہوگی بشرطیکہ وہ حاصل مقصد کو سمجھتا ہو میں آپ کے عقیدہ کا اب تک دل سے مخالف ہوں مگر امریکہ یورپ اور افریقہ میں آپ کے آدمیوں کے ذریعہ جو کچھ کام ہو رہا ہے اس کا اعتراف کرنا اور اس کے نتائج سے مسرور ہونا لازمی سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے دین کا اس سے زیادہ بول بالا کرے۔''(تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ316)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کی برکت سے یورپ میں جس عظیم روحانی انقلاب اور پاک تبدیلی کا آغاز احمدیت کے ابتدائی سالوں میں رونما ہونا شروع ہوا اُس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''دیکھو یا تو وہ وقت تھا کہ یورپ، امریکہ سے لوگ ہمارے ملک میں عیسائی بنانے کے لئے آتے تھے یا اب ہمارے مبلغ ان ممالک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کا نقشہ ہی بدل دیا کہ یا تو مسلمانوں کو پادریوں کے آگے چھپنے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی یا اب پادریوں کے لئے چھپنے کی جگہ نہیں.....اب یورپ میں اس قسم کے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جو لکھتے ہیں کہ ہم نہیں سو سکتے جب تک حضرت مرزا صاحب پر درود نہ بھیج لیں۔اور سینکڑوں انسان عیسائیت سے نکل کر آنحضرتؐ کا کلمہ پڑھنے لگ گئے ہیں۔''

(انوارالعلوم جلد 6 صفحہ141)

احمدیت ایک الٰہی تحریک ہے جس کی ابتداء مالکِ حقیقی کے ہاتھوں ہوئی اور وہی اس کی آبیاری اور نشوونما کے سامان مہیا فرما رہا ہے۔اُسی کی تائید ونصرت کے سہارے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ترویج واشاعت کا کام اکناف عالم میں بڑی تیزی سے جاری ہے اور دنیا کے قریہ قریہ اور گوشہ گوشہ میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کے ترانے گائے جا رہے ہیں اور نعرہ ہائے تکبیر کی مسحور کن صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''خدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے۔خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔دنیا مایوس ہو چکی تھی اسلام کی ترقی سے۔دنیا کہہ رہی تھی کہ اسلام اب دنیا پر غالب نہیں آسکتا۔تب خدا نے میرے ہاتھ سے اناڑی لوگوں کو دنیا میں بھجوایا اور انہوں نے ہزاروں افراد کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا دیا..... جہاں آج خدائے واحد کا نام بھی نہیں لیا جاتا وہاں تھوڑے ہی دنوں تک تم دیکھو گے ان علاقوں کے کونے کونے سے یہ آواز اٹھتی سنائی دے گی کہ

اَشْهَدُاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

قوموں نے ہماری مخالفت کی، ملکوں نے ہماری مخالفت کی، حکومتوں نے ہماری مخالفت کی مگر خدا نے ہمارا ساتھ دیا اور جس کے ساتھ خدا ہو اُسے نہ حکومتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں نہ سلطنتیں نقصان پہنچا سکتی ہیں.....تم مت سمجھو کہ اس وقت مَیں بول رہا ہوں۔اس وقت مَیں نہیں بول رہا بلکہ خدا میری زبان سے بول رہا ہے۔''(تقریر12/مارچ 1944ء بر موقع جلسہ یوم مصلح موعود بمقام لاہور۔ الفضل 18/فروری 1958ء صفحہ 17-18)

اے مسیحا تیرا آنا زندگی آنے کا نام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے قبولیت دعا کے بے شمار نشانات میں سے ایک اعجازی نشان

ایک زندگی بخش آپ بیتی۔۔۔ایک روح پرور داستان

مکرم محمد امین خالد صاحب۔ ہیمبرگ جرمنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جری اللہ فی حلل الانبیاء جب اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے باذنِ الٰہی میدان کارزار میں اترے تو اس فتح نصیب جرنیل کو فتوحات کے لئے جو ہتھیار تھمایا گیا وہ دعا کا ہتھیار تھا۔ جس سے آپ علیہ السلام نے کل عالم کو مقابل پر آنے کے لئے پے در پے چیلنج دیئے۔ لیکن کسی ایک میں بھی اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اس کاری ہتھیار کے آگے دم مار سکے۔ یہ ہتھیار صرف آپ کی زندگی تک ہی کارگر نہیں تھا بلکہ آپ کے بعد آپ کے جانشینوں کو بھی اس کی برکات سے مالا مال کر دیا گیا۔ انہوں نے بھی اسی ہتھیار کے ذریعہ روحانی دنیا کے جہانوں کے جہان فتح کئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے چہرہ کو اس مادہ پرست دنیا کے سامنے ظاہر و باہر کر دکھایا جسے دنیادار سمجھتے تھے کہ اب وہ مخفی پردوں میں ہے اور کسی کو نظر نہیں آتا۔ آپؑ کے تیسرے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمتہ اللہ تعالیٰ بھی ہمہ وقت دعا میں لگے رہنے والے وجود تھے۔ آپؒ کو قبولیت دعا کا اعجاز عطا کیا گیا تھا روئے زمین پر بسنے والے لاکھوں کروڑوں انسانوں نے آپؒ کی قبولیت دعا کے اَن گنت نشانات دیکھے۔ آج اس عاجز کا یہ زندہ وجود بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی اور آپؒ کی قبولیتِ دعا کا جیتا جاگتا نشان بلکہ ایک معجزہ ہے۔

آج سے قریباً اڑتالیس سال قبل جب خاکسار نے ابھی جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا ہی تھا کہ اچانک میرے سینے کی ہڈی میں ایسا درد اُٹھا جس نے وقفہ وقفہ کے بعد مستقل اور دائمی شکل اختیار کر لی۔ جب دورے کی صورت میں یہ درد زور پکڑتا تو اس کی تکلیف اور شدت اس قدر ہوتی جیسے تیروں کی بوچھاڑ میرے سینے سے آر پار ہو رہی ہو۔ جس سے میں بے بس۔ لاچار اور نڈھال ہو جاتا۔ آج بھی اُس کیفیت کو بیان کرنے کا مجھ میں یارا نہیں۔ اور میری توفیق و طاقت سے باہر ہے کہ میں اُسکو لفظوں میں بیان کر سکوں۔ اور پڑھنے والے بھی یقیناً اس کی گہرائی میں اتر کر اس کی شدت کو محسوس نہ کر سکیں۔ کیونکہ ؎

وہی محسوس کرتا ہے جو خود بیمار ہوتا ہے

میں نے اس درد کے درماں کے لئے در در کی خاک چھانی۔ کوئی ڈاکٹر کوئی حکیم اور کوئی طبیب ایسا نہ رہا جس کے پاس مَیں نہ گیا۔ لیکن ہر کسی کی قابلیتیں تجربے اور استعدادیں اس کے آگے دم توڑ دیتیں اور وہ یہی کہتے کہ یہ انوکھی سی نئی بیماری ہے جو ہمارے علم کی حدود سے باہر ہے۔ ہم اسے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ میں نے خود بھی گورنمنٹ طبیہ کالج لاہور سے طب کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی ہوئی ہے۔ میں نے اپنی اور دیگر معالجین کی تجویز کردہ بہت دوائیں آزمائیں لیکن یوں معلوم ہوتا تھا کہ ان دواؤں کا اصل مرض سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

بالآخر اس درد کو سینے میں اٹھائے ہوئے خاکسار نومبر 1969ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دعا کی عاجزانہ التجا کی۔ حضورؒ نے مزید تشخیص اور علاج کیلئے بہت ہی ماہر پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے پاس لاہور بھجوایا۔ اُن کی وساطت سے متعدد ڈاکٹروں نے میرا معائنہ کیا۔ ڈاکٹروں کے بورڈ نے تفصیلی جائزے کے بعد اپریشن کرنے کا فیصلہ کیا۔ 17/جنوری 1970ء کو خاکسار کا اپریشن ہوا۔ اپریشن کے دوسرے دن میرے استفسار پر ایک ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ تمہارے سینہ کی ایک ہڈی خراب تھی۔ وہ نکال دی گئی ہے۔ اب ٹھیک ہو جاؤ گے۔ ہسپتال سے فراغت کے بعد پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اپریشن کی روداد بیان کی۔ حضورؒ نے کمال محبت و شفقت سے فرمایا کہ مجھے ڈاکٹروں کی رپورٹ کی کاپی لا کر دکھاؤ تا کہ درد کا سبب معلوم ہو سکے۔ میں واپس جا کر متعلقہ ڈاکٹر سے ملا اور رپورٹ کی کاپی کے حصول کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک تجرباتی اپریشن تھا اس کی وجہ معلوم کرنے سے ہم بھی قاصر رہے ہیں۔ ابھی کچھ دن نہ گزرے کہ درد نے پھر شدت اختیار کر لی۔

1978ء میں خاکسار جرمنی آ کر ہیمبرگ میں مقیم ہوا۔ اس ترقی یافتہ ملک میں ڈاکٹروں نے علاج معالجہ کی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ لیکن ان کی بھی کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی۔ مجبور ہو کر جرمنی میں مقیم ایک پاکستانی ڈاکٹر صاحب سے رجوع کیا۔ جب ان کی کوششیں بھی دم توڑ گئیں۔ تو میں نے کسی اور ڈاکٹر کے پاس جانے کی غرض سے ان سے بیماری اور علاج کا ریکارڈ طلب کیا۔ ریکارڈ دیتے ہوئے انہوں نے کہا جس سے چاہو علاج کرا لو تمہارا مرض لا علاج ہے۔

اس کا زہر تیزی سے دل کی طرف سرایت کر رہا ہے۔زندگی کے جو دن باقی ہیں اسی طرح گزارلو۔علاج کے تمام در بند پا کر میری اب یہ کیفیت تھی کہ ؎

عصرِ بیمار کا ہے مرض لادوا کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلامِ مسیح الزماں ہاتھ اٹھا موت بھی آ گئی ہو تو ٹل جائے گی

1980ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ جرمنی کا دورہ کرتے ہوئے ہیمبرگ تشریف لائے۔میرے دل میں بار بار تحریک ہوئی کہ اگر حضور انورؒ ازراہ شفقت میرے درد کی جگہ پر دم کر دیں یا ہاتھ پھیر دیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجھے شفا عطا فرما دے گا۔ بجز دعا کی درخواست کرنے کے دم کرنے یا ہاتھ پھیرنے کی درخواست کرنا ہم احمدیوں کے معمول کے خلاف تھا۔اس لئے ایسی درخواست پیش کرنے کی ہمت نہ ہو سکی۔حضور کا استقبال کرنے والے احباب کی ایک قطار میں مَیں بھی کھڑا تھا میں نے قطار میں کھڑے کھڑے اپنی قمیص کے دو بٹن کھول لئے تھے۔جب خاکسار نے حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا اور ساتھ ہی اپنی بیماری اور علاج کی روداد عرض کرتے ہوئے بتایا کہ حضور ایک ڈاکٹر صاحب نے کہا ہے کہ تمہیں آرام نہیں آ سکتا۔جونہی یہ الفاظ میرے منہ سے نکلے حضور اقدسؒ نے بڑے پُر جلال انداز میں بآوازِ بلند فرمایا کون کہتا ہے آرام نہیں آ سکتا۔۔؟ پھر حضورؒ نے میری قمیض کا ایک بٹن اپنے دستِ مبارک سے کھولا اور میرے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اپنی انگشتِ مبارک سے میرے پُر درد سینے پر ایک دائرہ سا بنایا اور فرمایا کہ کیا یہاں درد ہوتی ہے۔۔؟ میں نے عرض کیا جی حضور اسی جگہ درد ہوتی ہے۔حضورؒ نے فرمایا دعا کریں گے انشاء اللہ آرام آ جائے گا گھبرائیں مت۔۔۔!

میں خدائے قادر وقدوس کو حاضر و ناظر جان کر عرض کرتا ہوں کہ 1980ء وہ مبارک گھڑی جب حضور اقدسؒ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر رکھا اُس وقت سے آج 2013ء تادمِ تحریر 33 سال ہو چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے میری یہ حالت ہے کہ جیسے یہ تکلیف مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی فالحمدللہ علیٰ احسانہ۔

اس راز کے آشنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔’’یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابتِ دعا ہی ہے۔جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بے قراری ہوتی ہے اور اس شدید بے قراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا اُن کی سنتا ہے اور اُس وقت اُن کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔کامل مقبولوں کے ذریعہ وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی صفحہ 18-19)

ایک اور موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:’’ابتلاؤں میں ہی دعاؤں کے عجیب وغریب خواص اور اثر ظاہر ہوتے ہیں۔اور سچ تو یہ ہے کہ ہمارا خدا تو دعاؤں ہی سے پہچانا جاتا ہے۔‘‘(ملفوظات جلد سوم صفحہ 201)

آج میں جب اُن دُکھ بھرے ایام کی طرف مُڑ کر دیکھتا ہوں کہ کس طرح میں نے وہ درد اور بیماری کے پندرہ سال انگاروں پر بسر کئے۔اور کس طرح مسیحا کے دستِ شفا کی بدولت آنِ واحد میں مولائے مہربان نے مجھے نئی زندگی عطا فرمائی۔تو میرا روح و بدن شُکر کے ساتھ اُس کے حضور جُھک جاتا ہے۔کبھی یہ سنا کرتے تھے مگر اب تو اس بات کو اپنے وجود میں اترتا ہوا دیکھ رہے ہیں کہ ؎

عیسیٰ کے معجزوں نے مُردے جلا دیے
محمدؐ کے معجزوں نے عیسیٰ بنا دیے

اللہ تعالیٰ مجھے اور ہر احمدی کو ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ہر آن ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔خلافت احمدیہ حقہ کی دہلیز سے زندگی کے آخری سانس تک وابستہ رکھے اور ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مبارک سایہ ہمارے سروں پر دیر تک سلامت رکھے۔آمین

میرا پیارا وطن

کیسے وطن میں زیست بسر کر رہے ہیں لوگ
ڈر ڈر کے پاؤں مسجدوں میں دَھر رہے ہیں لوگ

بے دید پن میں بے بسی میں کوئی کیا کرے
کہ موت کے بغیر ہی اب مر رہے ہیں لوگ

بے گھر ہوئے ضرور تھے مانا کہ ایک بار
اب روز روز در بدر کیوں کر رہے ہیں لوگ

جو کچھ بھی ہے خزانے میں، ہو اُنکی جیب میں
کیا چاہیے تھا اور کیا کچھ کر رہے ہیں لوگ

خوش فہمیوں میں مبتلا کرتا گیا ہر ایک
جھوٹی تسلیوں پہ ہی سب مر رہے ہیں لوگ

شاہد ہو کیسے خاتمہ ان کا کہ اب یہاں
یہ کس قدر ستم پہ ستم کر رہے ہیں لوگ

ہوتا ہوں خوش جو دیکھتا ہوں اپنے ارد گرد
اب بھی ہیں کچھ جو کام بڑے کر رہے ہیں لوگ

(راجہ محمد سلیمان شاہد، جرمنی)

پبلک کال آفس

اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

نوٹ: یہ مختصر سا مضمون مکرم بشارت نوراللہ صاحب ناظم علاقہ ہیسن ویسٹ نے اپنے والد محترم صوبیدار عبدالمنان صاحب کی کتاب ''احمدی بچہ'' سے منتخب کرکے ارسال کیا ہے۔ مدیر

ایک دفعہ کا ذکر ہے میں کوئٹہ فون کرنے کے لئے پبلک کال آفس ربوہ گیا۔ وہاں جا کر دیکھا کہ مجھ سے پہلے بھی چند ایک بزرگ اور مستورات اپنی اپنی کال بک کروا کر انتظار میں بیٹھے ہیں۔ انہیں دیکھ کر میں بھی کال بک کروا کر بیٹھ گیا۔ اتنے میں مَیں نے دیکھا کہ ایک نوجوان کلین شیو۔ سفید سوٹ پہنے ہوئے آیا اور آتے ہی ریسیور اٹھا کر رِنگ کیا اور کال ملتے ہی اس نے فون پر دو چار گالیاں بکنے کے بعد دریافت کیا؟ سنا تیرا کیا حال ہے؟ اس نوجوان کی یہ بیہودہ گفتگو سن کر مجھے بے حد دکھ ہوا۔ اور سوچا کہ ہمارا معاشرہ اس حد تک بگڑ چکا ہے کہ کسی بزرگ یا ماں بہن کا ادب واحترام تک نہیں رہا۔ وہ نوجوان فون کرکے وہیں ٹھہرا رہا۔ اس کی گفتگو سن کر سب خاموش بیٹھے رہے۔ میں نے خیال کیا کہ ربوہ کے چہرے پر یہ تو ایک کلنک کا ٹیکا ہے اور اس کی اچھی شہرت تو خاک میں ملائی جا رہی ہے۔ آخر کار مجھ سے نہ رہا گیا۔ میں نے اس نوجوان کو اپنے پاس بلا کر سمجھایا کہ دیکھو بیٹا! یہ پبلک کال آفس ہے۔ ٹیلیفون پر مہذب گفتگو کرنی چاہیے۔ یہاں سب کا حق ہے کہ آئیں اور شریفانہ انداز میں اپنا مطلب حل کریں اور باوقار طریقہ سے چلے جائیں۔ بالفرض آپ کے کسی دوست کے ساتھ بے تکلفی کے تعلقات ہیں تو سو دفعہ سر آنکھوں پر مگر پبلک پلیس پر محتاط انداز اختیار کیا کریں۔ میری بات سن کر وہ معذرت کرتا ہوا چلا گیا۔ اس کے بعد میں بھی اپنا مقصد پورا ہونے پر وہاں سے چلا آیا۔ ایسا اتفاق ہوا کہ وہ نوجوان اچانک دوبارہ بازار میں مل گیا۔ میں نے اس نوجوان کو روک کر کہا بیٹا! میری بات کو محسوس نہ کرنا۔ میں نے آپ کے فائدہ کے لئے آپ کو سمجھایا تھا۔ میری بات سن کر وہ کہنے لگا۔ معاف کرنا میں احمدی نہیں ہوں۔ میں عیسائی ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ میں نے آپ کو احمدی سمجھ کر مشورہ نہیں دیا تھا بلکہ انسانیت کے ناطے سے آپ کو سمجھا رہا تھا۔ مجھے اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ کوئی ہندو ہو یا سکھ یا عیسائی۔ میرا اخلاقی فرض بنتا ہے کہ میں ایک نادان بچے کو بری حرکت کرتے ہوئے دیکھوں تو میں اسے اس کی اعلیٰ تربیت کے پیش نظر اچھا مشورہ دوں۔ اس کے بعد میں نے اس نوجوان سے کہا کہ میں مختصراً گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا وقت بھی قیمتی ہوگا اور اسی طرح میرا بھی۔

میں صرف ایک مثال دے کر بات کو یہیں ختم کردوں گا اور وہ یہ بات ہے کہ آپ دو شیشیاں جن پر ڈاٹ لگے ہوں لے لیں جب ان میں سے ایک کا ڈاٹ کھولیں گے تو اس میں سے بدبو نکلے گی اور فضا کو زہر آلود کردے گی۔ اس وقت آپ کیا کریں گے؟ یہی نا! کہ آپ اس کا ڈاٹ فوراً بند کردیں گے یا اسے دور لے جا کر زمین میں دفن کردیں گے تاکہ باقی معاشرہ اسے متاثر نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد دوسری شیشی کا ڈاٹ کھولیں گے۔ اس میں سے خوشبو اور مہک سے آپ کا دل ودماغ معطر ہوجائے گا اور پھر آپ اس شیشی کا ڈاٹ کھلا رکھیں گے تاکہ بدبو کے مہلک اثرات زائل ہوجائیں۔ لہٰذا اس ایک چھوٹی سی مثال کے مطابق آپ انسانیت کے ناطے سے اچھے اور برے انسان کا اور اس کے مذہب کا موازنہ کرسکتے ہیں۔ ذرا آپ میری طرف دیکھیں اور میری عمر پر غور کریں۔ منہ اور سر کے بال سفید ہوچکے ہیں اور میں اب دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں۔ میری دلی خواہش ہے کہ میرے ذریعہ کسی بچے کی اعلیٰ تربیت ہوجائے تو اس میں میرا کوئی نقصان نہیں بلکہ آپ کا اور آپ کے خاندان کا فائدہ ہے اور آپ ہمیشہ اس امر کا خیال رکھیں کہ جب بھی آپ لب کشائی فرمائیں اس وقت آپ کے منہ سے خوشبودار پھول برسیں اور گوہر فشانی ہو۔ آپ کی گفتگو سننے کے بعد ہر کوئی یہی محسوس کرے گا کہ اس کے والدین نے اپنے بچے کی بہترین تربیت کی ہے اور پھر آپ سے دریافت کرے گا کہ بیٹا! آپ کا کس مذہب سے تعلق ہے اور یوں آپ کا گرویدہ ہوجائے گا۔ بچپن میں ہمارے نصاب میں اس قسم کے اشعار ہوا کرتے تھے۔

جو بروں کے پاس بیٹھے گا برا ہوجائے گا — نیک ہونے کے لئے نیکوں کی صحبت چاہئے
اگر آگ کے پاس بیٹھو گے جاکر — تو اٹھو گے اک روز کپڑے جلا کر
جہاں عطر کھنچتا ہے جاؤ وہاں گر — تو ہوجائے گی تم میں خوشبو سراسر

وہ میری باتیں غور سے سنتا رہا اور پھر وہ نوجوان معذرت اور شکریہ ادا کرتا ہوا چلا گیا۔

مختصر رپورٹ

دوسرا داعیانِ اِلی اللہ ریفریشر کورس

قیادت تبلیغ مجلس انصاراللہ جرمنی

ریفریشر کورس کی حاضری اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور حضور اقدس کی دعاؤں کے نتیجہ میں 115 رہی

رپورٹ مرتبہ: راجہ محمد سلیمان۔ قائد تبلیغ مجلس انصاراللہ جرمنی

جیسا کہ اس سے قبل الناصر میں پہلے داعیانِ الی اللہ ریفریشر کورس کی رپورٹ میں اس بات کا ذکر کیا گیا تھا کہ مجلس انصاراللہ جرمنی کی قیادت تبلیغ کے تحت سال 2013 کو آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کیلئے منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس فیصلہ کے پیشِ نظر جرمنی بھر کے منتظم صاحبان تبلیغ اور داعیانِ الی اللہ کی ٹریننگ کے لئے ریفریشر کورس کرانے کو ضروری سمجھا گیا۔ پہلا ریفریشر کورس مسجد گنز ہائیم میں مورخہ 30/مارچ 2013ء بروز ہفتہ کو کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ دوسرا ریفریشر کورس مورخہ 9/جون 2013ء کو Waiblingen کے نماز سنٹر میں منعقد ہوا۔ اس ریفریشر کورس کا تفصیلی پروگرام چار ریجن کے ناظمینِ علاقہ اور زعماء کرام کی خدمت میں ایک ماہ قبل ارسال کر دیا گیا تھا اور ان سے درخواست کی گئی تھی کہ ہر مجلس سے منتظم صاحب تبلیغ اور داعیانِ الی اللہ کو اس ریفریشر کورس میں بھجوائیں۔ اس پروگرام کو کامیاب کرنے کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا گیا اور خود بھی دعائیں جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور حاضری خوشکن رہی۔

مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم شیخ منیر احمد صاحب نائب صدر سوم کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ انصاراللہ کے عہد کے بعد مکرم شیخ منیر احمد صاحب نے اس ریفریشر کورس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ آپ نے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغ کی حکمت عملی اور ایک اچھا داعی الی اللہ بننے کے لئے چند رہنما اصول بیان کئے۔ اسکے بعد خاکسار نے داعیانِ الی اللہ کورس کی غرض و غایت بیان کی نیز حاضرین کو ان کی ذمہ کی طرف توجہ دلائی۔

اسکے بعد پروگرام کے مطابق داعیانِ الی اللہ سے انکے ایمان افروز واقعات سنے گئے اور تبلیغ کے کاموں کو مزید کس طرح بہتر کیا جا سکتا ہے ان سے تجاویز لیں گئیں اور ان کو کن کن ذرائع سے کامیابیاں ہوئیں وہ واقعات سنے گئے۔ اس پروگرام میں سترہ افراد نے حصہ لیا اور اپنے تجربات سے آگاہ کیا۔ اس پروگرام میں انصار بھائیوں نے جن ذرائع سے استفادہ کیا اُن ذرائع کی نشاندہی کی مثلاً سٹال، لٹریچر کی تقسیم، داعیانِ الی اللہ کا اپنے پاس مختلف زبانوں کے فلائر رکھنا اور روابط بڑھانے کی طرف خصوصی توجہ دلائی گئی۔ خاکسار نے تبلیغ کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور انکے خلفاء کے اقتباسات، اور تبلیغ کی راہ میں مشکلات اور انکا حل اور ایک رپورٹ فارم کہ آپ نے کتنی دفعہ زیرِ تبلیغ کے ساتھ رابطہ کیا اور انکے ساتھ مسلسل رابطہ کرنے کی تلقین کے بارے میں ایک فائل تیار کی گئی تھی جو ہر داعی الی اللہ کو دی گئی اور ان کو جرمن عربی اور ترکی زبان میں فلائر بھی دیئے گئے جو دوران تبلیغ وہ زیرِ تبلیغ افراد کو دے سکتے ہیں۔

اس کے بعد مکرم اسد اللہ خان صاحب قائد تحریک جدید اور انچارج شعبہ 100 مساجد نے آنحضرت ﷺ کے تبلیغی کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے مالی جہاد کی طرف توجہ دلائی اور حضور اقدس کے ارشاد کی طرف توجہ دلائی کہ انصاراللہ کی کمزوریاں نسلوں میں کمزوریاں پیدا کر دیتی ہیں اسلئے اپنی نسلوں کی بقاء کے لیئے ہمیں اپنے عملی نمونہ سے اپنی نسلوں کی تربیت کرنی ہے اور ان کو دینی کاموں اور مالی جہاد کے فوائد بتانے ہیں اسلئے ہمیں چاہیے کہ مساجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور پھر تحریکِ جدید کے وعدہ جات اور وصولیوں کی طرف بھرپور توجہ دلائی۔ پروگرام کی حاضری 110 انصار اور 5 خدام تھی۔

خاکسار کی معاونت کے لئے مکرم داؤد احمد صاحب بطور خاص Waiblingen تشریف لائے تھے۔ پروگرام کے دوران نیز اس سے قبل بھی روابط کے سلسلہ میں مکرم داؤد احمد صاحب کا بھرپور تعاون خاکسار کو حاصل رہا۔ اس پروگرام کے انتظامی امور کے لئے مکرم افتخار احمد صاحب ناظم علاقہ ورٹم برگ نارڈ اور ان کی ٹیم نے بھرپور خدمات پیش کیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس داعیانِ الی اللہ ریفریشر کورس میں شامل ہونے والے احباب کو بہترین جزائے خیر دے اور اس کے بہترین نتائج سامنے آئیں۔ تمام کارکنان کی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے اجرِ عظیم سے نوازے اور اس پروگرام کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

مجلس انصار اللہ جرمنی کی طرف سے

بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے بعض مہمانوں کے اعزاز میں

عشائیہ

مہماں جو کر کے الفت آئے بصد محبت

رپورٹ مرتبہ: ڈاکٹر وسیم احمد طاہر

بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے ماننے والوں کو اکرام ضیف یعنی ''مہمان نوازی'' کا تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔آپ نے نصیحت فرمائی کہ مہمان کی عزت اور احترام کیا جائے۔کھانا پیش کرنا بھی مہمان نوازی کا ایک پہلو ہے لیکن آپ نے مہمان کے قیام وطعام کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کے جذبات کا خیال رکھنے ،اس کی دیکھ بھال، خدمت اور اس کے لئے قربانی کے جذبات پیدا کرنے کی تعلیم دی یہاں تک کہ خود بھوکا رہ کر مہمان کی خدمت کرنے کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ اور ایمان کی علامت قرار دیا ہے اور سب سے بڑھ کر آپ نے خود ہمیں مہمان نوازی کے آداب بھی سکھائے۔ چنانچہ پہلی وحی کے نزول کے موقع پر حضرت خدیجہؓ نے آپ کو حوصلہ دلاتے ہوئے بے ساختہ جن تاثرات کا اظہار آپ کے بارے میں کیا اس میں یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ضائع نہیں کرے گا کیونکہ آپ تو مہمان نوازی کرتے ہیں۔گویا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہمان نوازی کا یہ خلق ایسا اعلیٰ درجہ رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔



صدر صاحب مجلس افتتاحی کلمات پیش کرتے ہوئے

فتح خیبر کے موقع پر حبشہ کے مہاجرین واپس آئے تو ان کے ہمراہ شاہ حبشہ نجاشی کا بھیجا ہوا ایک وفد بھی تھا۔حضور ﷺ خود ان لوگوں کی مہمان نوازی کرنے لگے، صحابہ نے عرض کیا کہ حضور آپ زحمت نہ کریں ہم لوگ دیکھ بھال کر لیں گے اس پر آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ہمارے صحابہ کی عزت کی تھی میں پسند کرتا ہوں کہ خود اپنے ہاتھوں سے ان کی مہمان نوازی کروں کیونکہ ان کے احسان کا یہی بدلہ ہے۔اسی طرح حضور اکرم بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے وفود کی مہمان نوازی کا بھی بھرپور خیال فرماتے اور کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے۔پس یہ انداز اور نمونے تھے جو آپ نے اپنے صحابہ کو سکھائے اور اپنے آقا اور مطاع کے انہی نمونوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ بھی ہمیشہ اپنے مہمانوں کی خدمت اور تعظیم کا بھرپور خیال رکھتی ہے۔

مجلس انصاراللہ جرمنی کو امسال یہ توفیق بھی ملی کہ جلسہ سالانہ جرمنی پر تشریف لانے والے معزز واقفین زندگی مہمانوں کے اعزاز میں ایک نشست کا اہتمام کیا گیا۔

اس نشست کے لئے 5 رجولائی بروز جمعۃ المبارک شام کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔اس تقریب کے مہمانِ خصوصی مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ و ایڈیشنل ناظر دعوتِ الی اللہ پاکستان تھے جو اُن دنوں جرمنی کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔علاوہ ازیں مختلف ممالک سے تشریف لانے والے مبلغین کرام بھی بطور خاص مدعو تھے ان میں مکرم عامر ارشاد صاحب نائب امیر نائیجر، مکرم ظفر احمد بٹ صاحب مبلغ سلسلہ مالی، مکرم ضیاء الرحمان صاحب ناصر مبلغ بورکینا فاسو، مکرم عارف محمود صاحب مبلغ سلسلہ بینن ، مکرم اعجاز احمد نیر صاحب مبلغ سلسلہ یوگنڈا، مکرم ریاض احمد ڈوگر صاحب مبلغ سلسلہ تنزانیہ، مکرم اصغر علی بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم محمد یوسف صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان شامل ہیں۔مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی اور مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج



مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ، مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی اور مکرم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی

جرمنی بھی خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ مکرم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ، معزز اساتذہ کرام جامعہ احمدیہ، مبلغین کرام، لوکل و ریجنل امراء کرام، ناظمین علاقہ انصاراللہ، اراکین مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی اور چند اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھی تشریف لائے۔ اراکین عاملہ مجلس انصاراللہ جرمنی بھی بطور میزبان تقریب میں موجود تھے۔ علاوہ ازیں چند دیگر معززین کو بھی بطور خاص شرکت کی دعوت دی گئی تھی، انہوں نے بھی اس تقریب کی رونق میں اضافہ کیا۔ مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے معزز مہمانانِ کرام کو خوش آمدید کہا۔ اپنے افتتاحی کلمات میں آپ نے مجلس انصاراللہ جرمنی کا تعارف اور تنظیمی ڈھانچہ پیش کرنے کے علاوہ مجلس کی بعض خدمات کا مختصراً تذکرہ فرمایا جن میں شجرکاری پروگرام، سالانہ و بلاک اجتماعات، علمی، تربیتی، سپورٹس ریلیاں اور سیمینار وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے بتایا کہ مجلس انصاراللہ جرمنی اس سال کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر منا رہی



تقریب کے معزز مہمانان

ہے۔ اس سلسلہ میں جرمن مہمانوں کے ساتھ سیرت کے موضوع پر سیمینارز، کتاب لائف آف محمد ﷺ کی تقسیم اور دیگر کاوشوں کا بھی ذکر کیا۔ تبلیغی میدان میں مجلس انصاراللہ کی کوششوں کو بھی مختصراً بیان فرمایا نیز مجلس انصاراللہ جرمنی کے زیر انتظام ہونے والی Charity Walks کا بھی ذکر فرمایا۔ اس موقع پر مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد بھی کیا گیا۔ جس میں مکرم مفتی صاحب نے احباب کے سوالات کے سیر حاصل اور تشفی بخش جوابات دیئے۔ یہ مجلس احباب کے علم میں اضافہ کے ساتھ ساتھ دلچسپی کا بھی باعث رہی۔ تقریب کے آخر پر معزز مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور یوں یہ یادگار تقریب بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچی۔



دن، مہینے اور سال بننے کی داستان

سال سے مراد وہ وقت ہے جو زمین کو سورج کے گرد اپنا چکر پورا کرنے میں لگتا ہے۔ عام طور پر ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک سال 365 دن کے برابر ہے اور دن کی توضیح زمین کے اپنے محور پر گردش کے ذریعے کرتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جو زمین کو اپنے محور پر ایک مرتبہ گھومنے میں لگتا ہے۔ یعنی دنوں اور برسوں کو تشکیل دینے کے لئے بالترتیب زمین کی محور اور مدار گردش کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ البتہ بارہ مہینوں کی تقسیم کے بارے میں یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ اعداد سے اولین واقفیت کے بعد 12 کے ہندسے کو اپنے سے چھوٹے اعداد کی نسبت زیادہ تعداد میں تقسیم ہونے کی خصوصیت کے باعث انسان نے پسند کیا اور مہینوں کی تقسیم کا سبب بھی غالباً اس عدد کی پسندیدگی کا مظہر ہے جیسا کہ ایک فٹ کو 12 انچوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور کئی دوسری جگہوں پر بھی ہمیں اس کا اسی انداز میں استعمال دیکھنے کو ملتا ہے جیسے 12 کی درجن، اور دن رات کے بارہ بارہ گھنٹے وغیرہ۔

وقت کا ریکارڈ رکھنے کے جدید ترین طریقوں سے ہمیں درست ترین اعداد و شمار ملے ہیں اور اب ایک برس کی توضیح ہم مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔ ایک سولر یا ٹروپیکل سال 365 دن، 5 گھنٹے، 48 منٹ اور 46 سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ سال کا یہ دورانیہ عام طور پر فلکیاتی اعداد و شمار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک سائیڈرئیل سال 365 دن، 6 گھنٹے اور 9 منٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔ فلکیات دان اسے بھی بعض اوقات استعمال کرتے ہیں کیوں کہ یہ وہ وقت ہے جو زمین کو ایک چکر پورا کرنے کے بعد ٹھیک اسی جگہ پہنچنے میں لگتا ہے۔ لیپ کا سال ہر چوتھے سال آتا ہے جب شمسی سال کے تمام اضافی گھنٹے، منٹ اور سیکنڈ جمع کر کے سال کا ایک دن بڑھا دیا جاتا ہے۔

برسوں کا ذکر کرتے ہوئے ہم B.C. اور A.D. کے اختصارات بھی استعمال کرتے ہیں۔ اول الذکر Before Christ کا جبکہ موخر الذکر Anno Domini کا مخفف ہے جس کے معنی ہیں ''ہمارے آقا کا سال''

کلمک سال سے مراد وقت کا وہ عرصہ ہے جو سورج کو اپنے تمام ارکان کے ساتھ ملکی وے یعنی کہکشاں کے مرکز کے گرد گھومتے ہوئے ایک چکر پورا کرنے میں لگتا ہے اور سورج یہ فاصلہ اپنے ''کنبے کے ساتھ'' زمینی پیمانوں کے مطابق ساڑھے بائیس کروڑ سال میں پورا کرتا ہے۔ وقت کی پیمائش کے لئے سب سے طویل پیمانہ ہندی میں رائج ہے جسے ''کلپ'' کہتے ہیں۔ یہ 432 ارب سال کے برابر ہے۔

برسوں کے گروپوں کے لئے کئی طرح کے نام استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے بارے میں بھی جانتے چلیں۔ جس طرح دن کو Day، مہینے کو Month اور سال کو Year کہتے ہیں اسی طرح برسوں کے گروپوں کے بھی نام رکھے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر چار برسوں کو Olympiad کہتے ہیں، دس برسوں کو Decade، بیس برسوں کو Score، سو برسوں کو Century اور ہزار برسوں کو Millennium کہتے ہیں۔

اگر سالانہ کو Annual کہتے ہیں تو ایک سال کی دو غیر مساوی حصوں میں تقسیم کو Biannual، اور چھ چھ ماہ کے دو مساوی حصوں کو Semiannual کہتے ہیں۔ اسی طرح ہر پچاس برس کے وقت کے لئے کسی چیز کو ظاہر کرنا ہو تو اسے Semicentennial کہیں گے جبکہ ہر سو سال کے بعد کسی چیز کے وقوع پذیر ہونے کا ذکر کرنا ہو تو اسے Centennial کہتے ہیں۔

یہ سارے اعداد و شمار شمسی سال کے حوالے سے ہیں جس میں زمین کی سورج کے گرد گردش کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ چاند کی بنیاد پر بھی برسوں کی تقسیم کی گئی ہے جیسے ہجری سال جسے اسلامی سال بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں نئے چاند کے طلوع ہونے سے مہینے کا آغاز ہوتا ہے۔ اس کے دنوں کی تعداد شمسی سال سے کم ہوتی ہے قمری سال 354 یا 355 دن کا ہوتا ہے اور اسے 622ء میں ہجرت مدینہ کے واقعہ سے شروع کیا گیا۔ موسموں کے لحاظ سے اس کے مہینے یکساں نہیں رہتے۔ شمسی بنیادوں پر بننے والے کیلنڈر اس لئے موسموں سے مطابقت رکھتے ہیں کہ موسموں کا آنا جانا بھی زمین کی سورج کے گرد گردش اور جھکاؤ کے باعث ہوتا ہے۔ قدیم Aztec اور Mayan تہذیبوں میں دو کیلنڈر استعمال کئے جاتے تھے۔ ایک مقدس کیلنڈر تھا جو 260 دنوں پر مشتمل تھا اور اسی کی بنیاد پر مذہبی تہوار منائے جاتے تھے جب کہ دوسرا غیر مذہبی کیلنڈر 365 دنوں پر مشتمل تھا جنہیں اٹھارہ ماہ میں تقسیم کیا گیا تھا یعنی ایک مہینے میں 20 یا 21 دن ہوتے تھے۔ (روزنامہ دنیا 22 مارچ 2013)

آپ کی صحت

بڑھے ہوئے پیٹ سے امراض قلب اور کینسر کا خطرہ

امریکہ میں ہونے والی ایک طبی تحقیق کے مطابق بڑھے ہوئے پیٹ سے امراض قلب اور کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ تحقیق کے مطابق بڑھے ہوئے پیٹ میں ایسی چربی جمع ہوجاتی ہے جو صحت کے لئے انتہائی مضر ہوتی ہے عام مٹاپے کے مقابلے میں بڑھے ہوئے پیٹ کے حامل افراد کو امراض قلب اور کینسر کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق پیٹ یا معدے کے گرد چربی سے دل کے ٹشوز اور دیگر اہم شریانیں متاثر ہوتی ہیں جس سے دل کے دورے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ۔ 3/اگست 2013ء)

مشروبات کم استعمال کریں

طبی ماہرین نے ایک تحقیق میں دعویٰ کیا ہے کہ جو افراد میٹھے مشروبات کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں ان میں بلند فشار خون کی بیماری زیادہ پائی جاتی ہے جبکہ ان مشروبات کا استعمال دل کے دوروں اور شریانوں کی تنگی کا موجب بنتا ہے اس لئے اگر میٹھے مشروبات کا استعمال ترک یا اسے انتہائی کم کردیا جائے تو نہ صرف بلڈ پریشر کو نارمل رکھا جاسکتا ہے بلکہ اس سے اچانک دل کے دوروں کے امکانات کو 8 فیصد اور شریانوں کی تنگی کی وجوہات کو 5 فیصد کم کیا جاسکتا ہے۔ (روزنامہ دنیا 15/مئی 2013ء)

پیدال چلنے سے دماغ سکڑنے کے عمل میں کمی

ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ ضعیف العمری میں پیدل چلنا سماجی مصروفیات کی نسبت دماغ کے سکڑنے کے سدباب کے لئے زیادہ مفید ہے۔ محققین کے مطابق 70 سال یا اس سے زائد عمر کے ایسے افراد جو باقاعدگی سے ورزش اور پیدل چلنے کی عادت رکھتے ہیں ان میں دماغ سکڑنے کے عارضے کے امکانات ان لوگوں کی نسبت بہت کم ہوتے ہیں جو سماجی امور میں مصروف رہتے ہیں۔ تحقیق کے دوران 638 ایسے افراد جن کی تاریخ پیدائش 1936ء تھی پر 3 برس تک غور کیا گیا جس سے یہ ثابت ہوا کہ ایسے افراد جو ورزش اور پیدل چلنے کے عادی تھے ان کے دماغ کے سکڑنے کا عمل سست روی کا شکار تھا۔ (روزنامہ دنیا 15/مئی 2013ء)

ورزش سے گردوں کی پتھری کی خطرات کم

امریکا میں کی گئی ایک تحقیق کے مطابق روزانہ ورزش کرنے سے گردوں کی پتھری کے خطرات کم ہوجاتے ہیں۔ یونیورسٹی آف واشنگٹن کے محقیق کا کہنا ہے کہ 50 سال سے زیادہ عمر کے افراد میں گردوں کی پتھری کے امکانات بڑھ جاتے ہیں تاہم اگر روزانہ چند گھنٹوں تک چہل قدمی، ایک دو گھنٹے جاگنگ یا کوئی اور ہلکی پھلکی ورزش کی جائے تو پتھری کے خطرات 33 فیصد کم ہوجاتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق گوشت کا استعمال کم کرنے اور زیادہ پانی پینے سے بھی گردوں میں پتھری کے امکانات کو کم کیا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 5/مئی 2013ء)

کام کی ٹینشن سے دل کی بیماریاں

ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ کام کے دوران زیادہ ٹینشن لینے سے دل کی بیماریاں لاحق ہوسکتی ہیں۔ سپین کے ماہرین صحت کے مطابق انسان کو روزمرہ کے کام اور ڈیوٹی معتدل انداز میں ادا کرنی چاہئے۔ تحقیق کے دوران 90 ہزار کارکنوں کے انٹرویوز کئے گئے جس سے یہ بات سامنے آئی کہ مشکل حالات میں ملازمت کرنے والے کارکنوں کو دل کی بیماریوں کے خدشات زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ مسلسل دباؤ میں رہنے کی وجہ سے ان کے خون میں کولیسٹرول کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ جو دل کی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 24/مئی 2013ء)

کافی سے جگر کی بیماری پر کنٹرول

ماہرین نے کہا ہے کہ کافی کے استعمال سے جگر کی بیماری پر کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ محققین کے مطابق کافی پینے سے جگر کی بیماری ''پرائمری سکلی روسنگ چولانگٹس'' سے بچاؤ ممکن ہے، اس بیماری سے انسان جگر کے کینسر میں بھی مبتلا ہوسکتا ہے، تحقیق کے دروان یہ بات سامنے آئی ہے کہ کافی پینے والے افراد میں پی ایس سی جیسی مہلک بیماری کے امکانات دوسرے افراد کی نسبت بہت کم ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس سے قبل محققین یہ بھی ثابت کرچکے ہیں کہ معتدل مقدار میں کافی پینے سے ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ہونے کی شرح 25 فیصد کم کی جاسکتی ہے جبکہ اس سے چھاتی کے سرطان کے امکانات بھی کم ہوجاتے ہیں۔ (روزنامہ دنیا 24/مئی 2013ء)

انار

مکرم رانا امتیاز احمد صاحب۔ Hannover

انار کو عربی زبان میں رمان اور انگریزی میں Pomegranate کہتے ہیں۔ انار کا قرآن کریم میں ایک بار سے زائد بار جنت کے پھلوں کے ساتھ ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الرحمٰن میں دو جنتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: ''ان دونوں میں کئی قسم کے میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔'' (الرحمٰن:69) انار ایک خوردنی پھل ہے جو کہ عموماً موسم سرما میں دستیاب ہوتا ہے جو کہ کھٹے اور میٹھے ذائقوں کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا سرخی مائل سخت چھلکا ہوتا ہے اور یہ سرخ دانہ دار گودے سے بھرا ہوتا ہے۔ یہ پھل انسانی غذا ہونے کے ساتھ ساتھ انسان کے لئے بطور دوا بھی تجویز کیا جاتا ہے کیونکہ یہ بہت سی بیماریوں مثلاً معدہ کے امراض، دانت اور قلب کے عارضہ میں مفید ہے۔ انار کے گودے سے مراد وہ باریک چھلکا ہے جو اس کے اندر پھیل کر اسے خانوں میں تقسیم کرتا ہے۔ طبی طور پر یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انار کا چھلکا پیٹ کے کیڑے مارتا ہے اس چھلکے کی ہلکی کڑواہٹ بھوک بڑھانے کا باعث ہوتی ہے۔ تجربہ سے یہ دیکھا گیا ہے کہ ایلوپیتھک دوائیوں سے ہونے والے معدہ اور جگر کے نقصانات کو ایک ماہ روزانہ ایک انار کھانے سے کم کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح انار کا مستقل استعمال رنگت کو بھی صاف کرتا ہے۔

یورپ میں تو انار تقریباً ہر موسم میں ملتا ہے اسی طرح بہت سے گرم ممالک سے بوتلوں میں بند ہو کر جوس یا انار کا سیرپ بھی آتا ہے۔ انار اور شہد سے ملا کر بنائی ہوئی چائے بھی دستیاب ہے جسے آپ بغیر کسی مشکل استعمال کر سکتے ہیں اور انار کا فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ چائے، جوس یا سیرپ وغیرہ ریفارم ہاؤسز یا مارکیٹ سے خریدے جاسکتے ہیں۔

انار کا ذکر بائیبل میں بھی ملتا ہے اسی طرح پرانے لوگ بھی اس کا استعمال کرتے تھے۔ چینی لوگ انار کو شادی کے موقع پر دلہا دلہن کو دیتے تھے۔ مصری باشندے اپنے مُردوں کے ساتھ انار کا پھل بھی دفن کرتے تھے اسی طرح یونانی تحریروں میں بھی انار کا ذکر ملتا ہے۔

نئی تحقیق کے مطابق انار کے اندر ایک خاص جزء ہوتا ہے جو عورتوں کے چھاتی کے کینسر Brustkrebszellen اور مردوں کے Prostatakrebs کو کم کر دیتا ہے۔ انار میں 77% پانی 15-20% چینی 3% چربی 4-3% کھٹاس جس میں وٹامن سی بھی ہوتا ہے موجود ہوتے ہیں غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے اس پھل انار میں انسانوں کے لئے بے شمار فوائد رکھے ہیں۔

آپ کے خطوط

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن لکھتے ہیں:

۞۔ مکرم و محترم وسیم احمد طاہر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے رسالہ ''الناصر'' کا شمارہ نمبر 3 موصول ہوا۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

''الناصر'' ماشاء اللہ بہت ہی خوبصورت اور ٹھوس شمارہ ہے جو علمی اور مفید مضامین سے پُر ہے۔ ترتیب و پیشکش بہت عمدہ اور جاذب نظر ہے۔ ایسا شاندار رسالہ شائع کرنے پر مجلس انصاراللہ جرمنی کو مبارک باد دیتا ہوں۔

محترم صدر صاحب مجلس، نگران رسالہ اور نائب نگران نیز دیگر کارکنان کی خدمت میں بھی مبارکباد عرض کر دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

خاکسار عطاء المجیب راشد

۞۔ بخدمت جناب صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے آپ معہ اراکین مجلس انصاراللہ بخیریت ہوں۔ خاکسار تنظیمی لحاظ سے خدام الاحمدیہ جرمنی کا ممبر ہے۔ مجھے تقریباً آٹھ ماہ بعد رسالہ پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے اس سے پہلے پاکستان میں مطالعہ کیا کرتا تھا۔ ماشاء اللہ بہت اچھے مضامین ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔

میری طرف سے تمام ٹیم مجلس انصاراللہ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

والسلام خاکسار محمد یوسف Stade

۞۔ مکرم و محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلس انصاراللہ جرمنی کا ترجمان رسالہ ''الناصر'' کا مارچ، اپریل کا شمارہ پڑھا۔ ماشاء اللہ بے حد معیاری رسالہ ہے۔ مکرم داؤد احمد صاحب کا مضمون ''غانا کی سیر'' بطور خاص بہت پسند آیا۔ اگر مجھے اس مضمون کا عنوان تجویز کرنا ہوتا تو یوں کرتا۔ جسے دیکھنا ہو غانا مرے ساتھ ساتھ آئے۔

والسلام رستم حیات Balingen



چیریٹی واکس 2013

زیر اہتمام

مجلس انصار اللہ جرمنی

پیغام

مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب

صدر مجلس انصاراللہ جرمنی

پیارے انصار بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو نبیوں کا سردار اور آپؐ کے ماننے والوں کو خیر امت قرار دیا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے امت محمد مصطفیٰ ﷺ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ گویا خدمت خلق اور لوگوں کو فائدہ پہنچا کر ہی ایک مسلمان دیگر مذاہب کے ماننے والوں پر اپنی کسی اخلاقی برتری کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ دنیا کو فائدہ پہنچا کر ہی وہ ایک اعلیٰ مقام اور مرتبہ پا سکتا ہے۔ افسوس کہ عالم اسلام نے اس اصول کو فراموش کر کے اپنی برتری کے اس بنیادی اصول کو کھو دیا اور دنیا سے بہت پیچھے رہ گئے۔ دنیا کا سردار بننے کے لئے خدمتِ خلق اور خدمتِ انسانیت کی جن راہوں پر چلنا ضروری تھا ان کو بھول کر راستہ بھٹک گئے۔ اپنی عزت اور وقار کے لئے ایسے راستے تجویز کر لئے جن کی منزل سوائے رسوائی کے کچھ بھی نہیں۔ لیکن ایسا بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے کئے ہوئے وعدے کو بھول جاتا۔ اس نے اس کمزوری اور غفلت پر نظر کی اور اس دور میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ایک غلام کامل کے ذریعہ دوبارہ دنیا کو اس اصول کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں:

مرا مطلوب و مقصود و تمنا خدمت خلق است
ہمیں بارم ، ہمیں کارم ، ہمیں رسم ، ہمیں راہم

(درثمین فارسی)

یعنی میرا مقصود اور مطلوب اور خواہش خدمت خلق ہے اور یہی میرا کام ہے یہی میرا فکر ہے اور یہی میری رسم وراہ ہے۔

نیز فرماتے ہیں: ''شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 214۔ ایڈیشن 2003ء)

پس جماعت احمدیہ گزشتہ ایک صدی سے خدمت کی ہر اس راہ کو اختیار کر رہی ہے جس کے ذریعہ مخلوق خدا کی تکالیف کو دور یا کم کیا جا سکے۔ اپنے محدود وسائل کے باوجود جماعت نے ہمیشہ مظلوموں اور کمزوروں کی خدمت کے لئے اعلیٰ نمونے دکھلائے۔ اجتماعی اور انفرادی ہر دو سطح پر جماعت نے خدمت کے اس جذبہ کو ہمیشہ جوان رکھا اور دوسروں کو بھی ان راستوں پر چلنے کی تلقین کی۔ اسی اصول کو ذہن میں رکھتے ہوئے امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہدایت اور بابرکت ارشاد پر مجلس انصاراللہ جرمنی کو ملک کے سات چھوٹے بڑے شہروں میں چیرٹی واک کا اہتمام کرنے کی توفیق ملی۔

مجلس انصاراللہ جرمنی نے حضور انور کی ہدایات کی روشنی میں اُسی طرح کوشش کی ہے۔ جس طرح کہ حضور اقدس کا ارشاد تھا۔ حضور اقدس نے فرمایا: ''انصار بھی چیریٹی واک کریں علیحدہ علیحدہ علاقوں میں بڑے اور چھوٹے چھوٹے شہروں میں کر سکتے ہیں۔ بڑی عمر کے لوگ اور خصوصاً 80 سال کی عمر کے بزرگ اگر واک کریں تو اس کا بہت اچھا اثر ہوگا۔ ان کو جیکٹس دیں اور جیکٹس کے اوپر چیریٹی واک کا لوگو ہو۔ اگر یہاں چیریٹیز کے لئے رقم اکٹھی کرنے کا رواج نہیں ہے تو اس رواج کا تعارف کروائیں اور پھر چیریٹیز کے لئے رقم اکٹھی کریں۔ اور باقاعدہ ایک پروگرام کا انعقاد کر کے یہ رقم مختلف چیریٹیز کو دیں اس چیز کا تعارف تو کروائیں۔ اور جو آمد ہے اس کا 80 فیصد لوکل چیریٹیز کو دیں اور باقی بیشک 20 فیصد ہیومینیٹی فرسٹ کو دے دیں۔ پریس اور میڈیا کو بھی Invite کریں۔''

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جن شہروں میں پروگرام ہوئے ہیں ان میں Hamburg اور Mannheim بڑے شہر ہیں اسی طرح Marburg، Hattersheim، Gernsheim، Neuss، Böblingen نسبتاً چھوٹے شہر ہیں اور مجلس انصاراللہ جرمنی کے مختلف بلاکس میں واقع ہیں۔سات واکس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اپنے بلاک میں کثیر تعداد میں انصار شامل ہوئے ہیں اور جرمن احباب نے بھی حصہ لیا ہے۔اس طرح تمام چیریٹی واکس میں مجموعی طور پر 2500 سے زائد احباب نے حصہ لیا ہے۔ان چیریٹی واکس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے 12 انصار نے حصہ لیا جن کی عمر 80 سال سے زائد تھی۔ایک بزرگ 91 سال کی عمر کے تھے ان تمام انصار کو سٹیج پر بلا کر اُن کو حضور انور کا پیغام دیا تو سب نے کہا کہ ہم اپنے پیارے امام کے ارشاد کی تعمیل میں ہی حاضر ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو صحت والی لمبی زندگی دے آمین۔تمام شامل ہونے والے انصار اور جرمن احباب کو ٹی شرٹس دی گئی تھیں جس پر ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' تحریر تھا نیز احمدیہ چیریٹی کا لوگو بھی تھا اور ہر چیریٹی کے پروگرام کے لئے الگ رنگ تھا۔یہ شرٹس خصوصی طور پر پاکستان سے بنوائی گئی تھیں۔

رقم اکٹھی کرنے کے لئے مجلس عاملہ نے تجویز کیا تھا کہ تمام انصار اپنے جرمن نیز دیگر اقوام کے واقف کار، ہمسائے، ساتھ کام کرنے والے ساتھی، ڈاکٹرز، میئرز، علاقائی سیاسی وسماجی نمائندوں سے اس مد میں رقم اکٹھی کریں۔علاوہ ازیں احمدی کاروباری اور صاحبِ ثروت حضرات نیز دیگر احمدی احباب کو بھی اس میں شامل کر سکتے ہیں۔اور فیصلہ کیا گیا تھا کہ تمام رقوم جماعتی رسید بکس پر وصول کی جائیں گی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام زعماء نے بہت تعاون کیا اور مختلف اداروں سے اور کام کرنے والے ساتھیوں سے بھی وصولیاں کیں اور بہت سے زعماء نے انصار سے بھی اس مد میں رقم اکٹھی کی۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور اقدس کی دعاؤں کے طفیل ان چیریٹی واکس کے نتیجہ میں خدمت انسانیت کے لئے مبلغ ایک لاکھ یورو کی رقم اکٹھی ہو چکی ہے۔الحمدللہ علیٰ ذٰلک

مجلس عاملہ انصاراللہ کے مشورہ سے چیریٹی واک کی آمد سے Welthungerhilfe اور SOS Kinderdorf کے علاوہ Humanity First کی تنظیموں کو رقم ادا کرنے کی تجویز ہوئی تھی۔اس کے علاوہ ہر چیریٹی واک کے موقع پر شہر کے میئر کے مشورہ پر وہاں کی ایک مقامی تنظیم کو بھی امداد دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ان کو صرف ایک یا دو ہزار کی رقم دی جائے گی۔انشاء اللہ تعالیٰ۔ان تمام چیریٹی واکس کے لئے 2 لاکھ سے زائد فلائیر تقسیم کئے گے۔جس پر چیریٹی واک کرنے کا مقصد اور جن تنظیموں کے ذریعے بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کے لئے رقم دینی تھی ان کے تعارف کے علاوہ جماعت کا بھی تعارف تھا۔اس کے علاوہ ایک ہزار سے زائد بڑے اشتہار بھی آویزاں کئے گے۔اسی طرح واک سے پہلے اور بعد میں مختلف اخبارات میں کئی لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام اور تعارف پہنچا ہے۔مجلس عاملہ نے تجویز دی تھی کہ ان چیریٹی واکس کے تمام تر اخراجات مجلس انصاراللہ خود برداشت کرے گی صرف چند ایک اشیاء اور کھانے کا سپانسر شپ لے گی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھانے اور چند اشیاء کے سپانسر شپ مل گے تھے۔آخر پر خاکسار ان تمام انصار اور کارکنان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں چیرٹی واک کے انعقاد میں حصہ لیا۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے نیز مجلس انصاراللہ جرمنی کی خدمت انسانیت کی اس چھوٹی سی کوشش کو قبول فرمائے اور ہمیں ہمیشہ حضور کی ہدایات اور ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق دیتا رہے اور اس سے جماعت کا بہترین تعارف ہو اور لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والی تبلیغ ہو۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو آمین

چوہدری افتخار احمد

(صدر مجلس انصاراللہ جرمنی)

چیریٹی واک Gernsheim

پروگرام کے مطابق مورخہ 17/اگست بروز ہفتہ Gernsheim/Riedstdat میں مجلس انصاراللہ جرمنی کے انتظام کے تحت ایک چیریٹی واک کا انتظام کیا گیا چیریٹی واک کی تیاری کئی ہفتے قبل ہی شروع کردی گئی تھی۔مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم بشارت نوراللہ صاحب ناظم علاقہ ہیسن ویسٹ کو اس چیریٹی واک کا نگران مقرر فرمایا۔علاوہ ازیں مکرم منور اکمل فانی صاحب ناظم علاقہ Riedstadt کو چیئرمین اور مکرم ممتاز احمد کاہلوں صاحب کو نائب چیئرمین نامزد کیا گیا۔نیز مکرم صدر صاحب نے ایک 27رکنی کمیٹی کی بھی منظوری مرحمت فرمائی۔

چیریٹی واک کے انعقاد سے قبل دومرتبہ مقامی اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔علاوہ ازیں اس سلسلہ میں Riedstadt ریجن میں جماعت کے تعارف پر مبنی 21ہزار فلائرز گھروں میں ڈالے گئے نیز ایک ہزار سے زائد فلائر لوگوں کے ہاتھوں میں دیئے گئے۔پورے بلاک میں مجموعی طور پر تیس ہزار فلائر تقسیم کئے گئے۔اس کے علاوہ Gernsheim اور آس پاس کے علاقہ اور شہروں جن میں Darmstadt,Riedstadt,Mörfelden شامل ہیں میں بہت سے Plakaten اور بڑے بڑے پوسٹر بھی لگائے گئے تھے۔علاقہ کی نمایاں سیاسی و سماجی شخصیات کو شرکت کے دعوت نامے بھجوائے گئے۔علاوہ ازیں جرمنی کے صدر مملکت Herr Joachim Gauck،صوبہ ہیسن کے وزیراعلیٰ Herr Volker Bouffier اور علاقہ کے ایم این اے کو خصوصی دعوت نامے ارسال کئے گئے تھے۔اگرچہ ان شخصیات نے اپنی مصروفیات کے باعث شرکت سے معذرت کی لیکن تینوں نے پروگرام کے کامیابی کے لئے نیک خواہشات کے پیغامات بھجوائے۔چیریٹی واک کی تیاری کا بہت سا کام ایک روز قبل 16/اگست کو ہی مکمل کرلیا گیا تھا جن میں اسٹیج کی تیاری، خیمہ جات کی تنصیب، بینچ، میز، کرسیاں وغیرہ اسی طرح مرکز سے ٹی شرٹس اور مرکز سے انعامات کا حصول شامل ہے۔اس واک کے لئے انتظامیہ کے بھرپور تعاون سے شہر کے عین وسط میں روٹ مقرر کیا گیا تھا۔

17/اگست شہر Gernsheim میں جماعت احمدیہ کا دن تھا۔شہر کے چاروں طرف احمدیہ چیریٹی واک کے بینرز اور پوسٹر لگے ہوئے تھے۔دو بجے دن رجسٹریشن کا آغاز ہوگیا۔اس سے قبل تقریباً ایک بجے دوپہر متعلقہ سڑکیں شہر کی انتظامیہ کی طرف سے عام ٹریفک کے لئے بند کردی گئی تھیں۔مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی، مکرم ملک اختر محمود صاحب نائب صدر اوّل، مکرم مبارک احمد شاہد صاحب نائب صدر صف دوم، مکرم شاہد محمود صاحب نائب صدر دوم، مکرم شیخ منیر احمد صاحب نائب صدر سوم، مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب قائد تربیت، مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب قائد ایثار، مکرم رانا خلیل احمد صاحب قائد عمومی، مکرم شاہد نصیر صاحب قائد تجنید اور مکرم داؤد احمد صاحب پروگرام میں شرکت کے لئے بطور خاص مرکز سے تشریف لائے تھے۔

Gernsheim کے میئر Herr Peter Burger جنہوں نے کہ چیریٹی واک کا افتتاح کرنا تھا بھی بروقت تشریف لے آئے۔مکرم صدر صاحب، نائب صدران، مرکزی قائدین، چیرمین چیریٹی واک اور انصار کی ایک بڑی تعداد نے ان کا شاندار استقبال کیا۔چار بجے سہ پہر پروگرام کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور اس کا جرمن ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔اس موقع پر صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے لوائے احمدیت لہرایا تو فضا نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔مکرم صدر صاحب نے مہمان خصوصی شہر کے میئر کو مجلس انصاراللہ جرمنی کی طرف سے ایک یادگاری شیلڈ بھی پیش کی۔اس چیریٹی واک میں شہر Biebesheim کے میئر Herr Thomas Schell اور شہر Gernsheim کے ایک سابق میئر Erste Stadtrat Magistrat اور اسی طرح شہر کی پارلیمنٹ کے ممبران بھی شریک ہوئے۔

ٹھیک چار بجکر پندرہ منٹ پر جناب میئر نے چیریٹی واک کا افتتاح کیا۔مجموعی طور پر 478 احباب اس پروگرام میں شامل ہوئے۔جن میں 63 جرمن احباب وخواتین بھی شامل ہیں۔چھ بجے شام اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں میئر کے نمائندے Herr Heinrich Adler نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔نیک خواہشات کے اظہار کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنی طرف سے ایک سو یورو بھی بطور چیریٹی پیش کئے۔آخر پر مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے معزز مہمانوں اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور یوں یہ کامیاب پروگرام بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔اس موقع پر تمام حاضرین کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔چیریٹی واک کی خبریں مقامی اخبارات میں نمایاں طور پر شائع ہوئیں۔چیریٹی واک کے لئے اپنے پیغام میں Herrn Ersten Stadtrat Heinrich Adler نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ ہمارے شہر میں یہ چیریٹی واک منعقد کررہی ہے۔شہر کے میئر Herr Peter Bürger اس واک کی سرپرستی کررہے ہیں۔اس واک کے لئے کافی احباب نے رجسٹریشن کروالی ہے ہمیں امید ہے کہ وہ اس میں ضرور حصہ لیں گے۔مجھے امید ہے کہ اس واک کے ذریعہ جماعت احمدیہ اور شہر Gernsheim کے تعلقات مزید استوار ہوں گے۔



مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی Gernsheim کے میئر Herr Peter Burger سے محو گفتگو ہیں





چیریٹی واک Gernsheim کی چند تصویری جھلکیاں





















چیریٹی واک Neuss

حسب پروگرام 17 راگست 2013ء کو ہی Neuss میں بھی چیرٹی واک کا اہتمام کیا گیا تھا۔اس سلسلہ میں لوگوں کی معلومات کے لئے کئی دن قبل ہی شہر کے مختلف مقامات پر پوسٹر لگا دیئے گئے تھے نیز واک سے چند روز قبل ایک بڑے اخبار میں نمایاں طور پر خبر بھی شائع ہوئی تھی۔علاوہ ازیں شہر Neuss اور گردونواح میں جماعت احمدیہ کے تعارف پر مبنی کئی ہزار فلائر تقسیم کئے گئے۔مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم خالد محمود صاحب ناظم علاقہ Nordrhein Ost کو نگران اور مکرم منیر احمد طاہر صاحب ناظم علاقہ Nordrhein West کو اس چیریٹی واک کا چیرمین مقرر فرمایا تھا جبکہ مکرم طارق محمود صاحب کو نائب چیئرمین مقرر کیا گیا تھا۔علاوہ ازیں ایک انتظامی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی تھی۔

مورخہ 17 راگست بروز ہفتہ نماز فجر کی ادائیگی کے فوراً بعد ہی انصار چیریٹی واک کے مقام پر پہنچ گئے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے لگے۔اس موقع پر وہاں چھ اسٹال بھی لگائے گئے تھے۔جن میں Humanity First سمیت مختلف رفاعی اداروں کے تین اسٹال بھی شامل ہیں۔علاوہ ازیں کھانے پینے کی اشیاء کا ایک اسٹال بھی موجود تھا جہاں گرما گرم سموسوں اور دیگر اشیاء سے احباب خوب لطف اندوز ہوئے۔اس کے علاوہ بچوں کی تفریح کا بھی خاطر خواہ انتظام کیا گیا تھا۔صبح 9 بجے رجسٹریشن کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔10 بجے تلاوت قرآن کریم کے بعد میئر صاحب نے افتتاحی خطاب میں کہا کہ آپ لوگوں کے پاس آنے پر خوشی محسوس ہوتی ہے کیوں کہ آپ لوگ بہت اچھے کام کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ آپ پودے لگاتے ہیں شہر میں صفائی کا کام کرتے ہیں اور اسی طرح آج یہ خدمت انسانیت کا کام کر رہے ہیں۔جب بھی آپ ان کاموں کے لئے بلائیں گے میں اس میں بخوشی شامل ہوں گا۔10 بجکر 20 منٹ پر واک اور دوڑ شروع ہوئی۔بعدازاں 12 بجے اختتامی پروگرام ہوا جس میں مرکزی نمائندہ مکرم قمر احمد عطاء صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی نے اوّل، دوئم اور سوئم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو شیلڈز دیں اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔اس پروگرام میں 300 احباب شامل ہوئے۔آخر میں تمام شامل ہونے والوں کو کھانا پیش کیا گیا۔تمام ممبران انتظامی کمیٹی اور بطورِ خاص مکرم ظہیر احمد صاحب نے چیریٹی واک کے سلسلہ میں اپنی نمایاں خدمات پیش کیں۔جزاکم اللہ۔اس پروگرام سے چند دن پہلے ایک بڑی اخبار میں نمایاں طور پر خبر شائع ہوئی۔اسی طرح بعد میں چیریٹی واک کی خبریں متعدد اخبارات کی زینت بنیں۔



چیریٹی واک کے موقع پر مہمانِ خصوصی حاضرین سے مخاطب ہیں



















STADT KURIER

14. AUGUST 2013

Ein Charity-Walk im Namen der Ökumene: Alle sind eingeladen!

Die islamische Gemeinschaft Ahmadiyya Muslim Jamaat (AMJ) in Kaarst und Umgebung ist nicht besonders groß. Etwa 1.000 Mitglieder gehören ihr im Rhein-Kreis Neuss an. Und dennoch ist sie sehr rührig. Zaheer Ahmad aus Kaarst präsentiert jetzt einen „Charity Walk" mit prominenter Unterstützung und namhaften Partnern.

von Thomas Broich



In Neuss am Rheinufer wird bereits fleißig trainiert. *Foto: privat*

Neuss. „Wir sind eine islamische Reform-Gemeinschaft, die für Frieden steht", berichtet Zaheer Ahmad, „trotzdem wird unsere Gemeinschaft in vielen Teilen der Welt verfolgt. In großen Teilen der arabischen Welt wird Christen und Anhängern von Ahmadiyya Muslim Jamaat das Leben gleichermaßen schwer gemacht." Trotz der friedlichen Interpretation des Islam sind die Anhänger der AMJ in vielen islamischen Ländern und zum Teil sogar im Westen Anfeindungen und gewalttätigen Angriffen extremistischer Muslime ausgesetzt. In Deutschland bekam Ahmadiyya Muslim Jamaat übrigens als erste islamische Gemeinde den offiziellen Kirchenstatus verliehen. Ihre Mitglieder geben sich offen: Mit vielen Aktionen versucht die Gemeinde Integration, Interkulturelle Verständigung und die Ökumene zu fördern.

Aktuell ist es der „Charity Walk and Run" der Jugendorganisation der „Ahmadiyya Muslim Jamaat" unter der Schirmherrschaft des Neusser Bürgermeisters Herbert Napp.

Der Wohltätigkeitslauf findet am Samstag, 17. August, in Neuss statt. Jeder kann daran teilnehmen, jeder ist dazu eingeladen. Um 9.30 Uhr öffnet das Anmeldebüro an der Rheinallee unter der Kardinal-Frings-Brücke. Um 11.30 Uhr werden die Ehrengäste begrüßt und um 12 Uhr startet der Lauf. Kooperationspartner und Nutznießer sind die „Welthungerhilfe", „SOS Kinderdorf Deutschland", „Humanity First Deutschland" und die „Initiative Schmetterling" aus Neuss.

Ahmadiyya Muslim Jamaat ist mit über zehn Millionen Mitgliedern in über 200 Staaten die größte islamische Reformbewegung.

Sie tritt nach eigenen Angaben ein für Barmherzigkeit gegenüber allen Menschen, Gerechtigkeit, Gleichwertigkeit von Mann und Frau, Trennung von Religion und Staat, Beendigung der Gewalt im Namen der Religion sowie die Menschenrechte.

In Deutschland ist sie sehr aktiv und veranstaltet Projekte wie Silvester-Müllreinigungen, Blutspendeaktionen, Charity Walks, interreligiöse Dialogforen, Moscheenbesuche, Frauenfrühstücke, Altenheimbesuche und vieles mehr.

KAARSTER STADTSPIEGEL
Der Lokal Anzeiger für Kaarst am Mittwoch
21. August 2013 | Jahrgang 27 | Nr. 34 | www.kaarster-stadtspiegel.de

Charity-Walk and Run: Premiere ist geglückt, und im kommenden Jahr wird's noch größer

Zaheer Ahmad aus Kaarst von der islamischen Gemeinschaft Ahmadiyya Muslim Jamaat (etwa 1.000 Mitglieder im Rhein-Kreis Neuss) kann einen Erfolg vermelden. Der „Charity Walk" mit prominenter Unterstützung und namhaften Partnern in Neuss hat sich zu einem gelungenen Event entwickelt.





Die islamische Gemeinschaft Ahmadiyya Muslim Jamaat veranstaltet eine Menge gemeinnütziger Events wie Reinigungsaktionen und Charity-Läufe. Am Wochenende gab es einen dicken Scheck für die „Initiative Schmetterling". *Fotos: Broich/privat*

Neuss/Kaarst. Um 5 Uhr Morgens am Samstag, 17. August, trafen sich die Mitglieder der



Zaheer Ahmad

Ahmadiyya Muslim Jamaat Neuss zu einem gemeinsamen Gebet. Nach einem Frühstück unter der Josef Kardinal-Frings-Brücke begannen die Mitglieder um 7 Uhr mit den Aufstellen der Zelte, Parkschilder, Wegweiser, Starttor und allem, was sonst noch für die Vorbereitung nötig war.

Um 9.30 Uhr öffneten die Organisatoren das Anmeldebüro und die ersten Anmeldungen wurden entgegen genommen. Prominentester Besucher war der Neusser Bürgermeister Herbert Napp, der auch die Schirmherrschaft übernommen hatte.

Nach einer kurzen Vorstellung wurden die Ehrengäste begrüßt. Herbert Napp hielt eine Rede und um 12 Uhr gab der Bürgermeister den Startschuss für den Neun-Kilometer-Lauf. Um 12.15 Uhr gab es den Startschuss für 4,5 Kilometer-Walk und den Schülerlauf.

Um 14 Uhr wurden die Preise verliehen. Der „Initiative Schmetterling" Neuss wurde ein Scheck in Höhe von 1.000 Euro übergeben.

Etwa 300 Besucher hatten sich eingefunden und 200 Personen nahmen auch am Lauf teil. Zaheer Ahmad ist zufrieden und optimistisch, dass im kommenden Jahr noch mehr Läufer gewonnen werden können.

Am Ende speisten alle Teilnehmer gemeinsam. Zaheer Ahmad: „Wir danken der Stadt Neuss für die Unterstützung, dem Stadtsportverband Neuss, den Stadtwerken Neuss, der Initiative Schmetterling sowie allen unseren Sponsoren und ehrenamtlichen Helfern."

Muslimische Gemeinde plant Spendenlauf

VON KIRA WEBER

NEUSS Die muslimische Reformgemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat (AMJ) engagiert sich für den guten Zweck und leistet einen Beitrag für Integration. Für kommenden Samstag, 17. August, plant die Gemeinde, unter der Federführung ihrer Unterorganisation Majlis Ansarulla, einen Wohltätigkeitslauf entlang des Rheins. Der Sprecher der Organisation Zaheer Ahmad verweist auf die Mitglieder der AMJ: „Wir übernehmen gesellschaftliche Verantwortung, fördern soziale Integration und sind im Dienste der besonders bedürftigen Menschen tätig."

Doch auch ein prominenter Neusser, Bürgermeister Herbert Napp, unterstützt das Projekt und übernimmt für den Wohltätigkeitslauf die Schirmherrschaft. Die gesammelten Spenden gehen an Hilfsorganisationen wie die Welthungerhilfe, die SOS Kinderdörfer Deutschland und Humanity First Deutschland.

„Wir übernehmen gesellschaftliche Verantwortung"
Zaheer Ahmad
Sprecher AMJ

Weiterhin sagt Pressesprecher Zaheer Ahmad: „Der Schwerpunkt der Aktion liegt nicht nur auf dem Generieren von Spenden und Sponsoren für Wohltätigkeitsorganisationen, sondern vor allem darauf, ein Zeichen für die aktive Mitgestaltung der hiesigen Gesellschaft durch Menschen mit Migrationshintergrund zu setzen."

Seit 2007 organisiert die AMJ bundesweit Benefizläufe unter dem Motto „Aktion LebensLäufe" in verschiedenen Städten. Dieses Jahr ist nun zum ersten Mal auch Neuss als Austragungsort dabei.

Treffpunkt und auch Ziel des knapp fünf Kilometer langen Laufes ist unter der Josef-Kardinal-Frings-Brücke, an der Rheinalle. Die Teilnahme an dem Lauf ist offen für alle, das Startgeld für Kinder bis 15 Jahren beträgt fünf Euro, das für Erwachsene sieben Euro und wird an die Organisationen gespendet. Teilnehmer werden gebeten, sich am Veranstaltungstag ab 9.30 Uhr im Büro anzumelden.

Interessierte an der Spendenaktion finden weitere Informationen unter www.charitywalk.info oder können eine Direktüberweisung mit anschließender Spendenquittung auf das Konto: 159025527, BLZ 51050015, Nassauische Sparkasse Wiesbaden, Verwendungszweck Charity Walk, tätigen.

چیریٹی واک Hattersheim

مجلس انصاراللہ جرمنی کے دیئے ہوئے پروگرام کے مطابق مورخہ 17 راگست 2013ء بروز ہفتہ Hattersheim میں ایک چیریٹی واک منعقد ہوئی۔مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم فلاح الدین خان صاحب زعیم اعلیٰ فرنکفرٹ کو اس پروگرام کا نگران، مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب ناظم علاقہ Taunus کو چیئرمین اور مکرم محمد منور عابد صاحب کو وائس چیئرمین امقرر فرمایا۔علاوہ ازیں پروگرام کو خوش اسلوبی اور کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی تھی۔ چیریٹی واک کی تیاری کا آغاز کئی روز پہلے ہی سے ہو چکا تھا۔اس ضمن میں میٹنگز بھی کی گئیں۔مرکز سے بھی مسلسل رابطہ رہا اور صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی سے بھی ہدایات لی جاتی رہیں۔ چیریٹی واک کے انعقاد سے متعلق شہر اور گردونواح میں Plakate اور پوسٹر لگائے گئے تھے۔ پروگرام میں شرکت کے لئے مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی، مکرم ملک اختر محمود صاحب نائب صدر اوّل، مکرم مبارک احمد شاہد صاحب نائب صدر صف دوم، مکرم شیخ منیر احمد صاحب نائب صدر سوم، مکرم رانا خلیل احمد صاحب قائد عمومی، مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب قائد ایثار، مکرم محمد ایوب خان صاحب قائد تربیت نو مبائعین اور مکرم داؤد احمد صاحب نے خصوصی طور پر مرکز سے تشریف لے گئے اور پروگرام کو رونق بخشی۔صبح نو بجے رجسٹریشن کا آغاز کر دیا گیا۔دس بجے قرآن کریم کی تلاوت سے پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔بعد ازاں شہر کی میئر Frau Antije Köster نے اپنے افتتاحی خطاب میں واک کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے پیغام میں لکھا تھا کہ یہ آپ کی یہاں پہلی چیریٹی واک ہے۔اب میں بڑی خوشی سے کہتی ہوں کہ آپ آئندہ بھی ہمارے شہر میں چیریٹی واک کروانے کا پروگرام بناتے رہیں۔

دس بجکر بیس منٹ پر واک اور دوڑ شروع ہوئی۔اس پروگرام میں 350 احباب شامل ہوئے۔کئی ایک جرمن احباب نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔جن میں شہر کی میئر ممبر Stadtrat، ایک اسکول کے ڈائریکٹر، ایک ڈاکٹر، دو پولیس کے آفیسر اور اخبارات کے نمائندگان شامل ہیں۔دوپہر بارہ بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں میئر کے نمائندہ نے اوّل، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا نیز خدمات بجالانے والے کارکنان کی محنت کو سراہا۔آخر پر تمام احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔ چیریٹی واک کی خبریں مقامی اخبارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئیں۔ چیریٹی واک کے لئے اپنے پیغام میں شہر کی میئر Frau Antije Köster نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ آپ ایک چیریٹی واک ہمارے شہر Hattersheim میں منعقد کر رہے ہیں۔نئے سال کے موقع پر صفائی اور اسی طرح پودے لگانے کے علاوہ آپ کے خدمت خلق کے جذبے کا یہ بھی ایک ثبوت ہے۔ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔اگرچہ ملک و قوم کی خدمت اور خدمت انسانیت آپ کا نصب العین اور روزانہ کا معمول ہے تاہم خدمت کے جس جذبہ سے آپ آج کا یہ پروگرام آرگنائز کر رہے ہیں میں اس کے لئے آپ تمام احباب اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔نیز میں اس واک کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔



واک کا ایک خوبصورت منظر



مہمانِ خصوصی Hattersheim کی میئر Frau Antija Köster نے واک کا افتتاح کیا۔اس موقع پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے









Laufen für den guten Zweck

300 Personen nehmen am ersten „Charity Walk“ in Hattersheim teil

HATTERSHEIM (ak) – Am letzten Samstag fand zum ersten Mal ein „Charity Walk“ der Ahmadiyya Muslim Jamaat (AMJ) statt. Insgesamt sieben solcher Wohltätigkeits-Läufe werden in diesem Jahr von der Gruppe der „Männer über vierzig“ in der Ahmadiyya- Gemeinde, der „Majis Ansarullah“, in ganz Deutschland veranstaltet. Nicht nur Mitglieder der Gemeinde laufen zum Beispiel in Hamburg, Mannheim, Böblingen, Neuss und eben in Hattersheim für den guten Zweck. Nach Hattersheim kamen dazu AMJ-Mitglieder aus dem ganzen Main-Raum, von Würzburg über Offenbach bis nach Wiesbaden. Mit den „Charity Walks“ möchte man in der AMJ die Bereitschaft, gesellschaftliche Verantwortung zu übernehmen, soziale Integration zu fördern und im Dienst bedürftiger Menschen tätig sein zu wollen, nach außen tragen. Die „Charity Walks“ sollen nicht nur Spenden sammeln und als Zeichen dafür dienen, dass auch Menschen mit Migrationshintergrund die heutige Gesellschaft aktiv mitgestalten, sondern sie sollen auch die notwendige Aufmerksamkeit für notleidende Menschen erregen.

Mit der regen Beteiligung am Hattersheimer „Charity Walk“ ist das den AMJ ganz sicher gelungen: An den Start vor der Stadthalle im Karl-Eckel-Weg gingen an die 300 Läufer und „Walker“, alle in blauen T-Shirts mit der Aufschrift „Liebe für alle – Hass für keinen“. Für eine Startgebühr von sieben Euro drehten sie nach einem „Startpfiff“ von Bürgermeisterin Antje Köster eine etwa drei Kilometer lange Runde durch den Ort (selbstverständlich gut abgesichert durch Ordnungsamt und Polizei), zunächst Richtung Heinrich-Böll-Schule und dann zurück zur Stadthalle. Mit dabei waren auch der Präsident der bundesweiten „Majlis Ansarullah“ und – worauf alle besonders stolz waren – zwei über 80-jährige Herren, die dieser Organisation ebenfalls angehören.

Auf die schnellsten zehn Läufer warteten am Ziel nach einer Schlusszeremonie schöne Preise, für alle standen Getränke und kleine Speisen dort bereit. Der Spendenerlös des Laufes wurde von der Ahmadiyya-Gemeinde noch aufgerundet und wird der Welthungerhilfe, SOS-Kinderdorf Deutschland, Humanity First und der Hausaufgabenhilfe an der Hattersheimer Regenbogenschule zur Verfügung gestellt.

Bürgermeisterin Antje Köster und auch der Schulleiter der Regenbogenschule, Uwe Simon, freuten sich sehr darüber, dass der „Charity Walk“ der AMJ nicht nur überregionalen Projekten zufließt, sondern sich auch regional in einer Hattersheimer Schule positiv auswirken wird. Köster würdigte einmal mehr das soziale Engagement der AMJ, welches ihrer Ansicht nach Anerkennung und Respekt verdient. In ihrer kurzen Ansprache vor dem Start zeigte sie sich beeindruckt und erfreut von der Menge der Läufer und gab ihrer Hoffnung Ausdruck, dass dies nicht der letzte „Charity Walk“ der AMJ in Hattersheim gewesen sei. Der Mitorganisator des Laufes und Präsident der AMJ Flörsheim, Munawar Abid, überreichte Antje Köster ein Erinnerungs-Präsent an den „Charity Walk“ 2013 in Hattersheim als Zeichen der Dankbarkeit dafür, dass die Stadt Hattersheim die Veranstaltung unterstützt hat.



Die Ahmadiyya-Gemeinde überreichte Bürgermeisterin Antja Köster ein Erinnerungsgeschenk als Dank für die Unterstützung durch die Stadt Hattersheim. **(Foto: A. Kreusch)**

چیریٹی واک Mannheim

مجلس انصاراللہ جرمنی کی طرف سے کی جانے والی سات چیریٹی واکس میں سے ایک کا انعقاد مورخہ 18 راگست 2013ء کو Mannheim میں کیا گیا۔اس سلسلہ میں کوششیں اور تیاری کئی ہفتوں سے جاری تھی۔شہر کی انتظامیہ اور اسی طرح مرکز سے مسلسل رابطہ رہا۔شہر میں متعدد Plakate اور پوسٹرز لگائے گے تھے نیز پروگرام سے قبل مقامی اخبارات میں خبریں بھی شائع ہوئیں۔

چیریٹی واک کے سٹارٹ پوائنٹ پر ایک خوبصورت گیٹ بنایا گیا تھا جو پروگرام کو خوبصورت بنانے میں اپنا کردار ادا کر رہا تھا۔تمام شرکاء نے اس واک کے لئے مقرر کی گئی ایک ہی رنگ کی Shirts پہن رکھی تھیں جن پر محبت سب کے لئے نفرت کسی کے لئے نہیں کے الفاظ نمایاں تھے اسی طرح احمدیہ چیریٹی واک کا لوگو بھی موجود تھا۔اردگرد کا سرسبز ماحول اور شاندار موسم بھی پروگرام کے حسن میں اضافہ کئے ہوئے تھا۔مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی ،



چیریٹی واک کے شرکاء واک شروع ہونے کا انتظار کر رہے ہیں

مکرم ملک اختر محمود صاحب نائب صدر اول،مکرم مبارک احمد شاہد نائب صدر صف دوم،مکرم ڈاکٹر وسیم احمد طاہر صاحب رکن خصوصی،مکرم خواجہ رفیق احمد قائد ایثار،مکرم محمد ایوب خان صاحب قائد تربیت نو مبائعین مرکز سے بطور خاص تشریف لائے تھے۔

تیاری اور رجسٹریشن کا عمل آٹھ بجے صبح سے جاری تھا۔دس بجے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے افتتاح فرمایا۔اپنے افتتاحی کلمات میں آپ نے تمام شرکاء اور حاضرین کو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ حضور انور کے ارشاد کے مطابق آج یہاں چیریٹی واک کے پروگرام میں شامل ہیں اور خدمت انسانیت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔دس بجکر بیس منٹ پر واک اور دوڑ شروع ہوئی۔اس واک میں 300 احباب شامل ہوئے۔اس واک کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ اس میں ایک ناصر مکرم شرف احمد صاحب جن کی عمر 91 سال ہے نے بھی بطور خاص شرکت کی۔مکرم شرف احمد صاحب ساتوں چیریٹی واکس میں شامل ہونے والے عمر رسیدہ انصار میں سے معمر ترین ناصر ہیں۔

بارہ بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے پوزیشن حاصل کرنے والے احباب میں انعامات تقسیم کئے۔آخر پر تمام شرکاء اور حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا اور یوں یہ تقریب بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچی۔اگلے روز مقامی اخبارات میں چیریٹی واک کی خبریں نمایاں طور پر شائع ہوئیں۔



افتتاحی تقریب میں واک کے اغراض ومقاصد بیان کئے جارہے ہیں۔اس موقع پر صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھی موجود تھے



واک کا ایک منظر



واک میں حصہ لینے والے معمر ترین 91 سالہ ناصر مکرم شرف احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی کے ہمراہ





واک کے افتتاحی تقریب کے دو مناظر









کھانے اور تقسیم انعامات کے چند مناظر، صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے انعامات تقسیم کئے



چیریٹی واک Böblingen

اس چیریٹی واک کے لئے مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم افتخار احمد صاحب ناظم علاقہ Württemberg Nord کو نگران، مکرم نصیر احمد برمی صاحب کو چیئرمین اور مکرم مبشر احمد صاحب کو وائس چیئرمین مقرر فرمایا۔ علاوہ انتظامی امور کی بجا آوری کے لئے ایک پندرہ رکنی کمیٹی کی بھی منظوری دی۔ Walk کو احسن طریق پر منعقد کرنے کے لئے کمیٹی کی دو میٹنگز کی گئی تھیں جن میں ممبران کی رائے اور مشورہ جات کے بعد پروگرام کو حتمی شکل دی گئی۔

مورخہ 18 راگست بروز اتوار صبح نو بجے حسب پروگرام وقار عمل کا آغاز کر دیا گیا اور وقت مقررہ یعنی 11:30 پر رجسٹریشن شروع کر دی گئی۔ واک کے آغاز کا وقت دو بجے دن مقرر تھا۔ اس سے قبل مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی تشریف لا چکے تھے۔ مکرم ملک اختر محمود صاحب نائب صدر اوّل، مکرم مبارک احمد شاہد صاحب نائب صدر صف دوم، مکرم شیخ منیر احمد صاحب نائب صدر سوم اور مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب قائد ایثار آپ کے ہمراہ تھے۔ Oberbürgermeister کی آمد پر صدر صاحب نے دیگر عہدیداران اور احباب کے ساتھ ان کا استقبال کیا۔ حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا



شرکاء واک کے لئے تیار کھڑے ہیں

آغاز ہوا۔ لارڈ میئر نے اپنے افتتاحی کلمات میں چیریٹی واک کے انعقاد پر نہایت خوشی کا اظہار کیا اور علاقہ میں جماعت احمدیہ کی دیگر خدمات کو بھی سراہا۔ آپ نے بطور خاص مجلس انصاراللہ جرمنی کی طرف سے شہر میں لگائے گئے پودے کا بھی ذکر کیا اور اسے ایک قابل قدر اقدام قرار دیا۔

اس سے قبل چیریٹی واک کے سلسلہ میں اپنے ایک پیغام میں شہر کے لارڈ میئر Herr Wolfgan Lützner نے کہا کہ اس طرح کی واکس لوگوں کو صحت مند رکھنے کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ آپس میں میل ملاپ کا بھی ایک موقع فراہم کرتی ہیں۔ جماعت احمدیہ یقیناً یہ ایک نیک کام کر رہی ہے کہ اس ذریعہ سے رقم جمع کر کے خدمت خلق کے کاموں میں خرچ کر رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس واک سے جماعت احمدیہ اور Böblingen کے عوام کے تعلقات میں اضافہ ہوگا۔ اسی طرح انہوں نے پروگرام کے انعقاد پر جماعت احمدیہ کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اختتامی تقریب میں مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے اوّل، دوم اور سوم آنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آپ نے تمام شرکاء اور ایک کامیاب واک منعقد کروانے پر منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اس چیریٹی واک میں کل 197 احباب شامل ہوئے جن میں 22 جرمن بھی شامل تھے۔ آخر پر تمام حاضرین کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔



شہر کے لارڈ میئر Herr Wolfgan Lützner تقریب میں خطاب کرتے ہوئے









چیریٹی واک Böblingen کے چند اور مناظر

















Oberbürgermeister Wolfgang Lützner (ganz rechts) gratuliert der Religionsgemeinschaft AMJ zu der Wohltätigkeitsaktion. Bild: Oberdorfer

„Liebe für alle, Hass für keinen“

Böblingen: Wohltätigkeitslauf der muslimischen Gemeinschaft Ahmadiyya Muslim Jamaat

Von unserem Mitarbeiter
Thomas Oberdorfer

„Gemeinsam in Bewegung für humanitäre Hilfe“. Unter diesem Motto stand der Wohltätigkeitslauf der muslimischen Religionsgemeinschaft Ahmadiyya Muslim Jamaat am Oberen See in Böblingen an der Wandelhalle. Der Erlös kommt drei Hilfsorganisationen zugute: der Welthungerhilfe, dem SOS Kinderdorf Deutschland und Humanity First Deutschland.

„Wir wollen Verantwortung übernehmen und uns in der Gesellschaft engagieren“, sagte Munir Ahmed, der in der Frankfurter Zentrale der Ahmadiyya Muslim Jamaat (AMJ) für deren Unterorganisationen zuständig ist. Eine dieser Unterorganisationen, Majlis Ansarullah, hat den Wohltätigkeitslauf in Böblingen organisiert.

Die AMJ ist eine muslimische Religionsgemeinschaft mit bundesweit über 35 000 Mitgliedern, weltweit hat sie rund zehn Millionen Mitglieder. Sie wurde 1889 als Reformgemeinde im Islam gegründet. Ausdrücklich distanziert sich der AMJ von jeder Art von Gewalt und Fanatismus. Toleranz und die Wahrung der Menschenrechte sind Teil seiner Lehre.

„Liebe für alle, Hass für keinen“ – so lautet der Leitspruch der AMJ, die im Juni dieses Jahres in Hessen als Körperschaft öffentlichen Rechts anerkannt wurde, als erste muslimische Gemeinde in Deutschland. Der AMJ steht somit rechtlich auf einer Stufe mit den großen christlichen Kirchen.

Respekt und Teilhabe

Der Spendenlauf in Böblingen ist einer von sieben Läufen dieser Art, die von der AMJ am vergangenen Wochenende bundesweit veranstaltet wurden. „Wir wollen damit verschiedene Organisationen unterstützen, außerdem dienen die Veranstaltungen der Integration“, erklärte Munir Ahmed. „Wir wollen respektvoll miteinander leben und arbeiten, wir sind ein Teil der Gesellschaft in diesem Land.“

Sieben Euro betrug das Startgeld für jeden Teilnehmer, egal ob Jogger oder Spaziergänger. Etwa fünf Kilometer lang war die Laufstrecke rund um die beiden Seen der Böblinger Innenstadt und entlang des Baumovals.

Spenden-Sammlung

Neben den Antrittsgebühren sammelte der AMJ noch Spendengelder ein. Der Erlös wird an die drei Hilfsorganisationen Welthungerhilfe, SOS Kinderdorf Deutschland und Humanity First Deutschland verteilt. Die Schirmherrschaft für den Wohltätigkeitslauf hatte Böblingens Oberbürgermeister Wolfgang Lützner übernommen.

„Die Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat trägt mit ihrer Laufveranstaltung und dem damit verbundenen wohltätigen Zweck zum friedvollen Miteinander in Böblingen bei“, schrieb Lützner in einem Grußwort.

Baden-Württemberg, Montag 19. August 2013

چیریٹی واک Marburg

18 راگست 2013ء بروز اتوار مجلس انصاراللہ جرمنی کی طرف سے ایک چیریٹی واک کا انعقاد Marburg میں بھی کیا گیا تھا۔اس پروگرام کے لئے مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم رفیع احمد خان صاحب ناظم علاقہ Hessen Mitte کو چیئرمین اور نگران مقرر فرمایا تھا۔ پروگرام کو احسن رنگ میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی تھی۔

کئی روز پہلے ہی واک کی تیاری کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔اس ضمن میں کمیٹی کی میٹنگز بھی ہوئیں جن میں ممبران کے مشورہ جات سے پروگرام کو بہتر بنانے میں مدد ملی۔مرکز سے اور بطور خاص صدر صاحب مجلس سے ہمہ وقت رہنمائی اور ہدایات ملتی رہیں جن کی روشنی میں پروگرام کو آخری شکل دی گئی۔شہر کے مختلف مقامات اور گردونواح میں Plakate اور پوسٹر لگائے گئے تھے۔علاوہ ازیں مجلس کی طرف سے مہیا کئے گئے پمفلٹ بھی ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔چیریٹی واک سے قبل مقامی اخبارات میں خبریں بھی شائع ہوئیں۔

مورخہ 18 راگست بروز اتوار مجلس Marburg میں صبح 9 بجے رجسٹریشن کے ساتھ پروگرام شروع ہوا۔10 بجے تلاوت قرآن کریم کے بعد لارڈ میئر کی بیوی جو کہ ایک رفاہی ادارہ (Tafel) کی سربراہ ہیں نے افتتاحی کلمات میں جماعت کی رفاہی ادارہ کی تفصیل بتائی اور کہا کہ کچھ ایسے غریب اور ضرورت مند ہوتے ہیں جو اظہار نہیں کرتے لیکن حقدار ہوتے ہیں۔اس موقع پر انہیں مجلس کی طرف سے 2000 یورو کا چیک پیش کیا گیا تھا وہ بار بار اس کا ذکر کر رہی تھیں کہ مجھے یقین نہیں آ رہا کہ اتنی بڑی رقم اس مقصد کے لئے آپ لوگ دے رہے ہیں۔آپ لوگ یقیناً چیریٹی واک ایک بہت نیک مقصد کے لئے کر رہے ہیں اور شکریہ ادا کرنے کے بعد واک اور دوڑ کا باقاعدہ افتتاح کیا۔واک کے اختتام پر لارڈ میئر Herr Egon Vaupel خود تشریف لائے اور انعامات تقسیم کئے اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ مجھے اس پروگرام کی سرپرستی کرتے ہوئے بہت خوشی ہوئی ہے۔اور نہایت ہی جذباتی انداز میں کہا کہ میں نے سوچا تھا کہ کچھ لوگ آئے ہوں گے لیکن میں حیران ہو گیا ہوں کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے ہیں بلکہ نہایت ذوق اور شوق سے حصہ لے رہے ہیں مجھے علم ہے کہ ان لوگوں کی آمد کم ہے لیکن جس سخاوت کا مظاہرہ کر رہے ہیں یہ ایک شاندار مثال ہے اور جماعت فلاح و بہبود کے جو کام کر رہی ہے بہت اچھے ہیں اور ہم آپ کے ساتھ ہیں۔اس واک میں 350 احباب شامل ہوئے۔تمام شامل ہونے والوں کو کھانا پیش کیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروگرام سے پہلے اور بعد میں اخبارات میں خبریں بھی شائع ہوئیں۔



چیریٹی واک سے قبل Marburg کے لارڈ میئر نے اپنے ایک پیغام میں کہا کہ دنیا میں اچھے اور نیک اور خدمت خلق کے کاموں کے بہت سے مواقع ہوتے ہیں۔جماعت احمدیہ مختلف کاموں اور پروجیکٹس کے ذریعہ یہ بات ثابت کرتی رہتی ہے۔Marburg میں جماعت کی طرف سے چیریٹی واک کا انعقاد اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ اس شہر اور معاشرہ کا ایک حصہ ہے۔میں اس پروگرام کے کامیابی کے لئے دعا گو ہوں نیز اس خدمت کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

چیریٹی واک Marburg کی چند تصویری جھلکیاں



















فرینکفرٹ، چیرٹی واک کے موقع پر میئر آف ماربرگ سٹی کا دیگر کے ہمراہ لیا گیا گروپ فوٹو (تصویر: قمر احمد عطاء)

جرمنی، فلاحی اداروں کیلئے عطیات بارے چیرٹی واک کا اہتمام

غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کے لئے تعاون کر رہے ہیں، چیف میئر

فرینکفرٹ (قمر احمد عطاء سے) جرمنی کے شہر ماربرگ میں گزشتہ دنوں ایک چیرٹی واک کا اہتمام ہوا جس کا انتظام مقامی وعلاقائی پاکستانی کمیونٹی اور اے ایم جے کے ممبران نے مل کر کیا تھا۔ اس چیرٹی واک کا مقصد فلاحی اداروں اور تنظیموں کی مالی مدد کے لئے عطیہ جات اکٹھے کرنا تھا۔ ماربرگ یونیورسٹی سٹی کے چیف میئر اس چیرٹی واک کے سرپرست اعلیٰ تھے۔ واک میں 300 کے لگ بھگ لوگوں نے شرکت کی جن میں جرمن بھی شامل تھے افتتاحی تقریب میں چیف میئر کی اہلیہ نے خطاب کرتے ہوئے ایسے فلاحی کاموں کی اہمیت کو واضح کیا اور منتظمین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے شرکت کرنے والوں کے لئے اتنے عمدہ انتظامات کئے ہیں صوبائی اسمبلی کے ایک ممبر بھی خصوصی طور پر اس تقریب میں شامل ہوئے۔ دوڑ کا فاصلہ 4,5 کلومیٹر تھا اور یہ راستہ دریا کے کنارے پر تھا۔ شرکاء نے بہت جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اختتامی تقریب میں ماربرگ کے چیف میئر شامل ہوئے اور انہوں نے پوزیشن حاصل کرنے والے مرد اور خواتین میں انعامات تقسیم کئے۔ ازاں بعد انہوں نے اپنے خطاب میں اس چیرٹی واک کو فلاحی اداروں کی مالی مدد کے مقصد کے تحت کروائے جانے کی تعریف کی اور تمام شرکاء کا اس کار ثواب میں شرکت پر انکا دلی شکریہ ادا کیا چیف میئر نے اے ایم جے اور مجلس انصار اللہ و پاکستانی کمیونٹی کا بھی شکریہ ادا کیا کہ وہ غریبوں اور بے

(باقی صفحہ نمبر 9 بقیہ نمبر 7)

بقیہ نمبر 7

سہارا لوگوں کی مدد کے لئے تعاون کر رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ حکومت کے اتنے وسائل نہیں ہیں کہ چیرٹی کے تمام کام جو سماجی ذمہ داریاں بھی کہلاتی ہیں اکیلا بوجھ کو دا کیلے اٹھائے بلکہ ہم سب کو ملکر یہ کام کرنے ہوں گے۔ معاشرہ کا امن تو ہی برقرار رہ سکتا ہے جس کمزوروں اور غریبوں کا خیال رکھا جائے اور انہیں برابر کا شہری سمجھا جائے۔ برابر کے حقوق دئے جائیں۔ چیف میئر نے کہا کہ آج دنیا کو امن کی ضرورت ہے اور یہ امن قائم نہیں ہو رہا کیونکہ غریب اور امیر کا فرق بڑھ رہا ہے غریب اور کمزور طبقہ کا خیال رکھنا پہلے سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ اس چیرٹی واک کے انتظامات میں سو سے زائد رضا کار شامل تھے انتظامات کے سربراہ رفیع احمد خان تھے جنہوں نے اس کامیاب پروگرام پر چیف میئر، دیگر مہمانان اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر مقامی فلاحی ادارہ ٹافل ماربرگ کی چیئرمین کو اے ایم جی چیرٹی واک کی جانب سے 2 ہزار یورو کا ایک امدادی چیک پیش کیا گیا جو واک کے عطیہ جات کی رقم سے دیا گیا۔



In blaue T-Shirts gekleidet gingen die Läufer auf die 4,5 Kilometer lange Runde.

Foto: Heiko Krause

Jeder Meter zählt

Spendenlauf für soziale Einrichtungen

von Heiko Krause

Marburg. Etwa 400 Läufer und Walker haben gestern beim ersten Marburger Spendenlauf der „Ahmadiyya Muslim Jamaat" (AMJ) teilgenommen.

Wie Najeeb Ahmed von der AMJ berichtete, habe die Religionsgemeinschaft seit Kurzem den Status einer Körperschaft öffentlichen Rechts. Habe man sich schon vorher dem sozialen Bereich mit vielen karitativen Aktionen gestellt, sehe man sich nun noch mehr in der gesellschaftlichen Verantwortung, sei die AMJ doch fest in Deutschland etabliert. Das Motto der Religionsgemeinschaft, die in Indien gegründet wurde, „um den Islam in seiner ursprünglichen Schönheit zu leben", heiße „Liebe für alle, Hass für keinen", so Ahmed. Entsprechend distanziere man sich von Gewalt und Fanatismus und stehe für Toleranz sowie die Wahrung der Menschenrechte.

Als einer von insgesamt sieben Wohltätigkeitsläufen werde der Spendenlauf von der Unterorganisation „Majlis Ansarullah" organisiert.

Start und Ziel der 4,5 Kilometer langen Runde war am Universitätsstadion. Das Startgeld betrug für jeden sieben Euro. Der Erlös kommt mehren Organisationen zu Gute. Wie Ahmed erläuterte, achte man darauf, dass sowohl große Hilfsorganisationen, hier die Welthungerhilfe, SOS Kinderdorf Deutschland, Humanity First, aber auch lokale soziale Einrichtungen wie diesmal die Marburger Tafel bedacht werden.

چیریٹی واک Hamburg

مورخہ 18/اگست بروز اتوار مجلس انصاراللہ جرمنی کو ہمبرگ میں بھی ایک چیرٹی واک منعقد کروانے کی توفیق ملی۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کو نگران اور مکرم ناصر احمد بٹ صاحب کو چیئرمین انتظامی کمیٹی مقرر فرمایا۔علاوہ ازیں مکرم صدر صاحب نے اس سلسلہ میں 39 افراد پر مشتمل ایک انتظامی کمیٹی کی بھی منظوری مرحمت فرمائی۔انتظامی کمیٹی کے کام کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

1.Chairman-Vice Chairman-Sekretarit-Finanz-Einkauf 2.Public Relation Team 3.Operations Team 4.Technical Support Team ۔چیریٹی واک ہمبرگ کے انتظامات کی تیاری کے سلسلہ میں کل سات میٹنگ منعقد کی گئیں۔اسی طرح ہر شعبہ کے ساتھ انفرادی میٹنگ بھی کی گئی اور انتظامات کا جائزہ لیا گیا اور متعلقہ ہدایات دی گئیں۔مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب نائب چیئرمین انتظامیہ کمیٹی نے چیرٹی واک کے متعلقہ کاموں پر مشتمل ایک جامع Präsentation پیش کی جس میں تمام شعبہ جات کے متعلقہ کاموں کا بمعہ تصاویر تفصیلی جائزہ پیش کیا۔اسی طرح آپ نے شعبہ جات Public Relation-Koorperation-Partnerschaften&Werbung/Marketing میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔اسی طرح شہر کی انتظامیہ اور Bürgermeister سے بھی رابطہ کیا۔شہر کے مختلف اداروں اور Einkaufzentrum میں Plakat آویزاں کئے گئے۔اس سلسلہ میں 30 ہزار فلائر بھی تقسیم کئے گئے۔ Hamburger Sportbund کے Newsletter Nr.15/24.07.2013 میں چیریٹی واک کی خبر شائع ہوئی۔مورخہ 6/اگست کو پہلی Pressmitteilung اور مورخہ 12/اگست کو تمام اخبارات کو Pressmitteilung بھجوائی گئی۔مورخہ 18/اگست بروز اتوار صبح چھ بجے دعا کے ساتھ وقار عمل کا آغاز کیا گیا اور آٹھ بجے تک تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے۔9:50 پر مکرم حفیظ الرحمٰن انور صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے پروگرام کا آغاز کیا۔جرمن ترجمہ مکرم شاہد محمود صاحب نے پیش کیا۔مکرم Harald Rössler Bezirksamtsleiter Hamburg Nord نے 10:00 بجے موسلا دار بارش میں Startschuss کیا۔

اختتامی پروگرام 11:30 منٹ پر شروع ہوا۔Moderation کے فرائض مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نے سرانجام دیئے۔مکرم حبیب اللہ طارق صاحب نے جماعت کا مختصر تعارف کرایا اور چیریٹی واک کے انعقاد کا مقصد بیان کیا۔اس کے بعد Welthungerhilfe کے Herr Dr. Stephan Präsidiumsmitglied نے اپنی چیریٹی کا تعارف کروایا اور اسی طرح SOS Kinderdorf کے نمائندہ نے اپنی چیریٹی کا تعارف کروایا۔آخر میں Humanity First Deutschland کے چیئرمین مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب نے چیرٹی کے کاموں کی تفصیل بیان کی۔اس کے بعد مقامی انتظامیہ کے Bezirksamtleiter Herr Harald Rössler نے خطاب کیا اور Herr Karl Schwinke نے انعامات تقسیم کئے۔حضور اقدس کے ارشاد کے مطابق 80 سال سے زائد عمر کے دو انصار مکرم ملک شریف احمد صاحب اور مکرم چوہدری عبدالحکیم صاحب نے بھی واک میں شرکت کی توفیق پائی۔

Herr Karl Schwinke جنہوں نے چیرٹی واک کی سرپرستی کی نے اپنے خطاب میں جماعت کے کاموں کی تعریف کی نیز چیرٹی اور اس کے انتظامات کو سراہا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا۔مرکزی نمائندہ مکرم شاہد نصیر وڑائچ صاحب قائد تجنید مجلس انصاراللہ جرمنی نے Herr Schwinke کو مجلس انصاراللہ کی طرف سے شیلڈ پیش کی۔آخر پر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب لوکل امیر ہمبرگ نے تمام حاضرین اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی اور یوں یہ شاندار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔پروگرام کے آخر پر تمام شرکاء اور حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔اس سلسلہ میں مکرم فاروق احمد جاوید صاحب کا تعاون قابل ذکر ہے۔ہمبرگ کے Erster Bürgermeister اور Senat کے صدر Herr Olaf Scholz نے چیریٹی واک کے سلسلہ میں دیئے گئے اپنے پیغام میں کہا کہ چیریٹی واک میں حصہ لینے والے مختلف رفاعی اداروں کے لئے صرف رقم ہی اکٹھی نہیں کر رہے بلکہ یہ آپس میں مل جل کر رہنے کا بھی ایک سبب ہے۔میں اپنی طرف سے نیز شہر کی انتظامیہ اور عوام کی طرف اس واک میں شامل ہونے والوں کے لئے نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں اور ان کی کامیابی کے دعا گو ہوں۔



مہمانِ خصوصی دیگر مہمانوں کے ہمراہ افتتاحی خطاب کر رہے ہیں، اس موقع پر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب رکن خصوصی (نگران چیریٹی واک) مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب مبلغ سلسلہ
مکرم ناصر بٹ صاحب ناظم علاقہ ہمبرگ (چیئرمین چیریٹی واک) اور مکرم شاہد نصیر وڑائچ صاحب قائد تجدید (مرکزی نمائندہ) بھی موجود تھے













مہمانان مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے لئے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے







واک میں کامیابی حاصل کرنے والے شرکاء Victory Stand پر

چیرٹی واک کے موقع پر

وفاقی جمہوریہ جرمنی کے صدر مملکت Herr Joachim Gauck

اور

صوبہ Hessen کے وزیراعلیٰ Herr Volker Bouffier

کی طرف سے نیک تمناؤں کے پیغامات

Mitteilung des Bundespräsidenten Herrn Joachim Gauck, verfasst im Auftrag von Herrn Horst Wieshuber

Sehr geehrter Herr Mahmood,

haben Sie vielen Dank für Ihre freundliche E-Mail vom 11. August dieses Jahres an Bundespräsident Joachim Gauck und für die Einladung zum Wohltätigkeitslauf in Gernsheim. Er hat mich gebeten, Ihnen zu antworten.

Wie Sie sich sicher vorstellen können, erreichen den Bundespräsidenten eine Vielzahl ähnlich wohlbegrüdeter Anfragen, wie die Ihre. Auf Grund der Vielzahl der an ihn gerichteten Bitten kann der Bundespräsident daher nur in wenigen, besonders begründeten Fällen diesem Wunsch entsprechen. Ich bitte daher um Ihr Verständnis, dass er Ihrer freundlichen Einladung leider nicht nachzukommen vermag.

Mit freundlichen Grüßen

Horst Wieshuber

11 راگست کو آپ کی طرف سے چیرٹی واک میں شمولیت کے لئے صدر مملکت جناب Joachim Gauck کو بھجوائے جانے والے پرخلوص دعوت نامہ کے لئے بہت بہت شکریہ۔ اُن کی ہدایت پر میں آپ کی خدمت میں یہ جواب ارسال کر رہا ہوں۔

آپ یقیناً اس بات کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ صدر مملکت کو ملک بھر سے ایسے خطوط موصول ہوتے ہیں جیسا کہ آپ نے ارسال کیا ہے۔ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باعث صدر مملکت چند مخصوص پروگراموں میں ہی شرکت کر سکتے ہیں۔ امید ہے آپ بھی اس سے اتفاق کریں گے۔ اسی وجہ سے وہ آپ کے پروگرام میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Mitteilung des Ministerpräsideten Herrn Volker Bouffier, verfasst im Auftrag von Frau Sigrid Schulz

Sehr geehrter Herr Mahmood,

im Auftrag von Herrn Ministerpräsdenten Volker Bouffier darf ich Ihnen für obige Einladung danken. Herr Ministerpräsident kann eine Teilnahme wegen bereits feststehender Terminvereinbarungen leider so kurzfristig nicht mehr mit einplanen. Er bittet herzlich um Verständnis.

Mit freundlichen Grüßen

Im Auftrag

Sigrid Schulz

وزیراعلیٰ صوبہ Hessen جناب Volker Bouffier کو دی جانے والی دعوت کے سلسلہ میں ان کی طرف سے میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ چونکہ وزیراعلیٰ صاحب کا شیڈول اگلے کچھ عرصہ کے لئے طے ہو چکا ہے اور اتنے مختصر وقت میں کوئی نیا پلان طے نہیں پا سکتا اس لئے وہ اس پروگرام میں شرکت سے معذور ہیں۔ تاہم ان کی طرف سے نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

fühlt. Miteinander füreinander, darum geht es. Soziale Projekte wie der Spendenlauf sind ein guter Weg, um dieses Anliegen zu vermitteln.

Ich wünsche dem Charity Lauf viele Teilnehmerinnen und Teilnehmer, denn das Startgeld als auch die Spenden, die an diesem Tag gesammelt werden, kommen Organisatoren zugute, die sich um Menschen kümmern, die Hilfe brauchen- innerhalb und außerhalb der Universitätsstadt Marburg.
Ich danke allen Frauen und Männern, die durch Ihren persönlichen Einsatz diesen Lauf möglich gemacht haben. Das soziale Engagement der Ahmadiyya Muslim Jamaat verdient Respekt und Anerkennung.

Ihr
Egon Vaupel

Grußwort vom Oberbürgermeister Herrn Wolfgang Lützner

Liebe Mitglieder der Ahmadiyya-Gemeinde,
liebe Teilnehmerinnen und Teilnehmer des Charity-Laufs,

Laufen hält nicht nur den Einzelnen gesund und fit, sondern verbindet die Menschen. Beim Charity Walk wird aus dem Laufen ein wahres Gemeinschaftserlebnis, wenn Zuschauer die Teilnehmer mit Zurufen unterstützen.

Die Ahmadiyya Muslim Jamaat organisiert den Charity Walk. Sie verbindet die Laufveranstaltung mit dem edlen Zweck, Spendengelder für verschiedene Hilfsorganisationen zu sammeln. Der Erlös geht an die Welthungerhilfe, SOS-Kinderdorf Deutschland und Humanity First. Die Welthungerhilfe setzt sich für ein würdevolles Leben ohne Hunger und Armut ein und fördert den Zugang zu sauberem Trinkwasser. Die SOS-Kinderdörfer bieten alleingelassene und vernachlässigten Kindern ein Zuhause, wo sie Schutz und Fürsorge erfahren. Humanity First hat den hehren Anspruch, der Menschheit zu dienen. Erklärtes Ziel ist, das Leben und die Würde hilfsbedürftiger Menschen zu sichern und zu bewahren.

Die Gemeinde Ahmadiyya Muslim Jamaat trägt mit Ihrer Laufveranstaltung und dem damit verbundenen wohltätigen Zweck zum friedvollen Miteinander in Böblingen bei. Wer mitläuft, gestaltet die Welt ein bisschen gerechter. Mein Dank gilt daher der AMJ und allen Läuferinnen und Läufer.
Ich wünsche den Organisatoren eine gelungene Veranstaltung. Den Teilnehmern wünsche ich viel Freude beim Lauf!

Ihr
Wolfgang Lützner

Grußwort vom ersten Bürgermeister Herrn Olaf Scholz

Der Benefizlauf um die Außenalster setzt Zeichen: Die Teilnehmerinnen und Teilnehmer sammeln dabei nicht nur Spenden für verschiedene Wohltätigkeits-Organisationen. Sie engagieren sich und leisten einen Beitrage zum gesellschaftlichen Zusammenleben.

Im Namen des Senates der Freien und Hansestadt Hamburg danke ich allen Beteiligten und wünsche den Teilnehmerinnen und Teilnehmern viel Spaß und Erfolg!

Erster Bürgermeister
Olaf Scholz

Der Schwerpunkt dieser Veranstaltung liegt aber nicht nur im Laufen. Sie haben vielmehr erkannt, wie wichtig Sport gerade heute ist. Er verbindet die Menschen, die im gemeinsamen Hobby oder gemeinsamen Training Freundschaft über alle Grenzen hinweg schließen können. Sport fördert das Miteinander, es bringt Jung und Alt sowie Menschen unterschiedlicher Herkunft zusammen und setzt damit auch ein Zeichen für die Integration unserer ausländischen Mitbürger.

Teilnehmer und Publikum freuen sich auf einen sportlichen und geselligen Tag. Dies umso mehr, als Sie Ihre Veranstaltung als Spendenlauf angedacht haben, mit dem sie Projekte in sozialen Bereichen unterstützen. Trotz aller noch so guter und gut gemeinter Vorsorge kann es Wechselfälle im Leben geben, bei denen sich unsere Gesellschaft als solidarisch, hilfreich und flexibel erweisen sollte.

Das soziale Engagement des Ahmadiyya Charity Walk ist deshalb sehr zu begrüßen und wir hoffen, dass der gute Zweck Ihres Spendenlaufes zu einer sinnvollen und nachhaltigen Unterstützung führt und damit zu einem echten Erfolgserlebnis wird.

In diesem Sinne wünsche ich der Ahmadiyya Gemeinde schon jetzt einen guten Verlauf der Veranstaltung sowie allen Läuferinnen und Läufern, allen Besucherinnen und Besuchern viel Spaß, gute Unterhaltung und spannende Läufe am 17.August 2013.

Gernsheim, im Juli 2013

Heinrich Adler
Erster Stadtrat

Grußwort von Präsidentin der Welthungerhilfe

Liebe Teilnehmerinnen und Teilnehmer des AHJ-Charity-Walks,

mit dem Sport Gutes tun - das hat der Welthungerhilfe eine lange Tradition. Unter dem Motto "Aktion Lebens Läufe" sind jedes Jahr Tausende für unsere Projektarbeit auf Beinen, Rädern oder sogar im Wasser unterwegs. Deshalb freuen wir uns sehr, dass wir auch beim Lauf in Mannheim am Unteren Luisenpark mithelfen können, Menschen für die gute Sache zu bewegen. Ich wünsche Ihnen einen wunderbaren Lauff, eine gute Kondition und sage ein ganz herzliches Dankeschön!

Ihre Bärbel Dieckmann
Präsidentin der Welthungerhilfe

Grußwort vom Oberbürgermeister Herrn Egon Vaupel

Liebe Mitglieder der Ahmadiyya-Gemeinde,
liebe Teilnehmerinnen und Teilnehmer des Charity-Lauf,

es gibt viele Möglichkeiten, Gutes zu tun. Die Ahmadiyya Muslim Jamaat tut dies mit vielfältigen Projekten. Für den 18. August 2013 hat die Gemeinde in der Universitätsstadt Marburg einen "Charity-Lauf" organisiert. Für diese Aktion, deren Erlös gemeinnützigen Zwecken zugutekommen wird, wünsche ich der Ahmadiyya Muslim Jamaat alles Gute und viel Erfolg.

Der Spendenlauf, der am Uni-Stadion in der Jahnstraße beginnt und endet, ermöglicht jungen wie älteren Menschen, sich selbst für die gute Sache einzubringen. Der Veranstalter macht mit diesem Angebot deutlich, dass sich die Ahmadiyya-Gemeinde der Marburger Stadtgesellschaft zugehörig

Charity Walk – Majlis Ansarullah Deutschland - 2013

Grußwort von Frau Bürgermeisterin Antje Köster

Liebe Mitglieder der Ahmadiyya-Gemeinde,
liebe Teilnehmerinnen und Teilnehmer des Charity-Laufs,

über das großartige Engagement der Ahmadiyya-Gemeinde, einen Charity-Walk in Hattersheim am Main zu organisieren, freue ich mich als Bürgermeisterin dieser Stadt besonders.

Der Wohltätigkeitslauf spiegelt einmal mehr das soziale Engagement der Ahmadiyya-Gemeinde wider. Neben den bereits etablierten Aktivitäten wie der Reinigungsaktion am Neujahrstag oder den Baumpflanzungen kommt mit dem Lauf nun ein weiterer Aspekt hinzu. Dieses Engagement verdient unser aller Anerkennung und Respekt. Mein Dank gilt daher allen Mitgliedern der Ahmadiyya-Gemeinde, deren Dienst an der Gemeinschaft selbstverständlich ist.
Der 1. Hattersheimer Charity-Walk findet am 17.August 2013 statt. Start und Ziel sind auf dem Gelände der Stadthalle am Karl-Eckel-Weg. Als Bürgermeisterin rufe ich alle Hattersheimerinnen und Hattersheimer sowie Gäste aus nah und fern auf, zahlreich am Charity-Walk teilzunehmen, denn der Reinerlös aller Einnahmen fließt unter anderem n das wichtige soziale Projekt "Hausaufgabenhilfe" an der Hattersheimer Regenbogenschule.

Ich wünsche den Läuferinnen und Läufer beim Rundkurs durch Hattersheim viel Spaß, den Besuchern gute Unterhaltung und den Organisatoren viel Erfolg bei der Durchführung des 1. Hattersheimer Charity-Walks.

Ihre
Antje Köster
Bürgermeister

Grußwort von Herrn Ersten Stadtrat Heinrich Adler

Liebe Teilnehmerinnen und Teilnehmer,
liebe Gäste,

ich freue mich, Sie alle zum ersten "Charity Walk" in der Schöfferstadt Gernsheim recht herzlich begrüßen zu können, für den Herrn Bürgermeister Peter Burger die Schirmherrschaft übernimmt. Gerne komme ich ihrer Bitte nach, für diesen Laufwettbewerb ein Grußwort zu senden.

Allen teilnehmenden Starterinnen und Startern sowie den Gästen übermittele ich die Grüße der kommunalen Gremien.

Für diese Laufveranstaltung haben sich bereits viele Läuferinnen und Läufer angemeldet und wir hoffen, auch viele Zuschauerinnen und Zuschauer am 17. August 2013 willkommen heißen zu können. Ein Volkslauf ist für Alle gedacht, denn das Laufen sprich Alle an. Die festgelegte Route umfasst eine Distanz von fünf Kilometern und führt vom Stadthaus aus als Start- und Zielpunkt durch die Innenstadt.

Für die umfassende Planung und Organisation dieser Veranstaltung danken wir den Veranstaltern recht herzlich. Mein Dank gilt auch allen anderen Helferinnen und Helfern, die zum guten Gelingen des Spendenlaufs beitragen sowie allen Organisationen, Verbänden und Partnern, mit deren Unterstützung eine solche Laufveranstaltung erst möglich wird.

Zusammenfassung der Freitagsansprache vom 16.08.2013

Hadhrat Khalifatul Massih der Fünfte (Möge Allah seine Hand stärken) hielt am 16. August 2013 seine Freitagsansprache in Bait-ul-Futuh London.

Hadhur sagte zu Beginn, dass er gemerkt hat, dass einige Amtsinhaber nicht detailliert ihre Pflichten kennen und somit diese auch nicht erfüllen. Als erstes sprach Hadhur an, was es bedeutet an Ahmadiyyat zu glauben. Einige Ahmadis sind in die Jamaat hineingeboren und zeigen bei der Umsetzung des Glaubens Schwächen. Die Jamaat und die Unterorganisationen sollten vermehrt Programme unter Berücksichtigung dieses Aspekts gestalten und durchführen. Solche Personen sollten an das System der Jamaat herangeführt werden und wir sollten diesen Personen helfen, sich zu bessern. Wir sollten jeden Ahmadi vor dem Irrweg schützen. Das ist die Verantwortung von allen Amtsinhabern und Murabbian.

Dann erwähnte Hadhur, warum Hadhrat Massih-e-Maud (as) gesandt wurde und warum es notwendig ist, an ihn zu glauben. Hadhrat Massih-e-Maud (as) sagte selber dazu: Ich wurde gesandt, damit ich die Erhabenheit des Heiligen Propheten Mohammad (saw) wiederherstelle und der Welt die Wahrheit des Qurans verdeutliche. Das ist was durch mich geschieht. Hadhur sagte, dass jeder Ahmadi die Werke von Hadhrat Massih-e-Maud (as) lesen sollte. Der zweite Punkt hat mir der Erziehung und mit der Bindung zur Khilafat zu tun. Die beste Möglichkeit in der heutigen Zeit ist MTA und die Webseite der Jamaat. Jeder Ahmadi sollte von diesen Möglichkeiten profitieren. Die Amtsinhaber sollten die Mitglieder der Jamaat stärker darauf aufmerksam machen und sie immer wieder daran erinnern. Wenn jeder Ahmadi eine starke Bindung zur Khilafat hat, so werden dadurch viele Probleme gelöst. Der nächste Punkt betrifft die finanzielle Opferbereitschaft. Die Wichtigkeit davon muss den Mitgliedern der Jamaat deutlich gemacht werden. Die Leute müssen wissen, dass es sich dabei um keine Steuern handelt, sondern um ein Gebot Allahs, das an mehreren Stellen im Quran erwähnt wird. Alle Konvertiten und Kinder sollten sich an den Projekten Waqf-e-Jadid und Tehrik-e-Jadid beteiligen. Auf allen Ebenen müssen die Sec. Maal aktiver werden. Bezüglich der Ausgaben sagte Hadhur, dass die Ausgaben für MTA sehr hoch sind. Auf der ganzen Welt sind ca. 5 Satelliten dafür im Einsatz. Auch dafür sollte vermehrt gespendet werden.

Anschließend erwähnte Hadhur einige organisatorische Aspekte und sagte, dass die Amstinhaber die Mitglieder der Jamaat darauf aufmerksam machen sollten, die Ansprachen der Khalifen zu hören und danach zu handeln. Der Amir Jamaat hat die Aufgabe alle Anweisungen aus der Ansprache zu notieren und diese an die Mitglieder der Jamaat weiterzuleiten. Zudem sollte auch überwacht werden, ob diese Anweisungen auch umgesetzt werden. Die Amir Jamaat sollten außerdem mindestens zweimal im Jahr eine Sitzung mit den Präsidenten abhalten, um dort die Fortschritte zu besprechen. Wenn bestimmte Präsidenten ihren Aufgaben nicht nachkommen, so informieren sie mich. Ebenso sollte mit den Sec. Maal, Tarbiyyat und Tabligh mindestens ein Meeting stattfinden. Wenn diese Amtsinhaber aktiver werden, so werden die Defizite der anderen Abteilungen auch beseitigt. Also die Nationalen Amire sollten ab heute planen, wie sie die lokalen Gemeinden besuchen und so das System der Jamaat stärken werden.

Ein weiterer wichtiger Punkt ist, dass man mit den Mitgliedern der Jamaat liebevoll umgehen sollte. Die Ansprache, die ich auf der UK Shoora gehalten habe, sollte jedem Amtsinhaber zugänglich gemacht werden. Auch die Murabbian sollten ihre Verantwortungen erfüllen. Es sollten regelmäßig Quranklassen durchgeführt werden. Sie sollten solche Lehrer vorbereiten, die den Kindern den Quran beibringen können und diese Klassen leiten können.

Zusammenfassung der Freitagsansprache vom 26.07.2013

Hadhrat Khalifatul Massih der Fünfte (Möge Allah seine Hand stärken) hielt am 26. Juli 2013 seine Freitagsansprache in Bait-ul-Futuh London.

Hadhur rezitierte die Sura Al-Anam Vers 152 – 154 und sagte, dass in der letzten Freitagsansprache die enge Beziehung zwischen Ramadhan und Quran erwähnt wurde. Diese Beziehung kann aber nur dann nutzen, wenn der Quran rezitiert und die Gebote verstanden und gelebt werden. Sicherlich entsteht dadurch im Menschen eine reine Veränderung und hohe moralische Eigenschaften. Der Mensch entwickelt sich dadurch von dem unzivilisierten Zustand zu einem Diener Gottes. Der Nutzen dafür, dass der Quran im Ramadhan offenbart wurde, kann gezogen werden, wenn die quranischen Gebote auch umgesetzt werden.

In den vorgetragenen Quranversen werden auch einige Gebote genannt, die zu Allahs Wohlgefallen, Gottesfurcht, Einhaltung der Rechte Allahs und Einhaltung der Rechte der Mitmenschen führen. Die Gebote lauten kein shirk (jemanden/etwas Gott gleich stellen) zu begehen. Gütig mit den Eltern umzugehen. Nicht aus finanzieller Not die eigenen Kinder zu töten. Sich nicht dem Vermögen von Waisenkindern zu nähern. Den Waisenkindern ihr Vermögen ohne ausreden zu geben, wenn diese ein gewisses Alter erreicht haben. Das Messen und Wiegen sollte gerecht durchgeführt werden. In jeder Situation sollte gerecht gehandelt werden. Die Versprechen sollten eingehalten werden. Jederzeit sollte der gerade Weg befolgt werden. Das sind die besonderen und wichtigen Punkte, durch die der Mensch Gottesfurcht und eine Bindung zu Allah erlangen kann.

Dann sagte Hadhur, dass shirk eine solche Sünde ist, die Allah nicht vergeben wird. Hadhur erwähnte die verschiedenen Varianten von shirk. Besonders das shirk mit materiellen Gütern ist stark angestiegen. Wenn diesen materiellen Gütern zu viel vertraut wird, so vergisst man den Sinn des Lebens. Man sollte sich vor allen Arten von shirk schützen und nur Allah anbeten und vertrauen. Nur Allah ist für alle Ewigkeit. Ihn sollte man lieben und alles andere im Vergleich zu ihm als gering erachten. Wenn die Liebe zu Allah stärker ist als die Liebe zu allem anderen, so hat man sich von shirk befreit. Möge Allah uns in diesem Ramadhan befähigen eine wahre und immerwährende Liebe zu Allah aufzubauen.

Anschließend sagte Hadhur, dass das nächste Gebot den guten Umgang mit den Eltern betrifft. Gütig mit den Eltern umgehen bedeutet auch, dass man für sie das Gebet „raaber hamhuma..“ betet und mit ihnen auch im hohen Alter respektvoll umgeht. Der Heilige Prophet Mohammad (saw) sagte, dass eine solche Person höchst unglückselig ist, die ihre Eltern im hohen Alter erlebt hat und ihnen nicht gedient und dadurch das Paradies erlangt hat. Also wir sollten uns jederzeit den hohen Rang unserer Eltern bewusst machen. Das nächste Gebot lautet, dass man seine Kinder nicht aufgrund finanzieller Not töten sollte. Diese Konstellation im Quran zeigt die wunderschöne Lehre. Erst werden die Kinder darauf hingewiesen ihren Eltern zu dienen und gut mit ihnen umzugehen und dann wird den Eltern geboten ihre Kinder auf beste Weise zu erziehen und ihnen die beste Bildung zu geben, damit sie spirituell und moralisch nicht sterben. Hadhur erläuterte weiter das Gebot und sagte, dass alle Ahmadi Eltern auf die Bildung und Erziehung ihrer Kindern achten sollten. Sie sollten ihre Kinder mit der Jamaat verbinden. Die Eltern sollten nicht nur eigene Interessen verfolgen, sondern für ihre Kindern Zeit investieren. Es ist ihre Verantwortung. Bisher wurden nur drei Gebote aus den vorgetragenen Quranversen erläutert. Inshallah werde ich die restlichen Gebote nächstes mal erläutern. Möge Allah uns befähigen von den Segnungen dieser Tage zu profitieren und die angesprochenen Punkte umzusetzen. Amin

Zitate vom Verheissenen Messias[as]

"Eines der Dinge, die den Menschen zerstört, ist die schlechte Gesellschaft. Schaut, Abu Jahal wurde selbst vernichtet und nahm eine Vielzahl von Menschen mit sich. Diejenigen, die sich zu ihm begaben, sich in seiner Gesellschaft und Versammlungen aufhielten, hatten nichts besseres als Hohn und Spott im Sinn." (Malfuzaat, Band 1, Seite 427)

"Ein Mensch, der sich in eine Bar begibt, egal wie sehr er sich davor schützt und äußert, dass er kein Alkohol trinkt; eines Tages wird er sicherlich mittrinken. Man sollte niemals vergessen, welchen Einfluss die Gesellschaft auf den Menschen ausübt. Derjenige, der sich in eine fromme Gesellschaft begibt, auch wenn er mit der Absicht Unruhe zu stiften teilnimmt, wird die Frömmigkeit Einfluss auf ihn nehmen und eines Tages wird er auf dem rechten Weg geleitet." (Malfuzaat, Band 6, Seite 247)

"Diesen Segen bekommt man nur, wenn man sich in der Gesellschaft aufhält. Die Gefährten des Heiligen Propheten[saw] versammelten sich um ihn. Letztlich sagte der Heilige Prophet[saw] 'Allah Allah, Fi-As-habi', schließlich nahmen die Gefährten das Aussehen Gottes an. Dieser Rang wäre Undankbar, wenn sie sich nicht zum Heiligen Propheten[saw] gesellten. Hierbei handelt es sich um einen sehr wichtigen Aspekt. Die Nähe Allahs erlangt man durch die Nähe zu seinen weisen Gelehrten. Der Vers: 'Oh die ihr glaubt, fürchtet Allah und seid mit den Wahrhaftigen.' (9:119) Bezeugt eben diese Tatsache." (Malfuzaat, Band 1, Seite 351)

Quran:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

"O die ihr glaubt, fürchtet Allah und seid mit den Wahrhaftigen." (9:119)

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ۙ

"Es ziemte sich nicht für die Bewohner von Medina noch für die um sie wohnenden Wüstenaraber, dass sie hinter dem Gesandten Allahs zurückbleiben und ihr Leben dem seinigen vorziehen sollten. Dies, weil weder Durst noch Mühsal noch Hunger sie auf Allahs Weg bedrängt, noch betreten sie einen Pfad, der die Ungläubigen erzürnt, noch fügen sie einem Feinde Leid zu, wofür ihnen nicht ein verdienstliches Werk angeschrieben würde. Allah lässt den Lohn derer, die Gutes tun, nicht verloren gehen." (9:120)

Hadith:

Hadhrat Hadhrat Abu Musa Ash´ari[ra] berichtet, dass der Heilige Prophet Mohammad-[saw] sagte: "Der Unterschied zwischen einem guten und schlechten Gefährten gleicht dem Beispiel eines Duftverkäufers und eines Schmiedes. Wenn du dich neben einen Dufthändler setzt, bekommst du entweder ein Parfüm geschenkt oder du kaufst die eins oder dich erreicht zumindest der angenehme Duft. Stzt du dich aber neben einem Metallschmied, brennt deine Kleidung oder dich erreicht der Gestank des schmutzigen Wassers und der Luft, was sehr unangenehm für dich sein wird." (Muslim Kitab-ul-Bir-o-Zilah, Kapitel Istejaab Majaalisatul Salehin)

Hadhrat Abdullah bin Abbas[ra] berichtet, dass der Heilige Prophet Mohammad[saw] gefragt wurde, bei wem Lohnt es sich zu gesellen. Er[saw] sagte, beidem, dessen Anblick dich an Allah erinnert, aufgrund dessen Worte sich dein Wissen erweitert und aufgrund dessen Taten du dich an den Jüngsten Gericht erinnerst. (At-targhib wat-tauhib)

بسم الله الرحمن الرحيم

Al-Nasir

Juli, August 2013

Vorsitzetnder:
Ch. Iftikhar Ahmad

Aufsicht:
Malik Akhtar Mahmood
Naib Sadr Awwal

Vize Aufsicht:
Shahid Mahmood
Naib Sadr Doem

Redakteur:
Dr. Waseem Ahmad Tahir

Qaid Ishaat:
Zaheer Ahmad Tahir

Titelblat & Grafik Design:
Shahid Mahmood

Layout:
Sabahat Zaheer Tahir

Manager:
Rana Khalil Ahmad, Qaid Amoomi

Mitarbeiter:
Mubarak Ahmad Shahid, Sh. Munir Ahmad, Hadayt Ullah Shad, Sadiq Muhammad Tahir, Daud Ahmad.

Fotographie:
Shahid Abbasi, Sultan Ahmad,

Inhaltsverzeichnis

Quran und Ahadith	***2***
Zitate vom Verheißenen Messiasas	***3***
Freitagsansprache vom 26.07.2013	***4***
Freitagsansprache vom 16.08.2013	***5***
Charity Walk – Majlis Ansarullah 2013	***6***

Majlis Ansarullah Deutschland
Genfer Str. 11
60437 Frankfurt am Main
Germany

Tel.: 069-259270-24271946
Fax: 069-24271317

اظہار تشکّر و امتنان

مورخہ 17 اور 18/اگست 2013ء کو مجلس انصاراللہ جرمنی کے زیر اہتمام سات مقامات پر چیریٹی واکس کا انعقاد کیا گیا۔ ان واکس میں مجموعی طور پر 2500 سے زائد احباب نے شرکت کی۔ ان واکس کے نتیجہ میں محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے مجلس کو خدمت خلق کے مختلف کاموں کے لئے 100000, (ایک لاکھ یورو) اکٹھا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ ہم انتہائی عاجزی سے اپنے ربّ کے شکر گزار ہیں جس نے ہمیں یہ توفیق عطا کی کہ ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے سکھائے ہوئے راستوں پر چلتے ہوئے دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے یہ عاجزانہ تحفہ پیش کر سکیں۔ واضح رہے کہ یہ رقم ملک کی ممتاز چیریٹیز Welthungerhilfe، SOS Kinderdorf اور Humanity First کو پیش کی جائے گی۔ ہم ان تمام انصار اور کارکنان کے بھی ممنون ہیں جنہوں نے کسی بھی پہلو سے اس کوشش میں ہمارا ساتھ دیا اور پروگرام کو کامیاب کرنے میں مدد کی۔

(صدر و مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی)

Wissen-und Erziehungsmagazin
der
Majlis Ansarullah Deutschland

Al-Nasir

Juli - August 2013



Redakteur:
Dr. Waseem Ahmad Tahir